بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رقعاتِ عنایت علی

باہتمام حاجی حافظ خواجہ قطب الدین احمد پروپرائٹر

نامی پریس لکھنؤ میں چھپا

... طرفی
... مختصر لکھی گئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد کے لائق وہ خالق کون و مکان ہی کہ جسکے قبضۂ قدرت مین تمام عالم کی جان
ہی اور درود نا محدود اُس سرور کائنات پر شایان ہی کہ جسکا نور باعث ظہور جہان ہی بعد حمد
خدا و نعت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے خاکسار ازلی بندہ محمد عنایت علی
بیٹا محمد گلاب خان کا پوتا محمد سکندر خان کا ساکن قصبہ کلانور محلہ جین خان ضلع روہتک
کمشنری دہلی خدمتمین ناظرین باتمکین کے عرض رسا ہی کہ اس حقیر نے سنہ ۱۳۰۳ ہجری مین
عنایت علی تصنیف کرکے پانچسو جلدین چھپوائین شایقین کی حسن قدردانی سے وہ
دست بدست ایسی فروخت ہوئین کہ ایک جلد تک باقی نہ رہی جب وہ انشا ہر صغیر و کبیر کی مرغوب الطبع
ہوکے مطابع مین چھپ کے کثرت سی بکنے لگی تب اس حقیر کو یہ خیال ہوا کہ ایک کتاب بطرز سوال
و جواب اردو زبان مین بھی ایسی سلیس لکھی جاوے کہ جس سی طالبعلمون کو خطون کی لکھنے پڑھنے
مین نہایت آسانی ہو اور بعد مرنے زمانہ مین بطور یادگار اپنی نشانی رہے چنانچہ سنہ ۱۳۰۴ھ
[illegible] چند رقعات اوراق سفید کو سیاہ کرکے نام اسکا رقعات عنایت علی رکھا
[illegible] مفید عام و نافع انام فرماوے اگر بمقتضای بشریت کوئی غلطی واقع ہوئی ہو تو اس سے ناظرین

حق گزین اس مولف کو معاف فرما کے اصلاح دین اور جو صاحب اسکے پڑھنے سے
فائدہ اُٹھائین اس عاصی کے حق مین دعای خیر فرمائین نظم

بفضل خدا و طفیل رسول ؐ
اسے جو پڑھے جلد ہو پر تمیز
اور اِس روزمرہ کا چرچا رہے
ہین رقعات اسمین نہایت سلیس
نہ اپنے سخن پر مجھے ناز ہے
جو ہون حق گزین اسکے پڑھنے سے شاد

خلائق کی نظرون مین ہو یہ قبول
رہے تا قیامت یہ ہر دل عزیز
شغل اِس کا ہر وقت ہر جا رہے
ہے طلبا ے اردو کی گویا انیس
یہ عاصی وِلے عرض پرداز ہے
دعا خیر سے مجکو فرمائین یاد

اور یہ کتاب سات فصلون پر مرتب ہوئی پہلی فصل مین ہر ایک کے القاب و آداب
لکھنے کے طریقہ دوسری فصل مین سوال و جواب چھوٹون اور بڑون کے
تیسری فصل مین سوال و جواب برابر والون کے چوتھی فصل مین تہنیت کے خطوط
پانچوین فصل مین تعزیت کے خطوط چھٹی فصل مین طریقہ تحریر عرائض پر و نوٹ یعنی
رقعہ عند الطلب۔ تمسک رسید و فارغخطی رہن نامہ۔ بیع بالوفہ۔ بیع نامہ۔ ہبہ نامہ۔ تملیک نامہ
وصیت نامہ۔ اقرار نامہ۔ نکاحنامہ۔ طلاق نامہ۔ حاضر ضامنی یا مال ضامنی فعل ضامنی محضر نامہ
مختارنامہ عام۔ وکالت نامہ۔ امانت نامہ۔ سرخط پٹہ اراضی نامہ۔ تقسیم نامہ اقرار نامہ ثالثی یعنی
پنچائت نامہ۔ شجرہ نسب نامہ۔ ساتوین فصل مین ذکر خاتمہ کتاب پوشیدہ نہ رہے کہ اول
مرتبہ یہ کتاب سرسری طور پر مین نے لکھکر چھپوا دی تھی سنہ ۱۳۰۹ ہجری مین بافرائش چند
رقعات بعد نظر ثانی درست کر کے پھر چھپوائی

پہلی فصل مین ہر ایک کے القاب و آداب کے لکھنے کے طریقے

چونکہ اسوقت کے فصحا و عقلا بڑے بڑے القاب و آداب لکھنا پسند نہین کرتے لہذا مختصر لکھے گئے

تصریح مراتب	مضمون القاب و آداب
باپ کو یہ لکھے	میرے والد ماجد مدظلہ العالی۔ تسلیمات خادمانہ و کورنشات فرزندانہ بجالا کے عرض پرداز ہے۔
ماں کو یہ لکھے	والدہ ماجدہ میری مدظلہا۔ بعد ادائے آداب فرزندی دست بستہ عرض رسا ہے۔
بیٹے کو یہ لکھے	فرزند دلبند اطال اللہ عمرہٗ بعد دعای عمر خضری و طالع اسکندری واضح ہو
دادا۔ نانا۔ چچا۔ خالو۔ پھوپھا۔ ماموں۔ خسر کو یہ لکھے	مکرم معظم بندہ دام اقبالہ۔ شرائط تسلیمات نیازمندانہ و قواعد کورنشات فدویانہ بجالا کے عرض پرداز ہے۔
دادی۔ نانی۔ چچی۔ خالہ۔ پھوپھی۔ ممانی۔ خوشدامن کو یہ لکھے	مکرمہ معظمہ میری دام عظمتہا۔ بعد ابلاغ تسلیم و تعظیم کہ ذریعہ سعادت دارین ہے عرض کرتا ہے۔
بھتیجا۔ بھانجا۔ پوتا۔ نواسا۔ داماد کو یہ لکھے	برخوردار سعادت آثار طول عمرہ۔ بعد دعائے حصول سعادت ابدی مطالعہ کرو۔
حقیقی و مجازی بڑے بھائی کو یہ لکھے	اشرف الاخوان امیدگاہ برادران مدظلہم۔ تبلیغ مراسم تسلیم کے بعد ملتمس ہے
حقیقی و مجازی بڑی بھاوج کو یہ لکھے	رونق بخش دولت خانۂ اخی جناب بھاوج صاحبہ دام الطافہا۔ کورنشات نیازمندانہ کے بعد یہ التماس ہے۔
حقیقی بڑی بہن کو یہ لکھے	ہمشیرہ صاحبہ پرورش فرمای برادران سلمہا الرحمن بعد تقدیم شرائط نیاز عرض پرداز ہے
مجازی بڑی بہن کو یہ لکھے	خواہر صاحبہ توجہ فرمائے برحال برادران سلمہا بعد تقدیم لوازم تعظیم ملتمس ہے
حقیقی و مجازی چھوٹے بھائی کو یہ لکھے	عزیز القدر گرامی منش سلمہ۔ بعد دعائے خیر انتما مدعا یہ ہے۔
حقیقی چھوٹی بہن کو یہ لکھے	میری ہمشیرہ صغیرہ جیتی رہو۔ دعائے درازی عمر کے بعد معلوم کرو

تصریح مراتب	مضمون القاب و آداب
مجازی چھوٹی بہن کو یہ لکھے	میری عزیزہ عصمت پناہی ہمیشہ حفاظت الٰہی مین رہو۔ بعد دعا طول حیات واضح ہو
بیٹی بھتیجی۔ پوتی نواسی بھانجی شاگردنی کو یہ لکھے	نور چشمی راحت جانی ہمیشہ حمایت سبحانی مین رہو بعد ادعیہ وافیہ معلوم ہو۔
شوہر کو یہ لکھے	تسکین بخش خاطر بیقرار سلمہ اللہ الغفار۔ بعد اشتیاق مواصلت و آرزوے مکالمت ملتمس ہون۔
بیوی کو یہ لکھے	محرم راز مونس و دمساز زاد محبتہا۔ بعد شوق ملاقات جسمانی کہ موجب لذت زندگانی ہے مدعا نگار ہون۔
استاد کو یہ لکھے	قبلہ خدائگان قدردان تلمیذان دام فیضہ۔ یہ خیر طلب مکتب ادب مین مؤدب بیٹھکر سبق مدعا پڑھتا ہے۔
شاگرد کو یہ لکھے	تلمیذ عزیز سراپا تمیز زاد اللہ علمہ و ہنرہ پس از دعای ترقی فہم و کمال
مولوی کو یہ لکھے	جناب مولوی صاحب فضائل مآب فیض انتساب دام فیضہم۔ مدرسہ عقیدت و عبودیت مین بزانوے ادب بیٹھکر کتاب مطلب کا درس کرتا ہے
پیر کو یہ لکھے	پیر روشن ضمیر سلمہ الرب القدیر۔ شرائط تسلیمات مریدانہ و قواعد کورنشات معتقدانہ بجالا کے عرض رسا ہے
مرید کو یہ لکھے	کامل الانقیاد واثق الاعتقاد ہمیشہ راہ رضا پر رہو بعد دعای حصول مقاصد کونین معلوم کرو
قاضی و مفتی کو یہ لکھے	فرازندہ رایت شریعت و مروج احکام فتوت دام عظمتہ بعد سلام سنت الاسلام کہ طریقہ اہل اسلام ہے واضح راے عالی ہو

تصریح مراتب	مضمون القاب و آداب
حکیم کو یہ لکھے	حکیم صاحب مسیح دوران سلامت - آپ کی ملاقات کو قوت رواح سمجھکر عارض حال ہون
سید کو یہ لکھے	جناب میر صاحب زبدہ سادات وستودہ حنات عم نوالہ - آداب و نیاز کے بعد گذارش کرتا ہون -
شیخ کو یہ لکھے	معدن لطف و کرم جناب شیخ صاحب زاد کرمہ - بعد اداے مراسم اشتیاق ملتمس ہون -
مغل کو یہ لکھے	جناب مرزا صاحب مجمع مکارم اخلاق زاد لطفہ - بعد آرزوے ملاقات واضح راے شریف ہو -
پٹھان کو یہ لکھے	خان صاحب مجمع خوبیہاے بیکران و مصدر اخلاق بے پایان دام اخلاقہم - بعد تبلیغ ہدیۂ سلام منظر مدعا ہون
برابر والے کو یہ لکھے	مشفق شفیق رفیق بالتحقیق زاد اشفاقہ پس از سلام علیک مدعا طراز ہون
مخدوم یعنے آقا کو یہ لکھے	میرے ولی نعمی دام اقبالہ وافضالہ سر تسلیم عجز کی خاک پر رکھکر عرض کرتا ہے
خادم کو یہ لکھے	معتمد الخدمت مسمی فلان کو معلوم ہو -
نواب کو یہ لکھے	جناب نواب صاحب فیضمآب معلی القاب دام اقبالہ نہایت عجز و آداب سے دست بستہ خدمت خدام والا مین عرض رسا ہے -
حاکم مقتدر کو یہ لکھے	غریب پرور سلامت
وزیر یا اراکین سلطنت کو یہ لکھے	بعز عرض عالی متعالی - پہونچتا ہے
بادشاہ کو یہ لکھے	حضرت ظل اللہ خلد اللہ ملکہ و دولتہ

دوسری فصل مین سوال وجواب چھوٹون اور بڑونکے

سوال اے میرے سرمایہ زندگی ماں باپ کیسے کیسے پیار و محبت سے اولاد کو پرورش کرتے ہین اسکی پرورش و تعلیم مین کیسی کیسی تکلیف اپنے اوپر اٹھاتے ہین تو اولاد کو بھی لازم ہے کہ ماں باپ کو اپنی اطاعت گذاری سے خوش رکھے کیونکہ لڑکے کو صرف اسی واسطے پرورش کرتے ہین اور تعلیم دلاتے ہین کہ وقت ضعیفی مین اُس سے آرام ملے مگر ابتداے ملازمت سے اسوقت تک ایک کوڑی خرچ کی تمنے نہین بھیجی بدون خرچ جیسی ہم پر تکلیف گذر رہی ہے لائق تحریر نہین العاقل تکفیہ الاشارہ فقط

جواب میرے والد ماجد مد ظلہ العالی نامہ والا صادر ہوا معزز فرمایا واقعی خدا و رسول کے بعد بزرگ ماں باپ ہین کیونکہ سبب تمام سامان ظاہری کے ہوے ہین انکا ادب و لحاظ سچے دل سے کرے جہانتک ہو سکے اُن کی خدمت گذاری و فرمانبرداری مین قصور نہ کرے جسقدر اُنکی خدمت کرے اُسپر احسان نہ دھرے بلکہ شرم کرے کہ انکا حق زیادہ ہے چونکہ حالت موجودہ سے پہلے بوجہ قلیل تنخواہ خرچ بھیجنے سے فدوی قاصر تھا اب بندہ کو خرچ بھیجنے مین غفلت نہ کریگا مبلغ دو سو روپیہ بذریعہ منی آرڈر مرسل ہین ڈاکخانہ کلانوری وصول فرماکر رسید سے سرفراز فرمائیے گا۔ فقط

سوال - برخوردار بخیر از حال پدر خط لکھتے لکھتے ہاتھ تھکے قلم گھسا مگر تمھاری عقل پر کیا پردہ غفلت پڑ گیا کہ نہ خرچ بھیجا اور نہ خطون کا جواب لکھا شاد باش جزاک اللہ یہی چاہیے دانائی اسی کا نام ہے بھلا ماں باپ سے اب کیا کام ہے یہ نہین سمجھتے کہ جسنے خدمت والدین کی جنت مول لی الجنت تحت اقدام امہاتکم یعنے جنت نیچے قدم والدین تمھارے کے ہے اپنی کچھ تمھارا شکوہ نہین زمانہ کی یہ خوبی ہے تیرھوین صدی کی خوش اسلوبی ہے مین نے چاہا تھا کہ اب تم کو خط نہ لکھون لیکن تمھارا سا دل کہان سے لاؤن ہمارا حال دیکھکر دشمن کو خوشی و دست کو

جواب - جناب قبلہ گاہی صاحب دام ظلہٗ فدوی سے ایک کاغذ مین سہواً غلطی ہو گئی تھی اسکی جوابدہی مین چار مہینے تک پریشان رہا لیکن فضل آلہی سے حاکم منصف کی رائے مین وہ قصور عمداً ثابت نہ ہوا معاف کر دیا اسوجہ سے ارسال خرچ مین توقف ہوا سر رشتہ دار نے نار دار عدالت ہذا مجھ سے عداوت رکھتا ہی جب میرا دامن پاک ہی تو مجھکو اس سے کیا باک ہی نیت میری درست دشمن قوی ہیں سست مین اپنے خدا پر نظر رکھکر کار متعلقہ کو نہایت ہوشیاری سے انجام دیتا ہون فی الحال معرفت محمد کمال مبلغ سو روپیہ بھیجتا ہون وصولی سے آگاہ فرمائیے - فقط

سوال برخوردار فراموشکار - ہم نے طلبی خرچ کئی خط تمہارے پاس بھیجے مگر باوصف انتظار خرچ آیا نہ کسی خط کا جواب پایا ہر چند بذریعہ تحریر تم کو سمجھایا لیکن افسوس ہمارا لکھنا تمہارے خیال مین نہ آیا واقعی مین بڑا ہی بیحیا ہون جو بار بار تمکو لکھتا ہون الا کیا کرون بے لکھے کچھ بن نہین پڑتا ارے میاں ہمارا خیال نہ سہی اپنے بال بچون کے تو خبرگیران ہوے ہوتے دس بارہ آدمی کا خرچ دیگر متفرق روزمرہ کا صرف آوے تو کہان سے آوے ہر طرف سے لاؤ لاؤ بتاؤ کہان سے لاؤن تہیدستی و مفلسی کی پریشانی غلہ کی گرانی جثہ ضعیف اور اس سن مین یہ تکلیف دیکھو حالت بڑھاپے مین گردش تقدیر کیا دکھاتی ہے عقل حیران ہی کدھر جاؤن کیا کرون خدا جانے کس شغل مین تم ہو کہ خوف نہین ایسے وقت مین یہ غفلت پہلے تمہارا ایسا مزاج نہ تھا بے مانگے خرچ بھیجتے تھے اب مانگنے سے منہ چھپاتے ہو نہین معلوم کسطرح تم پیتے کھاتے ہو ہمارا یہ حال تمہارا یہ خیال فی اللہ ما ہے فکر کے لوٹیان تو جیتا ہون زندہ ہون لیکن مردہ سے بدتر ہون فکر کی صعوبت کا تحمل نہین کبھی اسی مصیبت مین قالب سے روح نکلجاے گی بس تمہارا رنگ ڈھنگ دیکھ لیا اب کیا کہون اور کیا لکھون انتہا تحریر کی ہو چکی فقط

جواب قبلہ صوری و معنوی دام مجدہٗ - تاریخ ۴ فروری کو حکم محکمہ کمشنری بنام فدوی اس مضمون کا صادر ہوا کہ تم ایک ہفتہ کیواسطے بکار سرکار فوراً یہان آؤ بندگی بجا لا کے حکم کے پہونچتے ہی مین روانہ ہو کر محکمہ کمشنری مین پہونچا وہان تین مہینے لگ گئے یکم مئی کو اپنے

مقام خاص پر واپس آیا آپکے مفخر نامجات سے جو میری عدم موجودگی مین نافذ ہوئے تھے مشرف ہوا چنانچہ مبلغ دوسو روپیہ بتوسل ڈاکخانہ خدمت عالی مین بھیجتا ہون وصول فرماکے آگاہی بخشیے ای قبلہ برحق آپکا مجھپر بڑا حق ہی یہ خاکسار آپکی خدمتگزاری مین ہرطرح اپنا افتخار سمجھتا ہی فقط

سوال حضرت والد ماجد مدظلہ العالی۔ نہایت عجز و ادب سے عرض کرتا ہون کہ عرصہ دو مہینے سے نامہ والا ورود نہ ہوا اس سبب سے ہروقت طبیعت متفکر رہتی ہے امید کہ کیفیت مزاج وہاج خود بدولت سے مفصل اطلاع بخشیے۔ دوسو روپیہ مرسولۂ فدوی ڈاکخانہ سے وصول فرمائیے امسال یہان پر کال ہوا بارش ایسی ہوئی کہ بوئے ہوئے دانے بہ گئے جنھون نے نہین بوئے تھے وہ بونے سے رہ گئے فقط

جواب۔ جان پدر نور نظر خط مسرت نمط تمھارا آیا مبلغ دوسو روپیہ ڈاکخانے سے وصول پائے۔ بیٹا ہمارا حال کیا پوچھتے ہو حواس مین فتور نسیان کا وفور چلنے پھرنے سے مجبور حال روز بروز ابتر ہوتا جاتا ہے۔ پوست و استخوان جسم ناتوان مین باقی ہے سب اعضا جواب دیگئے ہر وقت طبیعت علیل زندگی کے دن قلیل رحلت کی دلیل آئے دن بیمار رہتا ہون طاقت یکقلم نہ رہی حکیم نہین دوا نہین بجز خدا دوسرا نہین اے میرے باعث تاب و توان جسطرح ہوسکے جلد آؤ حال میرا دیکھ جاؤ اب میرے جینے کا کیا اعتبار خدا جانے آج کیا ہو کل کیا ہو مین تو قبر مین پاؤن لٹکائے ہوئے بیٹھا ہون موت کا منتظر ہون چراغ سحری ہون کہین ایسا نہو کہ تمھارے دیدار کی تمنا مین کسی دن اپنا کوچ ہوجاے فقط۔

سوال۔ عصاے پیری و ناتوانی برخوردار محمد جیلانی۔ گرمی کے موسم مین تو یہ گھر بھاڑ سے بدتر تھا ہی اب برسات آئی یہ مصیبت و تباہی ہمپر لائی کہ کوٹھری مین کیچڑ اور دالان مین دلدل اسباب بہا بہا پھرتا ہی چارپائی ہاتھون ہاتھ چارون کونے دوڑتی ہے رہی سہی حیثیت برسات نے بگاڑ دی شاہراہ کیطرف کی دیوار منہدم ہوگئی مکان بے پردہ ہوگیا دروازہ ہی مین نہ تو نہ چپہ کھٹ آنی جانے والون شاہراہ سے ہردم کی لڑائی و کھٹ پٹ ہے خلق خدا دیکھکر ہنستی ہے جیدا اُچکے

اندیشہ سے پہاڑ سی رات جاگتے کٹتی ہی روپیہ جلد بھیجو چشم براہ سمجھو تاکہ درستی مکان کمرہ کے
حرمت کے ساتھ رہین ۔ فقط

جواب ۔ قبلہ کون و مکان خدا جانے کس زمانہ کا وہ مکان بنا ہوا ہی جو باوصف ہونی
مرمت ہر سال کے پھر آرام نہین ملتا بندہ کی منشاے دلی یہ ہی کہ وہ مکان مسمار کرکے
از سر نو پختہ مکان بنوایا جاے چنانچہ مبلغ تین ہزار روپیہ خدمت فیضدرجت مین بھیجتا
ہون ہر موسم کے آرام کے مکانات تعمیر کروائیے مکان کا صحن فراخ رکھوائیے تاکہ
ہر طرف سے اکسیجن ہوا آسکے قریب زنانہ مکان کے مکان مردانہ نشست کا بنوائیے پھر کیف
مکان دلچسپ وسیع ہو باغ و چاہ پختہ واقع ہو جسقدر روپیہ کی ضرورت پڑی مجھ سے طلب فرمائیے ۔ فقط

سوال ۔ قبلہ دین و دنیا دام ظلکم ۔ فدوی کو بوجہ بیکاری یہ انتشار تھا کہ اب کیونکر
بسر اوقات ہوگی مگر مسبب مطلق نے حالت اضطراب مین یہ رحم فرمایا کہ تاریخ ۱۵ دسمبر کو جناب
صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع نے از راہ قدر دانی و فیض رسانی خدمت نائب تحصیلداری پر بندہ
کو مقرر کیا خدا ایسے حاکم شرفا پرور کو خوش رکھے گو تمنا دیرینہ بر آئی لیکن درست بر آئی
اس امیدواری مین ایذا بہت اٹھائی الا نوکری اچھی ہاتھ آئی شکر کا مقام ہی کہ انجام بخیر ہوا فقط

جواب ۔ فرزند دانشمند تمھارے نائب تحصیلدار ہونے سے ہمارے دلی مراد بر آئی ساجد
بدرگاہ احدیت ہو کر یہ شعر پڑھا ؎

اے خدا قربان احسانت شوم | این چہ احسان ست قربانت شوم

بیٹا بہت کچھ سمجھ بوجھکر کام کرنا حرص اور نفسانیت کو مزاج مین دخل نہ دینا حسن انتظام و خیر خواہی
کے التزام سے اپنے حاکم کو خوش رکھنا شعلہ غضب کو آب حلم سے بجھانا وسوسہ شیطانی سے اپنے
دل کو بچاکے راستی و درستی پر رہنا کسی کی خاطر کسی کی حق تلفی نہ کرنا ہر وقت خدا سے ڈرنا
چال چلن شریفانہ رکھنا بری صحبت سے بچنا ۔ خوشامدی بہت ہوتے ہین دوست خیر خواہ با
دلسوز کہین نہین ملتا بہت سی باتین ملاقات پر موقوف ہین تپ ولرزہ یہان عالم گیر ہے ۔

گرفتار مصیبت ہر برنا و پیر ہے فقط

سوال۔ عزیزوا قربا ہر والدین پر فرض ہے کہ حتی المقدور اپنی حیثیت اور آمدنی کے موافق اپنے لڑکے کو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دلادین علم و ہنر سکھا دین سو اب خدا کے فضل و کرم سے برخوردار لطف علی خان کی عمر پانچ برس کا ہوا اسکی تعلیم کیواسطے معلم ادیب نیک چلن و خوش مزاج ایسا بہم پہونچاؤ کہ جس سے علاوہ تحصیل علم کے درستی اخلاق بھی ہوتی رہے کیونکہ جیسا سکھانے والا سکھاتا ہے ویسا ہی سیکھنے والا سیکھتا ہے استاد بداخلاق کی صحبت طلبا کے حق مین زہر قاتل سے بھی زیادہ موثر ثابت ہوئی ہے فقط

جواب۔ سرپرست ما فدویان۔ نامہ عالی کے صادر ہونے سے بندہ کی نہایت عزت ہوئی اللہ تعالیٰ تا دور شمس و قمر آپ کو سلامت رکھے برخوردار لطف علی خان گالیان دینا حجت کرنا چلانا و مچلنا مطلق نہین جانتا جب اُس سے کوئی حرکت بدخلقی اور بے ادبی کی ظہور پذیر ہوتی ہے تو مین اسکو تنہائی مین آہستہ سے منع کر دیتا ہون ہر روز بڑی فجر گھر سے اٹھکر دیوان خانے مین آتا ہے پانچون وقت کی نماز میرے ساتھ ادا کرتا ہے یہ اسکی سعادت مندی و بلند اقبالی کے آثار نمایان ہین ہفتہ عشرے مین دہلی جا کر حسب منشا آپکے ایک معلم تجویز کر کے لاؤنگا فقط

سوال۔ سرمایہ سعادت عرصہ سے خط تمہارا نہین آیا موجب توقف کیا ہے لکھو اے برخوردار اس زمانہ مین اکثر بے وقوف لوگ ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی یہ کہدیتے ہین کہ دیکھو فلانا ہمارا ہمعصر تھوڑا لکھنا پڑھنا سیکھکر فلان محکمہ مین ملازم ہوکے اپنی اوقات بسر کرتا ہے ہمکو کیا ضرورت ہے کہ رات دن بیفائدہ دردسری سے اپنی جان کو مفت کھوئین آؤ ہم بھی کچھ نہ کچھ ملازمت کے مزے اڑائین جب یہ بات ان کے دل مین جم جاتی ہے تو کتب علوم کو بالائے طاق رکھکر طالب روزگار پھرتے ہین حسب لیاقت کسی نے انکو کوئی کام سپرد کیا تو اول چار یا پانچ روپیہ ماہوار پر ہی خوش ہو گئے پھر جب کہ وہ تنخواہ انکی مکتفی نہ ہوئی تب اسوقت مشکل آپڑی نہ یاد لیاقت نہین کہ ترقی ہو یا کسی محکمہ عالیہ مین نوکر ہو جائین بمصداق مصرع کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

الغرض انسان جب اپنے وجود مین کمال نہین پیدا کرتا ہے اور کسب ہای عجیبہ و فنون غریبہ کے سیکھنے مین سستی روا رکھتا ہے تو اسکی حالت کیسے درست ہو سکتی ہے نہین نہین ہرگز نہین پس تم کسی کی واہی تباہی باتون پر خیال نہ کرکے تحصیل علم مین بدل و جان مصروف رہو کیونکہ

علم سے عقل عقل سے تدبیر — اس سے حاصل مراد ہائے کثیر

جواب بکرم و معظم بندہ جناب چچا صاحب دام افضالہ عالی نامہ نافذ ہوا سرفراز فرمایا عرصہ دو مہینے سے اس قصبہ و نیز گرد و نواح کے باشندون کو امراض بخار اور اسہال و ہیضہ نے بہت تنگ کر رکھا ہے چنانچہ فدوی بھی عارضہ بخار و ہیضہ مین مبتلا تھا اب خدا کے فضل سے صحت کلی حاصل ہوئی انہین عوارض کی وجہ سے خطوط کے بھیجنے مین تاخیر ہوئی تھی یہ حقیر بہبودی اپنی سمجھکر ہر وقت پڑھنے لکھنے مین مصروف رہتا ہے فقط

سوال برخوردار خفتہ بخت ہم نے سنا ہے کہ تحصیل علم کیطرف تمہاری طبیعت بالکل مائل نہین ڈاواں ڈول پھرتے ہو یہ حال سنکر بمقتضاے فرط محبت و مزید الفت ہمکو کمال ملال ہوا افسوس یہ تمکو معلوم ہی نہین کہ صرف علم و ہنر ہی سے انسان حیوان سے اشرف ہے ورنہ اسمین اور اُسمین فرق ہی کیا ہے بشر کی عزت بڑھتی ہے تو علم سے دولت و منزلت بڑھتی ہے تو علم سے غرضکہ سب نعمتین اسی کی بدولت حاصل ہوتی ہین اس سے بڑھکر دنیا کی بہتری و عاقبت کی بہبودی کے لیے کوئی آلہ نہین ہے

لازم ہے آدمی کو کرے جستجوی علم — لہو و لعب سے کوئی رذالت سوا نہین
غفلت کو کاہلی کو نہ دے دخل آدمی — ہے سیر بھی تو اُسکو کبھو کب روا نہین

پس تم تحصیل علم مین رات دن مصروف رہو تاکید جانو فقط

جواب قبلہ و کعبہ بندہ دام ظلہ مفخر نامہ بہیجا مفاخرت کونین حاصل ہوئی ای قبلہ عالم علم کوئی ایسی چیز نہین ہے جو بغیر عمدہ طریقہ و بدون معلم الائق و بہترین سامان کے آسان طور سے آجاوے جب تک بندہ کیواسطے اچھا طریقہ تعلیم کا تجویز نہ فرمائیے گا تحصیل علم ممکن نہین اطلاعاً عرض کیا فقط

سوال برخوردار نا عاقبت اندیش تمھارا تحصیل علم مین مصروف نہ ہونا موجب ہماری ناخوشی کا ہی سنو جسکو علم نہین وہ اندھا ہی اگرچہ آنکھون سے دیکھتا ہی علم وہ چیز ہی کہ جسکی قوت سے مشکلین حل ہوتی ہین غنی وہ ہی جسکو علم کی دولت حاصل ہو کیونکہ نہ اُسکو کوئی چور لیوے نہ اُسپر کوئی دعوی کر سکے جتنی خرچ کرو اتنی بڑھے علم جوہر بے بہا انسان کی زیب و زینت ہی جسمین یہ ہو وہ ہر دلعزیز ہے کہ دریافت دُر یافت عقلمندون کا وقت لکھنے پڑھنے مین گذرتا ہے نادانون کی عمر بیہودہ گوئی و خواب غفلت مین گذرتی ہی تم علم سیکھنے مین ہرگز کاہلی نہ کرو خطون مین مختصر عبارت پر از مطلب نہایت سلیس ایسی لکھو کہ سامع سنکر تمھارے الفاظ ملائم اور روزمرہ مناسب کو پسند کرے۔ فقط

جواب۔ مخدوم بندہ جناب چچا صاحب مفاخرت نامے نے بہو نچکر افتخار بخشا اللہ تعالی آپ کی ذات بابرکات کو میرے سر پر دایم قایم رکھے یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ جس امر مین آپ ارشاد فرمائین مین اُس سے غافل رہون قبلہ گاہا بجز پڑھنے لکھنے کے کمترین کو کسی امر کا خیال نہین اطمینان فرمائیے۔ فقط

سوال۔ برخوردار ناپسندیدہ اطوار سب سے زیادہ ہم کو یہ افسوس ہی کہ تم نے ابتک کچھ علم نہین پڑھا جگہ جگہ تمھاری جہالت کا چرچہ ہے ہر چند کہ میرا قلم نصیحت کے قصے لکھتے لکھتے گھس گیا ہاتھ تھک گیا مگر تمھارے دلپر اسکا ذرا بھی اثر نہ ہوا۔ بیت

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو　　از شما یک تن نہ شد اسرار جو

ہاے افسوس تحصیل علم سے باز رہنا اور عمر عزیز کو بطالت مین تلف کرنا بڑی نادانی اور کمبختی کی نشانی ہے اب بھی اگر تم کمال استقلال اور بشاشت دلی سے علم کے سیکھنے مین محنت کرو تو امید ہی کہ یہ تاریکی جہالت کی تمھارے دل سے دور ہو جاے گی اور تمھارا وجود پر سنگ پارس کی تعریف صادق آوے گی بیت میاموز جز علم گر عاقلی　　کہ بے علم بودن بود غافلی

جواب ملجاے فرزندان مدظلہ۔ گرامی نامہ نصیحت شمامہ صادر ہوا اعزاز بخشا خدا مجھکو تحصیل علم کا

کمال شوق ہے اور رہ رہ کر یہ خیال ہے کہ جہانتک ہو سکے تحصیل علم مین ترقی کرتا جاؤن سوا پڑھنے لکھنے کے کسی کام مین مصروف نہون مگر کیا کرون عرصہ دو مہینے سے عاضہ نجار مین بیمار ہون حکیم نہین دوا نہین طبیعت روبصحت کیونکر ہو اکثر لوگ ہندوستانی نسخہ علاج الغربا و طب احسانی بغل مین دبائے حکیم یونانی بنے پھرتے ہین اُن سے علاج کرانا اسوجہ سے مناسب نہین کہ وہ تشخیص بیماری کی اچھی طرح نہین کر سکتے قطع نظر اسکے سیتاناس جاے یہانکے عطارونکا کہ گلی سڑی دوائیان رکھتے ہین کہ جنسے بجاے فائدے کے ضرر ہوتا ہے ایسی صورت مین بشرط اجازت خدمت عالی مین حاضر ہو کر علاج ڈاکٹری کروانا چاہتا ہون فقط

سوال سعادت نشان برخوردار ظفر علیخان زاد علمہ۔ دعای حصول علم کے بعد واضح ہو مدت سے خط تمھارا نہین آیا اسلیے طبیعت ازحد پریشان ہے لازم ہے کہ دو کلمہ خیریت سے جلد خوش وقت کرو تحصیل علم مین بدل وجان ساعی رہو کیونکہ عقل کا عروج وذہانت کا صعود تحصیل علوم وتکمیل فنون پر منحصر ہے جسقدر انسان علم وہنر مین ترقی کریگا اسی قدر اسکی عقل و فہم مین ترقی ہوگی انسان کو ہر حال مین مناسب ہے کہ حتی المقدور تحصیل علوم وفنون مین سعی بلیغ عمل مین لاکے ظرف عقل کو صفائی دیوے تاکہ سعادت دارین حاصل ہو علم کا ثمر عمل ہے جو عالم بے عمل ہے۔ وہ درخت بے ثمر ہے بلکہ بدرجہا اس سے بدتر فقط

جواب جناب پھوپھا صاحب دام افضالہ نصیحت نامہ فیض شمامہ صادر ہوا معزز فرمایا فدوی دنیا وعقبی مین اپنی سرخروئی سمجھکر ہر وقت پڑھنے لکھنے مین مشغول رہتا ہے اور علم کا سیکھنا زیادہ تر اسلیے ضرور ہے کہ جب انسان پر گردش زمانہ سے کوئی آفت ناگہانی وحادثہ آسمانی وارد ہو جاتا ہے تو وہ اپنے علم وعقل کے زور سے ایسی ایسی تدابیر صائب اختراع کرتا ہے کہ وہ اس غم والم سے آزادی پاتا ہے برخلاف جاہل خالی الذہن کے کہ جب کوئی صعوبت اسپر نازل ہو جاے تو تمام عمر اسی مین مبتلا رہتا ہے کیا مقدور ہے کہ کوئی تدبیر اپنی دانائی سے مخلصی کی نکال سکے ہر چند اپنی طرف سے کوشش کرتا ہے مگر وہ الٹی پڑتی ہے فقط

سوال واے میرے برخوردار کب تک خواب غفلت مین پڑے رہو گے جاگو جاگو ہوشیار ہو

علم حاصل کرو انسان دنیا و عاقبت مین محض اسکی بدولت عزت و وقعت پاتا ہی حتی کہ مقبول بارگاہ الٰہی ہو جاتا ہی جو شخص اس دولت کو حاصل نہین کرتا وہ دست نگر دیگر و کوڑی کوڑی کیلئے در بدر محتاج پھرتا ہے ؎

نیک و بد کی تمیز علم سے ہی — سب کے دلمین عزیز علم سے ہے
رخ غیرت پہ نور علم سے ہی — زیب عقل و شعور علم سے ہے

ہائے غضب تم ایسی بے بہا نعمت کو حاصل نہین کرتے بیہودہ کامون کی سرگردانی اور تضیع اوقات کرتے ہو حالانکہ ایک مولوی فاضل کامل تمہاری تعلیم کے لیے گھر پر موجود ہین پھر بھی تم نے کچھ حاصل نہین کیا مقتضائے دانشمندی یہ ہے کہ محنت کرکے علم سیکھ لو کیونکہ ۔

علم ہی سے قدر ہے انسان کی — ہے وہی انسان جو جاہل نہین

زیادہ والدعا فقط

جواب قبلہ گاہا بیشک علم کے پڑھنے سے انسان خدا و رسول کو پہچانتا ہی اور تہذیب سے کامیاب ہوتا ہی حیوان پر انسان کو بڑائی باعتبار علم کے ہی ورنہ انسان بے علم گو کہ صورت انسان کی رکھتا ہو لیکن سیرت مین حیوان ہی پس باوجود میسر ہونے سب سامان کے جان لو جھکر تحصیل علم سے غفلت کرون تو عین میری بیوقوفی ہی چنانچہ بندہ کے پڑھنے لکھنے کی صداقت مین جناب مولوی صاحب کا تحریر بنسلک عریضہ ہذا ہی اور یہ لکھنا آپکا کہ جو شخص علم حاصل نہین کرتا وہ کوڑی کوڑی کیلئے در بدر محتاج پھرتا ہی گستاخی معاف کمترین اسکا قائل نہین ہو نکہ تضیع بیجا ان کو دیکھئے کہ باوصف تحصیل علم عربی و فارسی کے در بدر کاسہ نوق ہاتھ مین لیے در در ٹھوکرین مارتے دھکے کھاتے دامن آرزو پھیلاتے پھرتے ہین کہین سو دو سو کی نوکری میسر ہو جاتی ہی اور کہین صاف جواب ملتا ہی غرضکہ ہر روز انکا یہی حال رہتا ہی اس سے معلوم ہوا کہ علم و ہنر سے نہین حاصل ہوتی ہین مگر دولت حاصل نہین ہوتی مصداق اسکی یہ ہی ہاتھ آتی ہی کب علم و ہنر سے دولت ملتی ہی قضاء و قدر سے دولت جو علم و ہنر رکھتے ہین وہ بھی محروم ہین افسوس اکثر احمق و خر سے دولت زیادہ والدعا فقط

تم اپنی اوقات کو محض غفلت مین بسر کرتے ہو تمھاری بےعلمی اور غفلت پر نہایت افسوس کرتا ہون اور بار بار لکھتا ہون اور فوائد علم کے بتلاتا ہون کہ اے میرے پیارے بھائی تم اپنے کو تحصیل علم کا عادی بناؤ مگر تم کو علمی نصیحت کارگر کیون نہین ہوئی اسکا کیا سبب ہے جو تم اپنے کو علم کی نکہت سے محروم رکھتے ہو دیکھو تمھارے مجمع مین جب عالم و فاضل آتے ہین تم اُن کی کیسی عزت و آبرو کرتے ہو اپنی جگہ چھوڑکر اعلیٰ درجہ پر ان کو بٹھاتے ہو جو وہ کہتے ہین سوائے آمنا و صدقنا کے کسی طرح کا اعتراض نہین کر سکتے یہ سب توقیر و منزلت اُنکی علم سے ہوتی ہے پھر بھی ایسے شخصون کی توقیر دیکھکر علم سیکھنے کا تم کو خیال نہین ہوتا فقط

جواب - اجی بھائی صاحب یہ مین پہلے ہی آپ کی خدمت مین عرض کر چکا ہون کہ میری ہمدردی کا یہان مطلق کسی کو خیال ہی نہین نہ میرے پڑھانے لکھانے کی کسی کو خواہش نہ میری صحت و عافیت کا کوئی خواہان اسلیے میرا پورا ارادہ اور دلی خواہش ہے کہ مین آپ کی خدمت مین حاضر ہوکر علم عربی حاصل کرون مجھے امید ہے کہ آپ سچے دل سے مجکو طلب فرماوینگے فقط -

سوال - برخوردار ناکامگار خط تمھارا آیا ہم نے دیکھا ایک غلطی ہو تو کہی سر سے لے تا پا غلط + خط غلط مضمون غلط املا غلط انشا غلط - سبحان اللہ اسی لیاقت پر روزگار کرنیکا حوصلہ ہو جا کری مالی کو علمی لیاقت چاہیے افسوس تم کو پڑھتے ہوے چھ برس ہوی مگر ہنوز طریقہ تحریر معلوم نہ ہوا حالانکہ سب سامان لیاقت و علمیت حاصل کرنے کا مہیا پھر بھی تحصیل علم مین تم نے غفلت کی بُرا کیا محنت نہ کی کیا تمکو کسی کی نصیحت اثر پذیر نہین ہوتی جو تحصیل علم کیطرف تم متوجہ نہین ہوتے اس تمھاری مفت اوقات ضائع ہونے پر ہم کو سخت ملال ہوتا ہے بہتر ہے کہ اب بھی سمجھو ورنہ پچھتاؤگے ع گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین

تم فضل الٰہی سے ذہین ہو تھوڑے دنون کی محنت مین پوری استعداد حاصل کر لوگے اگر طریقہ تعلیم مین بے تدبیری ہے تو اطلاع دو تاکہ اُسکی تدبیر کی جاوے فقط

دیکھنے مین دل لگاؤ فقط

جواب قبلۂ مکرم دام مجدکم - نامہ نامی صادر ہوا مفاخرت دارین حاصل ہوئی حسب ارشاد آپ کے کتب تواریخ کا دیکھنا فدوی نے شروع کردیا ہے - ان دنون اس دیار مین بیماری چیچک کا نہایت زور وشور ہی اکثر اطفال خوردسال اس کمبخت دایہ نے بستر لحد مین سلاے ہین یہان کے باشندے ٹیکے کی کچھ حقیقت نہین سمجھتے فقط

سوال اخی صاحب بشت پناہ برادران دام فیضہ یہان مدرسہ کی تعلیم مین برخورداران لطف علیخان وخورشید علیخان علم ادب سے محض بے بہرہ ہین اسی وجہ سے اوقات عزیز کو ناشایستہ صحبت اور بیموقع نشست وبرخاست مین صرف کرتے ہین ان کو علم ادب کی مطلق تعلیم نہین ہوتی شایستگی کا حاصل کرنا بغیر تعلیم ادب و اخلاق کے غیر ممکن ہے مین دیکھتا ہون مدارس دیہاتی کے طلبا اردو کی پہلی دوسری یا فارسی کی پہلی دوسری پڑھکر ار بعہ تناسبہ سیکھکر عرضی ہاتھ مین لیے ہوے بندوبست کی کچہریون مین بتلاش روزگار بھٹکتے پھرتے ہین یا پٹواریون کے بستون کے اٹھانے دھرنے مین اوقات عزیز کو ضایع کیا کرتے ہین لیاقت خاک نہین تعلیم کا نام بدنام اگر ارشاد ہو تو برخورداران مذکور کو اپنے ہمراہ لیجاکے تعلیم علم ادب و اخلاق سے شایستہ بناؤن واجب تھا عرض کیا فقط

جواب برادر ذیشعور - تمھارے خط کے آنے سے آنکھون مین روشنی دل کو خوشی ہوئی قاعدہ کی بات ہی کہ جب تک انسان کو جس امر کا علم نہ ہوگا وہ کیونکر اسکی برائی بھلائی سے واقف ہو سکتا ہی ہماری خواہش بھی یہی ہے کہ تم برخورداران لطف علیخان و خورشید علیخان کو اپنے ہمراہ لیجاکر علم ادب و اخلاق کی تعلیم دو ہم یقین کرتے ہین کہ تمھارے پاس رہنے سے بے تمیزی کی خصلت بے تہذیبی کی عادت بالکل جاتی رہیگی تھوڑے ہی دنون مین وہ خود اپنی عادت مین نیک و بد کی تمیز کرنے لگین گے اور شائستہ بنجائینگے - فقط

سوال - بھائی صاحب امیدگاہ برادران کمترین بحصول رخصت دو ماہ مکان پر آیا سب کو خیریت سے پایا برادران امداد علی خان کا امتحان لیا مولوی صاحب کی تعلیم درستی کے ساتھ نہین

بائی۔ کیا معنی لڑکے نے جہان الف بے کی دو چار تختیان پڑھلین تو انھون نے اسکو کریما و محمود نامہ بغیر معنون کے شروع کرا دیا لڑکون نے طوطی کیطرح یاد کر لیا لیکن انکو اتنا بھی معلوم نہین کہ کریما کس چیز کا نام ہے اور محمود نامہ کس کو کہتے ہین گلستان و بوستان جو پڑھاتے ہین انکی معنی بے محاورہ نہایت خراب طور سے بتلاتے ہین درحالیکہ حضرت استاد آپ ہی نہین جانتے کہ ماضی و مضارع کیا ہے فاعل و مفعول کسے کہتے ہین تو لڑکون کو کیا خاک بتلاوین بقول شخصے او خویشتن گم است کرا رہبری کند اگر حکم ہو عزیزان مذکور کو مدرسہ سرکاری مین داخل کر دیا جاوے فقط

جواب عزیز دلی برادر کرامت علی خط تمھارا آکر منکشف حالات کا ہوا ہمکو تمھاری رائے سے اسوجہ سے اتفاق ہے کہ مدارس سرکاری مین ابتدائے مدرسہ سے لیکر گورنمنٹ کالج تک درجہ بدرجہ سب علمون کی پوری پوری تعلیم ہوتی ہے ہم مکاتب دیسی کو مدارس سرکاری پر کسیطرح ترجیح نہین دیسکتے قطع نظر تحصیل علم کے اخلاق و عادات کی درستی کیواسطے اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ متصور نہین ہوتا ابتدائے عمر مین جس قسم کے خیالات بچون کی طبائع مین متمکن ہو جاتے ہین ممکن نہین کہ پھر وہ کسی تدبیر سے دور ہو سکین بس تم دونون لڑکون کو مدرسہ سرکاری مین داخل کر دو فقط

سوال اشرف الاخوان سلمہ الرحمن دو مہینے سے نامہ عالی صادر نہ ہوا اور نہ کچھ خرچ مرحمت فرمایا بدون خرچ تکلیف کثیر ہے اس سبب سے فکر دامنگیر ہے امید کہ حضوری مزاج مبارک سے آگاہی بخشئے اور خرچ معقول بھیجئے۔ برخوردار لطف علی خان کو ہر وقت پڑھنے لکھنے کا شغل ہے باقی سب طرح خدا کا فضل ہے فقط

جواب سعادتمند از لی برادر احمد علی ہم خدا کے فضل سے اچھی طرح ہین تمھاری خیریت چاہتے ہین مبلغ دو سو روپیہ بذریعہ ڈاکخانہ بھیجے جاتے ہین وصول کر کے رسید بھیجو اور برخوردار لطف علی خان اطال اللہ عمرہ کو قصص و حکایات کی کتابین پڑھنے کی رغبت دلاؤ اور اسکے پڑھنے کا ایک وقت خاص مقرر کرو کیونکہ قصہ جات کے مطالعہ سے ایک خاص قسم کا اثر انسان کی طبیعت پر ہوتا ہے وہ بمقابلہ خشک تعلیم پانے والے کے بہت جلد محاورات روزانہ و مضمون نویسی و عبارت آرائی پر حاوی ہو سکتا ہے طبیعت کی جولانی و مزاج مین رنگینی

پیدا ہوتی ہے زبان شیرین وگفتگو پاکیزہ ہوجاتی ہی طرح طرح کے قصے وکہانیون کے پڑھنے
سے انسان کو بیشمار تجربے حاصل ہوتے ہین فقط

سوال ۔ برخوردار سعادت آثار بدعمرہ ۔ بعد دعای ترقی مراتب مطالعہ کرو خط تمہارا آیا
حال معلوم ہوا ہم اس بات سے نہایت خوش ہوے کہ دونون لڑکیون نے کلام مجید پڑھ
لیا اب ہماری خواہش دلی یہ ہی کہ ان کو علم ادب و اخلاق کی تعلیم دلاؤ کیونکہ علم کی روشنی
جہالت کی تاریکی کو دور کرتی ہے اور بے علم کی عمر لڑائی جھگڑون مین گذرتی ہی حق تو یہ ہی
کہ عورت کی تعلیم ہی نجات ابدی کا باعث ہی کیونکہ اگر عورت کو علم ہوگا تو اسکے بچے بھی ابتدا
سے اچھے ہونگے بُری عادتون سے بچینگے بدون علم کے انسان کو انسانیت نہین آتی
جبکہ لڑکیان کتب اخلاق وغیرہ اچھی طرح پڑھینگی تو احکام الٰہی سے آگاہ ہوکر حقوق
ہر ایک کے پہچانینگی بہرکیف نتیجہ تعلیم علم کسی طرح سے بُرا نہین ہر طرح اچھا ہے فقط

جواب ۔ مربی دوجہان جناب چچا صاحب ۔ نامہ عالی نے صادر ہوکر فدوی کی آبرو
بڑھائی ۔ بیشک شایستگی کا حاصل ہونا بغیر تعلیم علم ادب و اخلاق کے غیر ممکن ہی جو عورت
زیور علم سے آراستہ ہوگی وہ کسوت عقل سے ضرور پیراستہ ہوگی مگر یہان وجود ایسی عورت
کا غیر موجود ہے کہ جس سے لڑکیون کو تعلیم دلائی جاوے اطلاعاً گذارش ہی ۔ فقط

سوال ۔ مخدوم بندہ جناب چچا صاحب ۔ فدوی تین مہینے کی رخصت لے کر مکان پر
آیا سب عزیزون کو بخیر و عافیت پایا برادران کرامت علیخان و احمد علیخان علم فارسی حاصل
کر چکے عربی مین شرح ملا پڑھتے ہین گو مین ان کی تحصیل سے خوش ہوا کہ اسمین ترقی ان کو دی
دینی منظور ہی لیکن یہ افسوس ہوا کہ انھون نے تعلیم انگریزی نہ پائی کہ جسکا سیکھنا زمانہ موجودہ
کی رفتار کے موافق نہایت ہی ضرور ہی زمانہ حال کی رفتار کبھی اس بات کی اجازت نہین دیتی کہ تعلیم
انگریزی کو برا و فضول سمجھا جاوے جو بعض حضرات نیم ملا انگریزی کو بہت ہی برا جانتے ہین بلکہ اسکے
تحصیل کنندہ پر از راہ نادانی فوراً فتوی کفر کا لگا دیتے ہین ہان جو شخص اپنی مذہبی تعلیم کو برا سمجھ سکے

علم عربی پر تعلیم انگریزی کو ہر طرح ترجیح دیوے بیشک وہ بڑا ہی سو مذہبی تعلیم صرف اسقدر چاہئے
کہ وہ باتین جو خدانے اور اُسکے سچے رسولؐ نے فرمائی ہین اُنکی حقیقت سے واقف ہو کر پورے
طور پر اسکا پابند رہے اگر آپکا ارشاد ہو تو برادران مذکور کو مدرسہ علیگڈہ مین داخل کر دیا جائے فقط

جواب - برخوردار بلند اقبال خط تمہارا پہونچا اسکے مضمون دلپسند نے ہمکو خوش کیا بعض حضرات
ناعاقبت اندیش باوجود انقلاب چند در چند ہنوز اُسی پرانی لکیر کے فقیر ہین نہین جانتے کہ علاوہ
پابندی مذہب دنیا مین کیا ہو رہا ہی اور کیا کرنا چاہئیے ان کم ہمتون سے کوئی یہ نہین پوچھتا
کہ خیراتی ٹکڑون کا سہارا تکنا اور دریوزہ گری کرنا کب روا ہی جو انگریزی تعلیم کو برا جانتے ہو
افسوس عقل کے اندھے اتنا نہین سوچتے کہ روزگار کی بدولت انسان کی آبرو وکاروبار
دنیوی مین ترقی ہوتی ہی اس زمانہ مین نوکری کے واسطے انگریزی زبان سیکھنا ضرور ہے
جہانتک غور کیا جاتا ہے بغیر تعلیم انگریزی حالت کا درست ہونا غیر ممکن ہی دیکھو جو لوگ
انگریزی پڑھے ہوے ہین اُنکی حالت کیسی بڑھی ہوئی ہے لہذا ہم کو تمہاری رائے سے
اتفاق ہے فقط

سوال - عموی صاحب فیض رسان دام فیضہٗ عرصہ ہوا کہ فدوی علم فارسی و عربی حاصل
کرچکا اب یہ تمنا ہی کہ مدرسہ رڑکی مین داخل ہو کر علم انگریزی پڑھے لیکن پیرجی نور الدین صاحب
و مولوی قطب الدین صاحب انگریزی کے پڑھنے سے مانع ہو کر فرماتے ہین کہ انگریزی
پڑھنے سے آدمی بگڑ جاتا ہے اور دائرہ اسلام سے باہر ہو جاتا ہی حالانکہ میری دانست
مین انگریزی کے پڑھنے سے بجز فوائد کوئی قباحت نہین آپکی اسمین کیا رائے ہی ارشاد فرمائیے فقط

جواب - ستودہ خصال برخوردار محمدؐ کمال خوشحال رہو۔ تمہارے خط نے پہونچکر میرے
دیدۂ منتظر کو منور کیا، اس زمانہ کے جاہل پیرزادون و خود غرض نیم ملاؤن نے تحصیل علوم
وفنون مسلمانان ہند سے معدوم کر دیا۔ انگریزی مت پڑھو کرسٹان بنجاوگے ریاضی سیکھو
دہریہ ہوجاؤگے عربی بھی اب وہ عربی نہین چھاپے مین نئی نئی کتابین چھپ گئی ہین ان کو ہرگز

نہ دیکھنا اگر دیکھو گے وہابی ہو جاؤ گے سیدھے جہنم کو جاؤ گے فارسی پڑھنے سے آدمی بگڑ جاتا ہے آہ افسوس بیچارے جاہل مسلمان اُن کے وعظ کے سننے سے پست ہمت ہو جاتے ہین اگر وہ چار آنے کماتے ہین وہی اُنکی ضیافت مین نذر کر دیتے ہین اِن دین کے دشمنون نے دین کے پیرایہ مین اپنے حلوے مانڈے کی خاطر کیسی کیسی خرابیان ڈال رکھی ہین جہان جس نے اکتساب علوم و فنون نادرہ کیطرف میلان طبع کیا تو اسکی کمبختی آئی اب لامذہب ہے تو وہ ہے وہابی ہے تو وہ ہے مشرک و بدعتی ہے تو وہ ہے نیچری یا کرسٹان ہے تو وہ ہے ذرا سوچو تو سہی کہ دین اسلام کیا ہے اور مسلمان کسکو کہتے ہین تواریخ اُٹھا کر دیکھو کہ اگلے لوگون نے کس جد و جہد سے علوم نادرہ اور فنون مفیدہ کو دنیا مین پھیلا کر دین اسلام کو کیسی رونق دی ہے اے جامع علم و ادب اِن جاہل پیرزادون اور جعلی نیم ملاؤن سے بچو قرآن و حدیث پر عمل کرو علم انگریزی پڑھو فقط

سوال امیدگاہ دوجہان دام عظمتہ بعد اظہار لوازم تسلیم عرض یہ ہے کہ ایک شخص مولویانہ صورت مسجد مین آکر وارد ہوا اور نام اپنا حاجی سید کریم الدین دہلوی بتلایا دوسرے دن طرح بطرح کے شعبدے ظاہر کئے عموی غلام حسین خان کو بخلوص نیت ثابت ہوا کہ یہ شخص بہت بڑا کامل ہے اور اسقدر اسکا اعتبار ہوا کہ اسکو اپنے دیوانخانے مین لیجا کر ایک کوٹھری مین کہ جسمین پانچسو روپیہ نقد رکھے ہوئے تھے چلہ کھینچنے اور وظیفہ پڑھنے کو بٹھا دیا تیسرے روز وہ گندم نما جو فروش پانچسو روپیہ بغل مین دبا نہین معلوم کسوقت اڑنچھو ہو گیا اطلاع اسکی تھانے مین کیگئی حاجی صاحب تو گویا ولی تھے مگر انکے مرشد کامل اہالیان پولیس دوسرے ہی دن معہ مال مسروقہ گرفتار کر لائے سچ ہے ولی کو ولی پہچان لیتا ہے آخر کو ملزم نے جرم کے ارتکاب مین دو برس کی قید کی سزا پائی چچا صاحب کو زر باز یافتہ عدالت سے وصول ہو گیا فقط

جواب فرزند ارجمند زاد اللہ قدرہ خط تمہارا آیا کیفیت معلوم ہوئی اگر کوئی شخص مولوی وغیرہ بنکر دھوکا دیوے تو اُسکے دھوکے مین آنا یا اُسکو اچھا سمجھنا دانائی سے بعید ہے انسان کو چاہیئے کہ بلا سوچے سمجھے کسی کا معتقد نہ ہو جاوے جلد اعتقاد دانائی نہ والا فوراً دھوکا کھا جاتا ہے مقتضائے دانشمندی

کہ کسی کے معتقد ہونے سے پہلے ہی اُسکو اچھی طرح سے آزمالے کہ آیا اسکا فعل مطابق قول کے ہی یا نہین فقط

سوال اخوت پناہ دام شفقتہٗ۔ فدوی کا ارادہ ہی کہ برخوردار لطف علیخان بد عمرہٗ کو مدرسہ انگریزی مین داخل کردے لیکن اسمین آپکی اجازت درکار ہی عرصہ پانچروز کا ہوا ٹڈی دل اسقدر آیا کہ قصبہ و نیز گرد و نواح کی تمام فصل باجرہ جوار وغیرہ کو کھاکر بالکل نیست و نابود کرگیا واے تقدیر کاشتکاران کہ پارسال بارش کی قلت اور امسال ٹڈی کی کثرت سے پریشان حال ہین فقط

جواب عزیز از جان ظفر علیخان خط تمھارا آیا تسکین دہ ہمارے دل کا ہوا جو شخص چھوٹی عمر کے بچہ کو مدرسہ انگریزی مین داخل کردیتا ہی وہ میرے نزدیک عقل سے خارج ہی کیونکہ اس عمر مین اُسکو اپنے مذہب سے بالکل واقفیت نہین ہوتی اور اُسوقت جسطرف اُسکو رغبت دلائی جاوے وہ تقاضاے عمر کے باعث اُسی طرف مائل ہوجاتا ہی پس جبکہ اُسکو لڑکپن ہی مین انجیل کی تعلیم دیجاتی اور دین عیسوی کیطرف رغبت دلائی جائے تو ممکن ہی کہ یہ خیال جو ہر وقت اسکے دلمین ہی ایکدن اثر دکھاوے یعنے وہ اپنا مذہب جسکی اسے ناواقفیت ہی ترک کرکے کرسچین ہوجاوے ہرگز میرا منشا نہین ہی کہ ابھی برخوردار لطف علیخان اطال اللہ عمرہٗ کو مدرسہ انگریزی مین تعلیم دلائی جاوے ہان پہلے اپنی مذہبی تعلیم علم کی دلاؤ بعدہٗ مدرسہ انگریزی مین داخل کرو تاکہ وہ اپنے طریقہ مذہبی پر قائم رہے اور علم انگریزی بھی حاصل کرے فقط

سوال جناب بھائی صاحب برخوردار معشوق علیخان نے علم انگریزی پڑھکر عیسائی دین قبول کرلیا تھا۔ ہم لوگون کے سمجھانے اور واویلا کرنے پر تائب ہوکر پھر وہ اپنے اصلی دین مین آگیا مگر حقیقت مین اسکا عقیدہ جیسا کہ چاہیے اپنے مذہب پر قائم نہین ہی تذبذب مین ہے اور وہ اپنے عقائد دینیہ و اصول مذہبیہ سے بالکل بے بہرہ ہے پادریون کی تعلیم کچھ ایسی سرسری نہین ہوئی جو نقش بر آب کی طرح جلد زائل ہوسکے اب اسکو اپنے اصلی مذہب کا پیرو کار ہونا مشکل ہے۔ فقط

جواب۔ عزیزم اسمین سراسر غلطی برادر واجد علیخان کی ہی کہ اُسنے برخوردار معشوق علیخان کو ابتدا مین اپنے علم دین کی تعلیم نہین دلوائی اسکول انگریزی مین داخل کردیا ادھر برخوردار مذکور اپنے دین اسلام کے معاملات سے محض ناواقف تھا ادھر پادریون کے وعظ و نصایح مین اپنے

مذہب کی بُرائی اور عیسائی دین کی سچائی اور خوبی سنی تو خواہ مخواہ اسکا دل اپنے دین کی
طرف سے منحرف و برگشتہ ہو گیا اب اسکو کتنی ہی فہمائش کی جاوے لیکن وہ بات جو پادریون
نے اسکے ذہن نشین کر دی ہے دوسری طرف مائل نہ ہونے دیگی اسی واسطے حکماء نے لکھا ہے کہ انسان
کی طبیعت بحالت طفولیت نہایت ملائم ہوتی ہے جس امر کیطرف اسکو لگایا جاے بہت جلد قبول کرتی
ہے بلکہ نقش بر سنگ کے مانند پائدار ہو جاتی ہے پس لڑکون کو جبتک پہلے سے مذہبی عقائد
و اصول دین سے من کل الوجوہ آگاہ نہ کر دیا جاوے تب تک داخل مشن اسکول نہ کرنا چاہیے فقط

سوال ۔ مخدوم بندہ ۔ تسلیم خارجاً مسموع ہوا کہ ان دنون ایک عیسائی نے ایک
مذہبی معاملہ مین آپسے چھیڑ چھاڑ شروع کی ہے اگر ایسا ہو تو فدوی ایک عرصہ سے ایسے موقع
کا جویان ہے کہ دین عیسوی کی حقیقت کا لوگون پر اظہار کرے کہ کہان تک وہ از روے
عقل سلیم قابل تسلیم ہے بشرط اجازت یہ کمترین حاضر ہو کر انشاء اللہ تعالی ایسے ہیچ
ولا جواب دلائل سے بحث کرے گا کہ جس سے اس مذہب کی بخوبی حقیقت کھلجاے گی فقط

جواب ۔ ذخیرہ علم و ہنر زاد اللہ فہمہ ۔ تم نے جو سُنا ہے وہ صحیح ہے حتی المقدور اسکے آنے مین
دیر نہ کرو جلد آؤ ۔ دو شنبہ کے روز دولت خان مر گئے جمع کر کے دھر گئے ان کا مال دوسرون کے
ہاتھ آیا ان کے کس کام آیا اسکی حفاظت مین مفت ایذا اٹھائی مزے اُڑانے والونکی مراد بر آئی
مال وہی خوب ہے جو ساتھ جاے عاقبت مین کام آئے اب اُنکے مال مین للّٰہ لگا ہے فقط

سوال ۔ برخوردار بجز رفتار ۔ غو۔ہا سُنا گیا ہے کہ تم نے عیسائیون کے ساتھ بیٹھکر کھانا جائز
کر رکھا ہے بلکہ انھین کی عادت و اطوار کے پابند ہو گئے ہو ایسی تم پر کون مصیبت آن پڑی
کہ جو خواہ مخواہ کرسٹانون کے ساتھ کھانا کھانا و طریقہ بدلنا ضروری سمجھا انگریزی تو دنیا پڑھتی
ہے مگر ہوشیار لوگ اپنے دین اسلام پر قائم رہتے ہین تم نے علم انگریزی کیا پڑھا گویا اپنا خانہ دین
ویران کر دیا حیف تمھاری عقل پر دیکھتے نہین کہ عیسائی لوگ انگریز ایک اصول مذہب سے کیسے
واقف ہوتے ہین ہر وقت اپنے مذہب کے اصول مین بحث کرتے ہین و معلومات مذہبی کے

زیادہ یاد کرتے ہین ساعی رہتی ہین دلائل عقلیہ و نقلیہ مین کیسی تاثیر پیدا کرتے ہین کہ جاہل مسلمان
و بیوقوف ہندوان کے کہنے مین آکر دفعۃً اپنے مذہب سے نفرت پذیر ہو جاتے ہین جب ایسا
حال ہی تو ہم تم سے مخاطب ہو کر یہ کہتے ہین کہ تم یہان چلے آؤ تا کہ تمھارے عقاید درست ہوں فقط

جواب قبلہ عالم دام ظلہ۔ جبکہ خداوند کریم نے ہم کو ضیائے علم و دانش سے مجلّی کر کے نفع و نقصان
نیک و بد مین بخوبی تمیز کرنے کا ملکہ عطا فرمایا اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم
سا شفیع ہمپر نازل کیا جو ہمین راہ راست پر لایا پھر اگر ہم ایسے نبی کے حکمون کو بجا نہ لاوین
اور اس کے خلاف چلین تو ہمارے ایمان و اسلام پر حیف ہے پس ہر ایک اہل اسلام
کو واجبات سے ہے کہ اپنے اصول مذہب کو بخوبی ملحوظ و مضبوط رکھے اور اقوال ائمہ مذہب
کو اپنے ذہن مین ایسا منقش کرے کہ جسمین نسیان باریاب نہ ہو سکے اور اپنے عقائد و
طریق مذہب مین نسبت تو افق کا لحاظ رکھے تا کہ ان مخترعات باطلہ سے جو فی زمانہ
نشو و نما پا رہے ہین محفوظ رہے اور اُن کے دام تزویر مین گرفتار نہو آپ میری طرف سے
ہر طرح مطمئن رہین کسی کے کہنے سننے پر خیال نہ کیجئے۔ فقط

سوال اِی بدنام کنندہ ننگ و ناموس واہ واہ! سبحان اللہ کیا کہنا ہی! اب تو تم نے جاکٹ و
پتلون کا پہننا میز پر کھانا کھانا ہر وقت کرسچین لوگون کی صحبت مین رہنا پسند کیا ہی مگر یہ تو کہو کہ
تمھارے باپ کون مسٹر صاحب تھے جو تم نے یہ طریقہ اختیار کیا اور کم آمدنی پر اسقدر فضول خرچی
الحمد للہ تیری اولو العزمی ادھر عیش و آرام ادھر بعوض قرضہ کل جائداد بر سر نیلام آخ تھو
ایسے کرتوت پر اور لعنت ہی ایسی سمجھ پر اب تک تو جائداد ضائع شدہ کی بدولت قرض لیکر گلچھرے اڑائے
اب بچا بتاؤ کہان سے کھاؤ گے بقول شخصے کا جل کا لگانا تو آسان ہوتا ہی لیکن دیدہ مٹکانا مشکل ہی تم نے
جاکٹ پتلون کا پہننا تو سیکھ لیا مگر یہ نہ سمجھا کہ اسکا پہننا چند ہی روز مین عذاب جان ہو جائیگا
لینے کے دینے پڑ جائنگے۔ تم وہی دین و دنیا سے گئے گذرے ہوئے دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا اسی کو کہتے ہین فقط

جواب ادنائی ڈیر۔ تمھارا اس قسم کا چٹھی جس مین پرانی گھرٹ کا کھیالاٹ درج تھا ہو نچا

کموب کیپیٹ ملوم ہوا اب ہم پرانی ورانی راہ رسم کو جانے دو بڑا اکھڑ اب بات ہی جا نڈا و
وگیرہ پر الوداع بیجو مہارے لکھنے پر ہم کو ہنسی آتا ہی شب گلٹ جب سے مین پورا جنٹلمین ہوا
ہون تم لوگون کے کھٹ وسلام سے اپنا ہتک سمجھتا ہون ہم تمھین یاد نہین کرتا تم ہمین
کیون یاد کرتا ہی بائی ڈیر بگیر تعلک کسی کو تکلیف دینا ہمکو بھی کاباٹ ہی کواہ مکواہ چھٹیان لکھکر
ہماری ٹیبیٹ کو ڈک کرتا ہے ہماری ترٹیپ سے کسی کو کچھ نہ کہنا اگر پوچھین تو جواب تک نہ
دینا نہ ان کو ہمارا پڑہا بٹانا کشواشٹے کالالوگ کے دیکھنے سے ہم کو نفرٹ آتا ہی۔ فکٹ

سوال۔ برخوردار ناشایستہ کردار۔ جب کسی مجلس مین کسی کا نام نیکی سے لیا جاتا ہی تو وہ
نیک و لائق مشہور ہوتا ہے اور جس شخص کا ذکر بدی سے کیا جاتا ہی وہ نالائق کہلاتا ہی چنانچہ
ایک جگہ پر تمھارا ذکر یہ سنا گیا کہ نہ تم لکھتے ہو نہ خدا کی عبادت کرتے ہو ہر وقت جاہلون کی
صحبت مین جو خاص افلاس و ادبار کا ہونا ہی رہتے ہو بیجا غصہ کرنیکی تمھاری عادت ہو گئی ہی
جب کہ باری تعالی نے تم کو ہاتھ پانؤن ہوش گوش عقل و شعور سب کچھ دیا تو لازم ہے
کہ تحصیل علم کے ساتھ بندگی خدا مین غفلت نہ کرو اچھے آدمیون سے ملو بُرون کی صحبت سے
بچو کلمات بد کے کہنے سننے سے احتیاط طمع ناجائز سے اپنے کو بچاؤ خواہش نفس کو اپنے اوپر
غالب ہونے دو بلکہ تابع عقل مصلحت اندیش کے رہو پہلے نتیجہ سوچ سمجھ حرکت کرو تاکہ حرکت لغو و خلاف عقل
کے نہ ہو تا وقتیکہ تم ہماری اس تحریر پر عمل نہ کروگے ہرگز ہرگز ہم تم سے خوش نہ ہون گے فقط

جواب۔ قبلہ برحق و کعبۂ مطلق دام ظلہ۔ آپکا نصیحت نامہ فیض شمامہ فدوی کے حق مین
اکسیر ہوا ہر فقرہ اسکا تاثیر بخش کثیر ہوا ابتک بندہ سے جو کچھ بے عنوانی ہوئی اس سے
از بس نادم ہو کر صدق دل سے توبہ کر کے دست بستہ عرض پرداز ہی کہ انشاءاللہ تعالے
اب آیندہ کو آپ کے ارشاد کے موافق پورا پورا عمل کرے گا سر مو فرق نہ ہوگا واقعی
جسپر حق تعالی کا رحم ہوتا ہی اسکو پانچ چیزین میسر ہوتی ہین اوّل ہر روز ترقی علم کی دوسرے
بندگی خدا کی تیسرے شناسائی دل کی چوتھے سچائی بات کی پانچوین صحبت و محبت

جس سے اُسکی حرمت و توقیر ہو فقط

جواب معظم بندہ جناب خالو صاحب۔ فدوی ایسی کتابون کے مطالعہ مین کہ جن کے مضامین شائستہ ہین ہروقت رہتا ہی کسی سے فضول بات چیت کرنے مین اپنی اوقات ضائع کرنا نہین چاہتا اسی باعث سے کسی کے پاس نہین جاتا اور نہ کوئی میرے پاس آتا ہی واقعی کتب بینی ایسی چیز ہی کہ انسان کے دل کو روشنی اور عقل کو جلا دیتی ہی اگر کسی شخص کو ایسی دوا کی تلاش ہو کہ گھر بیٹھے ہفت اقلیم کی سیر کیا کرے اور اگلے پچھلے حالات دیکھا کرے تو کوئی حکیم یہ نہین کہہ سکتا کہ سواے کتب بینی کے اسکے لیئے دوسرا نسخہ بھی ہی مگر اب احقر نے حسب الامر والاشیوہ ملنساری کو کتاب بینی پر اعلی سمجھا۔ فقط

سوال۔ مرید نافہمید۔ ہمنے سنا ہی کہ تم نے اس خیال غفلت سی نماز و روزہ ترک کر رکھا ہی کہ ابھی ہم جوان ہین خدا کی بندگی کو بہتیرے دن پڑے ہین خاطر جمع سے کر لینگے بالفعل کام دنیا کے کرین کیا تم یہ نہین جانتے کہ موت ہمیشہ خدا کے حکم کی منتظر رہتی ہے گو وقت معلوم نہین مگر یہ نہ سمجھو کہ دور ہے جسوقت حکم ہو جائیگا پلک مارنیکی مہلت نہ ملیگی تاسف رہجائیگا وہان بجز اعمال کچھ کام نہ آئیگا ای غافل نماز و روزہ مسلمان پر فرض ہی کسی وقت کی بھی نماز قضا کرنیکا حکم نہین نظم

خیال مغفرت اے بیخبر نادان نمی سازی	چرا غافل تو کار آخرت سامان نمی سازی
ز طاعت توشۂ این راہ بے پایان نمی سازی	چرا روے نیاز خود سوے رحمان نمی سازی

اگر تمکو ذرا بھی غیرت ہی اور پاس عقل کی دولت ہی تو وہ کام نہ کرو کہ جسمین موجب ناراضی خدا و رسول ہو

دہر فانی مین خدا کی یاد سے غافل نہ ہو	کھو یا توشہ اسنے جو سویا مسافر راہ مین

زیادہ والدعا فقط

جواب پیر بےنظیر دام افضالہ۔ طاعت مریدانہ بجا لا کر دست بستہ عرض رسا ہی درحالیکہ پاک پروردگار نے عبادت کے لیے انسان کو پیدا کیا ہی تو یہ خاکسار اسکی یاد سی کب غافل رہ سکتا ہی پنجوقتی نماز ادا کرتا ہی روزے برابر رکھتا ہے جو شخص قال اللہ و قال الرسول کو خیال مین لائیگا

بیشک اپنے عمل بد کی سزا پائیگا جس کسی نے جو کچھ بندہ کی نسبت آپ سے کہا غلط کہا فقط

سوال - مرید نا سعید ہمیشہ راہ رضا پر رہو - خالق مطلق نے انسان کو جوہر عقل اسواسطے عطا فرمایا ہے کہ وہ خیر و شر مین امتیاز کر کے نیک کام اختیار کرے مگر تمھاری بد وضعی کی کیفیت سنکر درجہ کمال ملال ہوا افسوس ہم تم نے اسکی قدر نہ جانکر عمداً خدا کی عدول حکمی کی حالانکہ یہ اظہر من الشمس ہے کہ جو شخص فعل بد کرتا ہے وہ قطع نظر بدنامی دنیا کے عقبی مین بھی طرح طرح کے عذاب مین گرفتار رہوگا بدکار آدمی کیسا ہی صاحب علم و ہنر اور اہل مال و مکنت ہو لیکن ہر ہی جس جگہ دیکھو حقیر بے توقیر ہی ہوگا ای نادان وہ دن یاد مین نہین لاتا کہ جب ملک الموت آئیگا اور تجھے اکیلا لیجائیگا نہ کوئی تیرے ساتھ جائیگا نہ کوئی مدد کو پہونچیگا وہان فقط اعمال صالح کام آئینگے دنیا کی سب چیزین فانی ہین الا اعمال فنا نہین ہوتے خداوند کریم بدونکو سزا اور نیکون کو جزا دیگا

ایسا نہ ہو اے غافلو خالی رہو اعمال بن	کرلو یہان کچھ تو عمل چلنا ہے تم کو ایکدن

پس مقتضائے دانائی یہی ہے کہ جو کچھ کرنا ہے سو کر لو ورنہ پھر یہ وقت ہاتھ نہ آئیگا فقط

جواب - پیر دستگیر روشن ضمیر سلمہ الرب القدیر - سر نیاز آستان مغفرت نشان پر رکھکر عرض پرداز ہے عالی نامہ نصیحت شمامہ صادر ہوا معزز فرمایا درحالیکہ خدای تعالی نے انسانکو اشرف المخلوقات بنایا ہے تو انسان پر واجب ہے کہ اسکی بے بہا عنایت کی شکر گذاری کرے اور اسکی عبادت مین بدل مصروف رہے بیشک یہ دنیا مانند کھیتی کے ہے جو گندم بوئیگا وہ گندم اور جو جو بوئیگا وہ جو کاٹیگا ہرگز یہ نہین کہ بوے جو اور اٹھاوے گیہون جیسا کہ مولانا روم صاحب نے فرمایا ہے بیت

گندم از گندم بروید جو ز جو	از مکافات عمل غافل مشو

چنانچہ حق المقدور یہ بے شعور خدا کی بندگی مین قصور نہین کرتا ہر وقت ممنوعات سے محترز رہتا ہے بد وضعی و فعل ناشروع سے کوسون بھاگتا ہے جس شخص نے میری طرف سے آپکو بدگمان کیا ہے اسکا نام کیا ہے ایما فرمائیے فقط

سوال - قبلہ بندہ - باوصف ارسال چند قطعہ عریضہ عرض حال ہنوز جواب سے کامیاب نہوا

ایسی فدوی سے کیا خطا ہوئی جو مورد عتاب ہوا ای حضرت اگر کوئی قصور اس بے شعور سے ظہور پذیر ہوا ہو تو آگاہی بخشئے کہ خواستگار معافی کا ہوکر آئندہ کو متنبہ ہو زیادہ حد ادب فقط

جواب ۔ برخوردار ناہنجار واقعی ہم تم سے بدینوجہ ناراض ہین کہ تم نماز روزی کے پابند نہین افسوس یہ تمکو معلوم ہی نہین کہ ہر وقت اجل سر پر کھڑی ہی حیات کا ثبات نہین وقت کا قیام غیر ممکن ہے س غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہی منادی ٭ گردون نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹادی اگر تم ہماری خوشنودی چاہتے ہو تو بہبودی عاقبت سمجھکر نماز روزہ کو سب کام پر مقدم جانو اور یاد رکھو

جس سے ہووے ایک وقتی بھی قضا | واسطے اُسکے بھی ہے دوزخ لکھا

واقعی بے نمازی آدمی سگ و خر سے بدتر ہے فقط

سوال ۔ فرزند نخوت پسند عطاء اللہ ہداہ اللہ ۔ دہلی مین دو شخص تمھارے محلے کے ہمسی ملے آنکی گفتگو سے ثابت ہوا کہ تمھارے مزاج مین انتہا درجہ کی رعونت آگئی ہی ای برخوردار جو شخص تکبر کرتا ہی وہ ہرگز ہرگز انسان نہین بلکہ اخوان الشیاطین ہی غرور خدا کو پسند نہین عاجزی مرغوب ہے سنو نمرود و فرعون وغیرہ مردود ہوکر مقہور ہوے پس متکبر آدمی دونون جہان مین ذلیل و خوار ہوتا ہی ہان اگر برخلاف اسکے جو شخص عجز و انکساری صبر و خاکساری کو ہر دم مد نظر رکھتا ہے وہ مقبول بارگاہ صمدیت و ہر دلعزیز ہو جاتا ہی اب تم کو مناسب ہی کہ خود بینی کو چھوڑ کر انکساری اختیار کرو

سمجھانے سے تھا ہمین سروکار | اب مان نہ مان تو ہے مختار

جواب ۔ قبلہ و کعبہ دوجہان دام ظلکم ۔ آداب و تسلیمات کے بعد دست بستہ عرض رسا ہون افتخار نامے کے صادر ہونے سے مفاخرت دنیا و آخرت حاصل ہوئی ای قبلہ عالم خاکساری تمام ہے اس امر کا کہ انسان اپنے آپ کو ایسے اعمال و افعال سی بچاوی جو تکبر و نخوت پر دال ہون ہمیشہ اپنے آپ کو خلق اللہ کی نظر مین نیک کردار سعادت اطوار حلیم المزاج ۔ کریم النفس خوش خلق ثابت کرے انکساری سی یہ مراد نہین ہی کہ انسان اپنے مراتب و مدارج کو کم کر دے یا اپنے ماتحتون کے ساتھ اپنے عزیزون دوستون کی طرح پیش آوے کیونکہ اس سی انتظام مین فرق

آتا ہے اور ریاست بے سیاست درست نہین ہوتی انسان کا تکبر اختیار کرنا انسانیت کو بٹہ لگاتا ہے

کس ہوا مین ہم اُبھرتے ہین عبث مثل حباب
یہ تو ثابت ہے کہ مشت خاک ہے بنیاد ہمین

پس جو شخص فروتنی و خاکساری اختیار کرتا ہے تو عام اشخاص اُسکو جان سے زاید عزیز سمجھتے ہین اور جو تکبر سے زندگی بسر کرتا ہے وہ ہمیشہ سب کے نزدیک حقیر و ذلیل خیال کیا جاتا ہے امید کہ اس بے شعور کی نسبت خیال غرور کا دل فیض منزل سے دور فرما کے جواب عریضہ ہذا سے ممتاز فرمایئے فقط

سوال ۔ نور الابصار رشید و شعار ۔ کئی شخص وہان کے باشندے اپنی کسی ضرورت سے یہان آئے تھے ان کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ جب سے تم تبدیل ہو کر اس تحصیل مین آئے ہو دنیا کے دام لذات و فریب مین پھنس کے اپنی اصلیت و حقیقت کو بھولکر بندگان خدا کو نہایت ہی نظر حقارت سے دیکھتے ہو اور بزعم خود اس حکومت کے زعم باطل کو دل مین جگہ دیکر جھوٹے گھمنڈ کو ہرگز ہرگز پسند نکرو یہ تفاوت حاکمی و محکومی چند روزہ ہے کیونکہ جو عالم نابود سے عرصۂ ظہور و وجود مین آیا ہے اسکو آخر ایکدن فنا ہے یہ دنیا محض ایک طلسم بے بنا ہے

اسنے کس کے ساتھ کی ابتک وفا
لے گئے اسکندر و جم کیا بھلا
ہے غنیمت گر رہے یان نیکنام
سو بھی ہو تقدیر مین جسکی لکھا

پس تم موت کو ہر دم حاضر و موجود سمجھو اور ہر حال مین اپنی روش و انصاف سے ہر کہ و مہ کو راضی و خوش رکھو کیا معنے

بیت

نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہیگا
فقط ایک حرف نکوئی رہیگا

زیادہ والدعا فقط

جواب ۔ قبلۂ آمال و آمانی دام مجدہٗ بعد تقدیم مراتب تسلیم ملتمس ہون عرصہ کے بعد خط آپکا آیا ممتاز فرمایا حقیقت یہ ہے کہ جب سے فدوی تبدیل ہو کر اس تحصیل مین آیا ہے قصبۂ ہذا کی جعلی کارروائیون کو دیکھکر سخت حیران ہے یہان کے باشندون مین اسقدر بے نا اتفاقی بڑھی ہوئی ہے کہ ایک شخص دوسرے کے خون کا پیاسا پھرتا ہے ہر وقت اس فکر مین رہتا ہے کہ کسیطرح نام و نشان اسکا صفحۂ عالم سے مٹ جاے پس بوجہ عداوت باہمی دو چار مقدمے ہر روز دائر ہوتے ہین اور تاریخ پیشی پر منجانب فریقین ایسے جھوٹے اور بے ایمان گواہ حاضر کچہری ہوتے ہین کہ اجلاس کے قریب پہونچتے ہی زبان [illegible]

ایمان کی لینگے ایمان ہی تو سب کچھ ہے آخرکار کوئی بالزام دروغ حلفی اور کوئی بجرم جعلسازی
جرمانہ و قید کا برابر سزایاب ہوتا ہے اگر تمام واقعات شرمناک کو جو نا اتفاقی باہمی کے طفیل
سے اس بستی مین پھیلے ہوئے ہین مفصل عرض کرون گا تو شاید ایک دفتر بھی اسکے لیے
مکتفی نہ ہو سکے یہان کے باشندے اپنی ناقص عادتون سے تو باز نہین آتے ناحق دنا روا
الفاظ نامناسب سے بندہ کو بدنام کرتے پھرتے ہین بیشک جو کوئی غرور سے سر اُٹھا کر اپنے کو دوسرون سے
اعلی جانتا ہے وہ آخر سر کے بل گرتا ہے کمترین کا اسپر عمل ہے مصرع خاک آپکو سمجھنا اکسیر ہے تو یہ ہے فقط

سوال ہمہ تن سہو سراسر نسیان برادر ظہور علیخان۔ وزیر علی خان کی زبانی معلوم ہوا کہ تم
ہر ایک کیساتھ متواضعانہ پیش نہین آتے بلکہ یہ سمجھتے ہو کہ زیادہ عجز آدمی کو حقیر و بے توقیر
کر دیتا ہے یہ خیال تمھارا سراسر لغو ہے کیا معنی خاکساری سے انسان کی عزت کم نہین ہوتی حقیقت یہ ہے
تم انکساری کے ساتھ لوگون سے برتاؤ کرو گے اسیقدر تمھاری عزت ترقی پکڑیگی لوگ تم کو مہذب کہینگے
خیال کرنا چاہیئے کہ اگر کوئی شخص تمھارے مکان پر آوے اور تم اُسکی تعظیم نہ کرو تو کیا وہ شخص
تمھارے اس ناجائز دستور سے خوش ہوگا اگر اسکی عزت اور خاطرداری کروگے تو وہ کمال
خوشی سے تمھارے پاس آیا کریگا ہر قسم کی تمھاری حاجتین خاکساری سے روا ہو سکتی ہین جو کام
نرمی سے نکلتا ہے وہ سختی سے نہین نکلتا جو لوگ عمدہ جوہر خاکساری کو حاصل نہین کرتے وہ
اسوقت ضرور پچھتاتے ہین جب خاک مین ملجاتے ہین کہ ہائے ہم جس چیز سے بنائے
گئے تھے اُسکی نسبت ذرا قدر نہ کی۔ فقط

جواب معدن جود و کرم جناب بھائی صاحب مفخر نامہ نافذ ہوا افتخار بخشا جس حالت
مین کہ خاک کے پتلے ہین آخر خاک ہی ہو جائینگے تو ہم کو خاک ہی سے سچی الفت کرنی چاہیئے
بیشک جو شخص صدق دل سے خاکساری اختیار کرتا ہے اس سے سب خوش رہتے ہین

خاکساری کیون نہو دل کی کدورت کا علاج	خاک سے ملتا اُٹھاتا ہے غبار آئینہ سے

مگر ہان جیسے حضرت وزیر خان ملاؤن کی صورت بنا کر ٹھیٹھ چھٹ رہے اکڑون کا ناک کاٹتے ہین

پھر اُسپر آپ کو خاکسار مشہور کرتے ہین مین انکو کبھی خاکسار نہین کہونگا بلکہ مفتون ڈگرہ کا گرویدہ سمجھتا ہون

سے خاکساری پرنہ کر موذی کی ہرگز اعتبار   جونکہ مٹی مین ملے تو بھی لہو پیتی رہے

اس سببسے بد باطن و منافق لوگون سے ملنے جلنے سے نفرت کرتا ہون فقط

سوال ۔ فرزند خود پسند ہم نے سنا ہے کہ تمھارے دماغ مین بوی خود پسندی خوب سما گئی ہے دیکھو تمنے اپنی زبان بہت گندی کرلی ہے سنو جو آدمی اپنی تعریف و توصیف کا کلمہ اپنی زبان سے نکالتا ہے وہ عوام الناس کے نزدیک خود بینی و خود پسندی کے خطاب سے ملقب کیا جاتا ہے لوگ اسکے اقوال غرور آمیز پر ہنسا کرتے ہین فتنہ انگیز و شورتمیز باتون سے انسان کو پرہیز لازم ہے دنیا مین اکثر خرابیان اور برائیان اسی زبان کی بدولت پیدا ہوئی ہین گھر کے گھر اسی زبان نے صاف کر دئے باپ کو بیٹے اور دوست کو دوست سے یہی زبان جدا کرکے ایک کو دوسرے کے خون کا پیاسا بنا دیتی ہے زبان شیرین ملک گیری زبان ٹیڑھی ملک بانٹ کا اسلام بری عادت کو چھوڑ نیک خصلت اختیار کرو تاکہ دین و دنیا مین اچھے

جواب قبلۂ جان و کعبۂ ایمان مدظلہ العالی نامہ والا صادر ہوا اسمین قرار فرمایا و لیسے تو تعلق کا خلق کسی نے پسند نہین کیا الا الحمد لله مین تو غرور کی بو تک بھی اپنے دماغ مین نہین آنے دیتا اور نہ کسی سے بدزبانی سے پیش آتا ہون میری نیکیون کی تمام بستی گواہ ہے جب آپ یہان تشریف لائیے گا دریافت فرمائیے گا زیادہ اس سے اور کیا عرض کرون فقط

سوال ۔ اے نالائق تہذیب ایک گوہر بے بہا ہے برخوردار ظفر علیخان مجسم تہذیب عقل کل نفس نفیس متانت پسند دشمن خوشامد ہے اور اسی پر کیا دارہے جو جو حرکات سکنات اسکے دیکھے انمین سے کوئی ایک بھی لائق حرف گیری نہین اس سببسے ہم اُس سے خوش ہین اور تم کنندۂ ناتراش منہ زور بے ادب بد تہذیب کی بحث ہو تم کو معلوم بھی نہین کہ تہذیب کس جانور کا نام ہے آیا تہذیب یہی ہے کہ بوٹ چڑھا سے جاکٹ پتلون پہنے سواری کرے بسکٹ کھا سے سیٹی بجاسے بس تمھاری بدوضعی سے ہم نہایت ناخوش ہین فقط

جواب جناب خانصاحب لیقت پناہ میرے قسم خدا پاک کی فدوی کے اسکی قیالات

نہین جو پہلے تھے تو یہ ہے کہ میری ہزار دفعہ توبہ ہے عجز سماعت اپنی عادات ناقص و حرکات
ناپسندیدہ سے باز آکر دست بستہ عرض پرداز ہے کہ للّٰہ میرا قصور معاف فرمایئے واللہ مجکو آپکی
اطاعت و فرمانبرداری مین اپنی جان تک صرف کردینے مین دریغ نہین کیونکہ آپکی خدمت گذاری
میرے لئے دونون جہان مین ایک عمدہ یادداشت و نیکنامی کا نمونہ ہے اس حقیر کو جان فدا
خادم اپنا تصور فرماکے تا حصول ملازمت مژدہ صحت وری مزاج خود بدولت سے آگاہ فرماتے رہئیے

سوال ۔ بکرم بندہ جناب بھائی صاحب عرصہ کثیر ہوا نامہ آپکا نہین آیا اسکا کیا سبب ہے
بلدہ سے جو مین نے خدمت عالی مین عریضہ نہین بھیجا اس کی وجہ یہ ہے کہ کثرت کاروبار
سے مجکو فرصت نہ تھی اب فرصت ہوئی آپ کو اپنی خیریت سے اطلاع دی فقط راقم

جواب ۔ اے دین فراموش سنو جب تک تم ارکان فرائض الٰہی و احکامات شرعیہ
پابند تھے تب تک تم سے ہمکو محبت تھی جس روز سے دین اسلام کو تم نے چھوڑا اور طریقہ
نیچری اختیار کیا اُسی روز سے ہمارا قلم فرط رنج و الم سے رک گیا فی الحقیقۃ جاکٹ پتلون کے
زیب جسم کرنیوالے چھری کانٹے سے کھانا کھانیوالے اور نماز روزہ ترک کرنے والے
و ذبیحہ کی ضرورت نہ بتانے والے ہمارے کون اور ہم اُن کے کون ہین اب تم کو ہم سے
اور ہمکو تم سے کیا واسطہ کیا سروکار ہے ہمارے خطون کا انتظار کرنا فقط خیال باطل ہے فقط

سوال ۔ عزیز بے سمجھ ۔ ہم نے سنا ہے کہ تم فرضی بات پر لوگون سے حجت کر بیٹھتے ہو ہر ایک
بات مین دخل دیکر اپنی بات کو بالا رکھتے ہو اگر کسی نے ہان مین ہان ملائی تو خیر ورنہ
آستین چڑھا کر لڑنے کو مستعد ہو جاتے ہو ان تمھاری حرکات ناپسندیدہ سے ہم نہایت رنجیدہ
ہین اب چند قاعدے گفتگو کے بارے مین تحریر کیے جاتے ہین براہ سعادتمندی پورا پورا عمل کرو
اول یہ کہ بہت نہ بولے کیونکہ بہت بولنے سے آدمی پاگل سمجھا جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ جب
تک بات کے نیک و بد کو سوچ نہ لے ہرگز منہ سے نہ نکالے تیسرے یہ کہ ایک بات کو بار
بار نہ کہے کیونکہ سامع کو نفرت ہوتی ہے چوتھے یہ کہ جب کوئی دوسرا بات کرتا ہو اپنا بیان

شروع نہ کرے جب وہ تمام کرے تب اپنا بیان ایسے کلمات سے کرے کہ مطلب فوت نہ ہو پانچوین یہ کہ جس بات کو دوسرے کسی سے پوچھین آپ جواب نہ دیوے چھٹے یہ کہ جب ایک جماعت سے کسی بات کا سوال ہو تو جواب دینے کا پیشوا نہ بنے ساتوین یہ کہ جس علم مین دخل نہ ہو اسکی بحث مین دخل نہ دے آٹھوین یہ کہ جو بات اس سے پوشیدہ رکھے اسکے سننے کو ظاہرا قصد نہ کرے نوین یہ کہ اشارہ و کنایہ سے بات نہ کرے دسوین یہ کہ اپنی آواز کو اندازہ پر رکھے نہ اتنا آہستہ بولے کہ دوسرا سننے سے عاجز ہوئے اور نہ اتنا سخت بولے کہ سننے والے کا دماغ پریشان ہو گیا گیارھوین یہ کہ کسی کی بدی یا برائی کی بات زبان سے نہ نکالے کیونکہ نتیجہ اسکا باعث بدنامی ہے بارھوین یہ کہ کذب و دروغ آمیز بات سے زبان کو آشنا نہ کرے کسواسطے کہ دروغگو آدمی دنیا مین علی الدوام ذلیل و خوار یوم الحساب کو بھی رحمت خدا سے محروم رہیگا فقط

جواب چچا صاحب بزرگوار من سلامت نامہ نصیحت آمود ورود ہوا ممتاز فرمایا حق سبحانٰہ تعالیٰ ذات بابرکات کو میرے سر پر دایم قایم رکھے چنانچہ آپکے ارشاد کو کالوحی من السماء سمجھا پورا پورا عمل کیا۔

سوال۔ قدر افزاے بانیاز مندان۔ عرصہ سے عالی نامہ صادر نہ ہوا اسلیئے دل نیاز مند متفکر ہے۔ ہفتہ گذشتہ مین ہمسایان گلشیر خان و شمشیر خان دونون بھائی کوتاہ مین تھوڑی سی زمین کے جھگڑے مین خوب جھگڑے حتی کہ زد و کوب کی نوبت پہونچگئی چنانچہ انکے اعمال کی بدولت آجکل جیلخانہ مین براج رہے ہین سچ ہے جو دنیوی مال و متاع کی چاہ مین سن لگاتا ہے وہ انکو ڈالکر ڈول کرکے چاہ مصیبت مین ڈالتا ہے دیکھئے اب نتیجہ آخر کیا ہوتا ہے فقط

جواب۔ عزیز سراپا تمیز۔ تمھارے خط کے آنے سے تشفی وافی ہوئی گلشیر خان و شمشیر خان کا حال معلوم ہوا۔ پرسون کے روز آدھی رات کو شیخ شیر الی کے لڑکے کو بھیڑیا اٹھالیگیا اسوقت بسبب اندھیری رات کے اسکے چھڑانے مین ناکامیاب ہے علی الصباح جو اسکی تلاش مین اسکے ورثا پھر نکلے تو ایک میل کے فاصلہ پر جاکر کیا دیکھتے ہین کہ ایک جھاڑی کے درمیان جھربری کے بچون کے

ساتھ صحیح و سلامت بیٹھا کھیل رہا ہے اسوقت پھر یا کہین کو گیا ہوا تھا یہ بیچارے خوشی خوشی
اسکو اُٹھا لائے سچ ہے جسے خدا رکھے اسے کون چکھے۔

سوال۔ بھیا صاحب قبلہ فیاض زمان عرصہ گذرا کہ کچھ خبر اس طرف کی معلوم نہ ہوئی
اس باعث سے ہر وقت آشفتہ خاطر رہتا ہون امید کہ حضور رہی مزاج مقدس سے مع کوائف
دیگر آگاہی بخشی تازہ خبر سنیے کہ رستم خان ولد پہلوان خان نے خشت سازون کو واسطے تیاری خشت
پختہ کے کچھ روپیہ پیشگی دیدیے تھے لیکن جب خشت سازون نے موافق اپنے اقرار کے خشت تیار نہ
کیین تو خان موصوف نے براہ ناعاقبت اندیشی ایک خشت ساز کو لات و مکہ سے ایسا مارا کہ وہ بیچارہ
دو روز زندہ رہکر مرگیا آخیر وقت پولیس کو اُس نے لکھا دیا کہ مین زدوکوب کے صدمے سے ہلاک ہوتا
ہون جب وہ مرگیا تو پولیس نے نعش اسکی ڈاکٹر صاحب کے معائنہ کیلیے بھیجدی اُنھون نے سخت چوٹ سے [illegible]
ہونا ہلاک کا ظاہر کیا اب یہ مقدمہ عدالت مین رجوع ہے خان مذکور حوالات مین ہین دیکھیے اونٹ کس کل بیٹھتا ہے

جواب۔ برخوردار خجستہ خصال ہمیشہ خوشحال رہو بھیا سرکار دہلی گئے تھے آج واپس آئے ہین
رستم خان کی کیفیت معلوم ہوئی حقیقت مین غصہ سب سے زیادہ خراب ہے غصہ کا روکنا بڑی
مردانگی ہے غصہ کے وقت ایسی ایسی حرکتین ناشائستہ ہو جاتی ہین کہ جو پیچھے خرابی و فساد برپا کرتی
ہین پھر انسان افسوس کرتا ہے کہ ہائے مین نے غصہ و غضب کو کیون نہ فرو کیا اگر اسوقت
فرو کرکے صبر اختیار کر لیتا تو اسقدر متحمل بار گران و تکلیف کا نہ ہوتا انسان کو چاہیے کہ غصہ کے
اسوقت عقل قایم رکھے صبر و خاموشی اختیار کرے تاکہ رفع فساد ہو جو لوگ واہی تباہی بکتے ہین
زبان کو خراب اور دماغ کو پراگندہ کرتے ہین اور غصہ مین آکر ہر کسی کو مارنے بیٹھتے ہین وہ
اہل دانش و بینش کے نزدیک احمق و قاصر العقل ہین فقط

سوال۔ جناب والا۔ آداب مزاج مقدس۔ ان دنون دلاور خان و بہادر خان مین [illegible]
سخت جھگڑا پڑ گیا عدالت تک نوبت پہونچ گئی ہے

نا اتفاقی شیوہ ہے دور خراب کا ۔ خدا ان کو سمجھ دے جھگڑا ہو سب کا

ہین ہم لوگ سمجھاتے ہین مگر نہین سمجھتے آپ بذریعہ تحریر اس ضد کر اُن کو باز رکھئے فقط

جواب۔ عزیز قلیل الفہم۔ برادر حسن علی خان کے خط سے معلوم ہوا کہ تم نے باغواے اداخان وشہداد خان بنام حق داد خان دو سو روپیہ کی نالش کی تھی وہ خارج ہوگئی اب ارادہ مکرر نالش ثانی پیش کرنے کا ہے خیر مجکو زیادہ بحث کرنے کی اسلیئے ضرورت نہین کہ جب انسان اپنے انجام کو سوچ لیتا ہے تب اپنی عقل پر خود ہی افسوس کرتا ہے مگر ہان اسقدر تو ضرور لکھونگا کہ ہر ایک بشر کو واجب ہے کہ کوئی کام ایسا نہ کرے جسکا انجام پشیمانی و بدنامی ہو مصرع مردم آخر بین مبارک بندہ ایست جس فعل سے خدا اور رسولؐ و خلق اللہ ناخوش ہو وہ کام ہرگز نہ کرنا چاہیے تمھاری شان کے شایان نہین ہے کہ تم جھوٹے جھگڑے بہ طمع اپنے نفس یا کسی کے کہنے سننے سے برپا کرو بلکہ اپنے ماموں سے کہ جن سے عزت و وقعت مین تنزل واقع ہو مجتنب رہو اور اپنی حرکت ناجائز پر نادم ہو کر از راہ دانائی حق داد خان سے صفائی حاصل کرو ہر چند کہ یہ لکھنا ہمارا تم کو برا معلوم ہوگا کیونکہ نصیحت کی بات کڑوی لگتی ہے الا تامل سے سوچو گے تو بہت ہی مفید پاؤگے فقط

سوال سایہ بلند پایہ قبلہ گاہی صاحب مستدام باد ریجا اُدرمی خدمات فریضہ کے بعد عرض گزار ہے۔ اپنے دیوان خانے کے سامنے جو میدان پڑا ہوا ہے اسمین بڑے گڑ خان صاحب کا ارادہ مکان بنوانے کا ہے اور بطرف شرق کی طرف بنیاد دیوار بھی قائم کردی ہے بندے نے اُن سے یہ کہا کہ اس میدان مین مکان بنوانے سے سخت تکلیف ہو جائیگی آپ مکان نہ بنوائیے یہ سنکر گرج کر بولے کہ مین اپنی زمین زرخرید مین مکان بناتا ہون اسمین کسی کا کیا اجارہ تمھارا ارام جائے جہنم مین مجھے اس سے کیا مطلب فدوی انکی یہ باتین سنکر خاموش ہو گیا اگر آپکا ارشاد ہو تو اسکی چارہ جوئی عدالت سے کی جاوے فقط

جواب۔ جان من اگر بڑے گڑ خان صاحب مکان بناتے ہین بنانے دو ہم کیا کر سکتے ہین نہ ہم اُن سے چھین نہین سکتے یا ہم ان کو نکال نہین سکتے کیا معنی کہ وہ زمین زرخرید ہے تکلیف ہوگی تو اگر عدالت مین مقدمہ دائر کروگے تو بڑی بیچیدہ گیان ہو جائینگی آخر کو ذلیل و رسوا ہونا پڑیگا مثل

ہے کہ جو جیتا سو ہارا اور جو ہارا سو مرا پس حتی الامکان انسان عدالت مین نجاوے جہانتک ہوسکے بچتا رہے کیونکہ بلا کسی سخت ضرورت کے عدالت کو تکلیف دینا نہایت برا اور مقدمہ بازی کا شوق پیدا کرنا کسی شریف کا کام نہین بلکہ بدترین ہے بلکہ اس سے بدتر فقط

سوال حضرت ولی نعمی جناب چچا غلام حسین خان صاحب دام اقبالہ بعد تبلیغ تسلیم التماس یہ ہے کہ جو مقدمہ عدالت دیوانی مین دائر تھا مین اسمین کامیاب ہوا میری خواہش ہرگز مقدمہ کے دائر کرنے کی نہ تھی لیکن وزیر خان وغیرہ کی بر قریب باتون نے میرے دل مین یہ خیال پیدا کردیا تھا کہ یا تو یہ لوگ مدعی مقدمہ جیتا دینگے یا ازروئی تصفیہ باہمی کچھ دلا دینگے یہ باتین تو ہوئین نہ الا ایک حصہ میری جائداد کا قرضداری مین گیا انکی مشورہ نے مجھکو برباد کردیا انکی صلاح میرے کیا کام آئی افسوس اُسوقت کچھ آغاز و انجام پر غور نہ کیا اگر غور کرتا تو استقدر زیر بار نہوتا خفت اٹھاتا حقیقت مین مجھسے بڑی غلطی ہوئی اب بجز اسکے کہ اپنی کئے پر نادم ہوکر آہ کھینچکر رہجاؤن اور کچھ نہین کرسکتا لہذا نہایت بیکسی سے ملتمس ہون کہ آپ براہ مہربانہ اپنا تھوڑا سا وقت صرف کرکے ہر دو فریق مین صلح کرادیجیے بدون تشریف آوری جناب اصلاح معاملہ غیر ممکن ہے فقط

جواب برخوردار سادہ لوح خط تمھارا آیا حال معلوم ہوا جو شخص انجام کا نظر نہ کرکے کوئی کام کر گذرتا ہے اُسکا مآل پشیمانی و رسوائی ہے اسواسطے عقلمندون کا قول ہے کہ ہر ایک کام کر گذرنے سے پیشتر اسکے آغاز و انجام پر غور کرلینا چاہئے سو تم کو شروع ہی مین اپنی قوت لیاقت کا وزن میزان اور اک سے کرلینا لازم تھا کہ اگر مین مقدمہ دائر کرونگا تو فریق ثانی کے مقابلہ کی کیا صورت ہوگی جو لوگ ترغیب دیکر تمھیں لڑانے پر آمادہ ہوئے تھے وہ ہمراہ ساتھ دینگے باعث موقعہ پہ سیر لینی کے اسمین کچھ شک نہین کہ ان تمام خرابیون کا باعث زیر خان ہے

آدمی کا ہے آدمی شیطان   یہ مثل سچ ہے آزما دیکھا

مگر ہر شخص کیسا ہی بیوقوف کیون نہو جو عقل رکھتا ہو اپنی حالت کو جانتا ہے درحالیکہ تمکو یہ معلوم تھا کہ مین فریق ثانی کی قوت و اقبال کو کسی طرح سے تصفیہ نہین پہونچا سکتا تو کیونکر حاسدون کے کہنے سے

مقدمہ دائر کرکے اپنی جائداد کا ایک حصہ قرض مین کیون ضائع کیا بیت

بر تو اضعہاے دشمن تکیہ کردن ابلہی ست	پای بوس سیل از پا افگند دیوار را

دو ہفتے کے بعد ایک ہفتہ کی رخصت لیکر ضرور آؤن گا اطمینان رکھو فقط

سوال - عزیز تن پرور جب انسان کا جسم زیور دولت سے آراستہ ہو تو اُسے زیبا ہے کہ اپنے خوان نعمت سے عزیز و اقارب و غربا کی شکم پُری کے لئے بدل متوجہ رہے ورنہ اپنا پیٹ تو گدھا بھی بھر لیتا ہے دیکھو جناب چچا علی بخش خان صاحب ڈپٹی کلکٹر نے اپنی جائداد مالیتی ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی اپنے عزیزون اور قرابت دارون کو سپرد کر دی اور اسپر بھی ہر ایک بہبودی کیلئے قلمے سخنے درمے ساعی ہین حق تو یہ ہے کہ حق تعالیٰ جب دولت دی تو ایسے ہی کو دی نہ کہ تم جیسون کو کہ اگر اتفاقیہ کوئی بھائی بند کسی غرض سے تمہارے پاس جاتا ہے کار برآری تو درکنار اُسکی مزاج پرسی کے بھی تم روادار نہین ہوتے سمجھ گئے ہین ایسی سمجھ پر فقط

جواب - فیضمآب جناب بھائی صاحب نامہ والا نافذ ہوا میری عزت بڑھائی جو صاحب میرے پاس تشریف لاتے ہین متلاشی معاش آتے ہین اور اس زمانہ مین روزگار عنقا ہے صدہا آدمی پاس شدہ مدارس سرکاری کے تعلیمیافتہ لیاقت نامہ ہاتھ مین لئے بامید نوکری پھرتے ہین خاک چھانتے پھرتے ہین سرکاری خدمتین وہی گنتی کی ہین پھر کہانتک نوکری دی جاتے ہر ایک سے متواضعانہ پیش آتا ہون روزگار کرانے مین اپنی مجبوری کہہ سناتا ہون سوا اسکے اور کوئی وجہ نہین فقط

سوال - برخوردار قارون نش ہم نے سنا ہے کہ تم ایسے بخیل و ممسک ہو گئے کہ دینے کے نام کیواڑ دیکر سو جاتے ہو - افسوس اسقدر دولت ہوتے نہ تم خود کھاتے ہو نہ کسی کو کھلاتے ہو سچ ہے اگر عاقل کو دولت ملجاتی ہے تو وہ اسکے بوجھ سے ایسا جھک جاتا ہے جیسے ثمر سے شجر بلکہ سرو زر حرام سمجھکر انکساری اور رفاہ عام سے خوش ہوتا ہے جو تو ناعاقبت اندیشون کے ہاتھ جو دولت آتی ہے وہ اسکے نشہ مین چور ہو کر بیجا طور پر خرچ کر ڈالتے ہین کم نصیب شخصون کو جو دولت نصیب ہوتی ہے تو وہ کنجوس مکھی چوس نہ خود کھاتے ہین نہ کسی کو

کھلاتے ہین نہ مین دفن کر دیتے ہین فی الواقع دولت اسی کا نام ہے کہ جو رفاہ خلق اللہ
اور رسمی و عقبی ترقیات مین صرف کیجائے میرے لخت جگر امداد مخلوق و ہمدردی ابنائے
جنس مین صرف کرنے کی عادت کر دتا کہ دنیا مین نام و عقبی مین ثواب ہو بیت

قدر بڑھتی ہے زندگانی مین | نام رہتا ہے دہر فانی مین

جواب۔ حضرت ولی نعمی جناب پھوپھا صاحب واقعی دولت خداداد پہ بخل کرنا نہ خود
کھانا نہ کسی کو کھلانا دیدہ و دانستہ اپنے کو دوزخ مین ڈالنا ہے لالچ سے زیادہ کوئی فعل ناپسندیدہ نہین

جو کرینگے جمع یان غافل ہین جائینگے چھوڑ | ہان مگر ارمان و حسرت ساتھ لیتے جائینگے

پس میری نسبت جو عوام کا گمان ہے وہ محض غلط ہے مین افلاس زدون کی بھلائی مین
تن من دھن سے متوجہ ہون سو میرا خیال یہ ہے کہ یہ دولت کسی ایسے کار خیر مین صرف کیجاوے
کہ جس سے عوام الناس کی بھلائی و عاقبت مین اپنی بہترائی متصور ہو یہ امر آپکی تشریف آوری
پر منحصر ہے جلد تشریف لائیے صرف کرنے کی تدبیر بتائیے فقط

سوال۔ جناب چچا صاحب تسلیم فدوی نے جسقدر کمایا تھا دوشنبہ کی شب کو پشت دیوار
مکان مین نقب دیکر چور چرا لے گئے ہر چند کہ پولیس تفتیش مین مصروف ہے الا مال و
ملزم کا کچھ پتہ نہین دیکھیے مال ملتا ہے یا نہین اس مال کے فراہم کرنے مین مین نے کسقدر
محنت اٹھائی اور اسکی نگرانی مین مفت کی اذیت پائی لیکن افسوس ہے مین نے خود کھایا
نہ خدا کی راہ پر کسی کو کھلایا چوری ہو جانے سے کمر ہمت لوٹ گئی صبر و استقلال کی باگ ہاتھ سے
چھوٹ گئی اب حیات ممات میری دونون برابر ہین فقط

جواب۔ جامہ پوش کنجوسی برخوردار محمد طوسی۔ خط تمہارا آیا چوری ہو جانے سے ہمارے دلکو
نہایت صدمہ ہوا افسوس نہ تم نے خود کھایا نہ کسی کو کھلایا مفت برباد کر دیا جو کوئی مال
جمع کرے اور وہ اسے نہ کھاوے نہ کھلاوے اسکا مال مفت اور کے ہاتھ مین جاتا ہے شخص مذکور نگہبان
مال کا ہے نہ کہ مالک اسکا ہر ایک آن یہی ڈر رہتا ہے کہ مبادا کوئی روپیون کی طمع سے جان سے

نہ مارجائے ایسے مالدار سے فقیر ہزار درجہ بہتر کہ جو کچھ تھوڑا بہت اُسکے ہاتھ آتا ہے سو بلا تامل خرچ کرکے بے اندیشہ رات کو سوتا ہے پس جو کوئی زر پیدا کرے اُسے لازم ہے کہ اسمین سے کچھ کھاوے کچھ کھلاوے کچھ خدا کی راہ پر دیوے سو تمنے ایسا نہین کیا اب اسکا افسوس ہی کیا ہے نوشتہ تقدیر یہی تھا فقط

سوال خوش نعمت نیاز مندان جناب چچا صاحب دام اقبالہ یہ مین سُنا کرتا تھا کہ باشندے موضع لگانا کے عموماً چور ہوتے ہین مگر آج یہ کیفیت بچشم خود مین نے دیکھی کہ چاندنی چوک کی مسجد کے حجرے مین مؤذن صاحب اپنا کمل رکھکر کسی ضرورت سے بازار گئے تھے اتنے مین مسمی دانا ساکنہ موضع لگانا اس حجرہ مین گھسکر کمل اُٹھاکر چلدیا راستہ مین مؤذن صاحب نے اپنا کمل پہچان کر اس سے طلب کیا چور مذکور سینہ زوری پر آمادہ ہوگیا اتفاقاً عین اسی آن انکا سمجھا بجھاکر مؤذن صاحب کو کمل دلا دیا یہ اس چور کی خوش قسمتی تھی جو مین اسوقت وہان پہونچگیا ورنہ جیلخانہ مین جاتا واقعی موضع مذکور کے باشندے کچھ ایسے چور ہین کہ ادنا ادنی اور قلیل الحیثیت اشیا رسی کہ ایک پارچہ مستعملہ کی چوری سے بھی باز نہین آتے کمبخت ذرا نہین شرماتے نہایت بیباک و سخت بیحیا ہین فقط

جواب راحت القلوب برخوردار محمد یعقوب جب سے مینے ہوش سنبھالا ہم یہی سنتے ہین کہ آج لگانے کیسکی گائے بھینس چرالے گئے یا آج کسی کی بھیڑ بکری کاٹ کر کھا گئے آج فلانا رستگے کے پولیس والے انپر مار دھاڑ پکڑ دھکڑ کر رہے ہین یا کلانور کے تھانہ والے سونٹہ کاری سے انکی جھاڑ رہے ہین کیسکی مشکین بندھ رہی ہین کسی کا چالان ہو رہا ہے کوئی پٹ رہا ہے کوئی بھاگ گیا غرضکہ ہر روز یہ ماجرا اس گانون مین یہی فضیحتا رہتا ہے مگر وہ لوگ بیغیرت و بدنہاد اپنی خوے بد سے باز نہین آتے فقط

سوال کمترین بندہ بجناب خالو صاحب مدت گذری کہ نامہ والا صادر نہ ہوا اس سبب سے طبیعت فدوی کی نہایت پریشان ہے امید ہے کہ حضور کی مزاج مبارک سے آگاہی بخشیے یہان کے چند اشخاص بداساس نے بوجہ کدورت باطنی و از راہ بد وضعی میرزا غلام حسین خان صاحب کے اچھے دلون مین انتہا درجہ کی برائی پیدا کردی تھی و در راہ عناد انکا نیا فـ

بے بنیاد ہمارے باہم فوجداری کرا دینے کی غرض سے اپنی طبیعت سے اختراع کرکے وہ طول عمل مین لائے تھے کہ معاذ اللہ خدا نے عزت رکھی جو آج بافہام تفہیم چند ہوا خواہ صمیم کے رنجش و کدورت مبدل بصلح و صفائی ہوگئی واقعی یہان کی مخلوق یکی دغاباز دروغگو بدنہاد و فسادی ہے جو ہمہ تن بد دیانت نیت و اعمال دونون خراب گھر مین فاقہ الا بالون کا وہ تڑاقہ کہ سامع کے ہوش اڑ بگڑ جائین کمبخت فاقہ مست ہر وقت ایک نیا معاملہ سامنے لاتے تھے اب بفضلہ تعالی اتفاق باہمی سے ہمارے یہان اجالا ہوا طالع بالا ہوا دشمنان بدسرشت کا منہ کالا ہوا۔ فقط

جواب۔ سعادت نشان برخوردار عبد الغفور خان خط تمھارا آیا حقیقت مندرجہ معلوم ہوئی تمھارے اتفاق باہمی کی خوشخبری سنکر ہمارا دل نہایت خوش ہوا خدا ہمیشہ اتفاق رکھے مصرع جبتک جہان ہے تم بھی جہان مین رہو عزیز + فی الواقع وہان کے لوگ بڑے بیغیرت و بے تمیز ہین حالانکہ کئی بار قید و جرمانہ کی سزا پا چکے ہین پھر بھی اپنی شرارتون سے باز نہین آتے ان روسیاہ بدشرتون کی دوستی خنجر و نشتر سے بدتر اور انکے ساتھ ربط و ضبط لائق لعنت ہے جس نے انکی دوستی کا خیال کیا انھون نے مکر و دغا کی چھری سے اسکو حلال کیا جو نیکی ان سے ملا چند روز مین اسکو خاک مین ملایا جسپر احسان کرو وہی درپے تخریب برائی ہو وہان کی خلقت بیوفا نا آشنا بے اعتبار غرض تلک سروکار مطلب کا غلام پھر نطفہ حرام دغا و فریب کج ادائی دروغگوئی و فساد جوئی ان کا شیوہ ہے حرص و طمع ان کے نفس پر غالب ہے معاذ اللہ ہذا الیسون سے محفوظ رکھے حق تو یہ ہے کہ وہ جگہ لائق بود و باش نہین اب جو تم دانائی ہے کہ نہ وہان کے باشندون سے محترز رہو کسی کو اپنا دوست نہ سمجھو کسی کے کہنے سننے پر عمل نہ کرو آپس مین متفق رہو انجام کار پر نظر رکھو کے خدا کے فضل و کرم پر بھروسا رکھو فقط

سوال۔ قبلہ من۔ مدت سے کچھ خبر وہان کی معلوم نہ ہوئی اسلئے دل نیاز مند متفکر ہے آجکل موضع گردہ مین ایسی ہوا نفاق کی چل رہی ہے کہ کسی کو کسی سے اتفاق نہین فلک کجرفتار نے یہان کی نسبت ایسی روش اختیار کی ہے کہ کسی انسان مین انسانیت کی بو تک نہین نہ باپ کو

بیٹے کی محبت ہی نہ بیٹے کو باپ کا پاس ادب حقیقی بھائیون مین وہ فساد ہو رہا ہی کہ خدا دشمنونکو بھی نصیب کرے ایک شخص اپنے دوسرے ہمجنس کو آنکھ بھر کر نہین دیکھ سکتا دغا بازی بے ایمانی کا وہ بازار گرم ہے کہ خدا کی پناہ کسی کو خوف خدا نہین طمع ایسی غالب ہے کہ خواہ کچھ ہی ہو پیسہ ہاتھ آجاوے ہر شخص اپنے منہ سے میان مٹھو بن بیٹھا ہی دوسرے کو خیال مین نہین لاتا جدھر آنکھ اٹھا دیکھو لڑائی کے سامان نفاق کی تیاریان ہین ؎

کیسی ہوا چلی ہے کہ گھر گھر نفاق ہے		مہر و وفا کا ذکر تو بالاے طاق ہے

جواب مژدہ زندگانی من۔ عین انتظار مین خط تمھارا پہونچا ہمکو مسرور الوقت کیا دیر رسی خط کی وجہ عدیم الفرصتی ہے موضع گرورہ کے باشندون پر کیا موقوف ہی بلکہ تمام ہند مین اتفاق نہین خصوصًا مسلمانون مین ایک بھائی دوسرے کو دیکھکر جلتا ہی ایک کی آسودگی پر ایک حسد کرتا ہی ذراسی بات پر خواہ مخواہ کی عداوت خرید لیتا ہی فرضی گفتگو پر جہالت کا ایسا عملدرآمد ہوتا ہی کہ خانہ جنگی کی نوبت پہونچ جاتی ہی تمام ضروری کام ہرج ہو جائین جان و مال جاے بلا سے جائے مگر بات رہجاے جاہل تو درکنار عالمون کا یہ حال ہی کہ فروعی مسائل کے اختلاف پر مدة العمر بول چال ملنا جلنا ترک کرکے ایک دوسرے کی تخریب کے درپے ہو جاتے ہین پھر ممکن ہی کہ دشمنی رفع ہو جاے ہرگز نہین دوسرے ملکون مین یہ مرض واہیات نام کو نہین بیٹا کچھ مذہب رکھتا ہی باپ کا کچھ مذہب ہے ایک بھائی ایک شریعت کا پابند ہی دوسرا دوسری ملت کا مقلد لیکن کیا ممکن کہ ولو نہین ذرا فرق ہو وہی ملنساری اٹھنا بیٹھنا اخلاص محبت عیسی بدین خود موسی بدین خود کا معاملہ ہو رہا ہی فقط

سوال تکیہ گاہ فدویان جناب چچا صاحب بعد تقدیم مراسم نیاز مندی التماس یہ ہے کہ منشی کالکا پرشاد تحصیلدار درجہ اول رشوت ستانی سے اسقدر بدنام ہوئے کہ حکام تک انکی رشوت ستانی کی خبر ہو گئی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آج اپنے عہدے سے بھی موقوف اور آیندہ کیلئے بھی نا قابل روزگار ہو گئے عجب نادان ہین وہ جو دنیاوی مال کے دیوانے بنکر پروانہ سان شمع طمع پر جان تک بھی دے بیٹھتے ہین حقیقت مین اس تحصیلدار نے اپنے ماتحت ملازمون اور رعایا کو بھی ناراض کر رکھا تھا

چونکہ فدوی درجہ سوم کا تحصیلدار ہی لہذا امیدوار ہی کہ آپ دہلی تشریف لیجا کر جناب کمشنر صاحب بہادر سے ملکر ایک درجہ میری ترقی کرا دیجئے فقط

جواب ۔ نور نظر میرے ہر شخص کیلئے خواہ وہ کسی حیثیت مین ہو اُسکے واسطے دیانت ایک جوہر لطیف ہی خصوصًا ملازم کیواسطے ایسا موزون ہی جیسے آنکھ کیواسطے نور جس آنکھ مین روشنی نہ ہو وہ کور ہی ایسا ہی جس ملازم مین دیانت نہو ہیچ ہی نہ چشمون مین اسکی عزت نہ سرکار مین قدر نہ رعایا مین آبرو نہ وہ ترقی کا مستحق گردانا جاتا ہی نہ وہ اپنے حسن کارگذاری کا صلہ پاتا ہی طمع نفسانی جسکا نام رشوت ہی بہت بری چیز ہی خلاف کارروائیان کرکے حق کو باطل و باطل کو حق کرے انصاف کا دشمن ظلم کا دوست بنا رہے لیکن رشوت ستانی صرف اسی کو نہین کہتے کہ کسی مقدمہ والے سے زر نقد لیوے نہین نہین کوئی ذی اعتبار کہ جسکے ہاتھ سے کسی کا مطلب براری ہوسکتی ہی اگر وہ کسی شخص سے ایک چلم تمباکو یا کسی قدر شیرینی یا کوئی تحفہ جو وہ بنظر توشاید شخص واسطے اپنی حاجت براری کے دے رہا ہی لے وہ بھی رشوت و بددیانتی مین محسوب ہی پس جسکا کلام دیانت و امانت کی پوشاک سے آراستہ ہونا چاہی تو وہ غرض مند کی دی ہوئی چیز سے قطعی انکار کرے ہندی مثل ہی نہ کھاے نہ آنکھ بچاے لامحالہ پاسداری کرنی پڑے گی پھر وہ امانت و دیانت کا لباس اسکے جسم پر راست نہ آیگا اہلکارون کو چاہیئے کہ بہت بچین اور رورعایت کی عادت نہ رکھین تاوقتیکہ ہوس نی سین کے دندانے زنجیر کے پرزے ہین جسنے اسمین نن دیا اُسکے پا بزنجیر ہوئے بین کوئی نہ بچے نہین آخر کسی نہ کسی روز قلعی کھلجاتی ہی اور رتن کے برتن سے آب شرافت کو فورًا بہا دیتی ہی ہم جمعہ کے روز دہلی کو روانہ ہونگے اور جناب کمشنر صاحب بہادر سے ملکر تمہاری ترقی کے بارہ مین سفارش کرینگے فقط

سوال جناب مولوی صاحب اسوقت ایک شخص کی تحریر سے معلوم ہوا کہ برادر حسین علیخان تحصیلدار پر مقدمہ رشوت ستانی قایم ہوا ہی جب سے یہ خبر وحشت اثر سنی ہی ہوش و حواس فدوی کے بجا نہین ہین توقع کہ کیفیت مفصل سے جلد آگاہی بخشیئے فقط

جواب برخوردار سعادت اطوار اطال اللہ عمرہٗ تمہارا خط مرقومہ تیرھوین ربیع الثانی کا پہنچا

فرماتے ہین کہ ہم حیرت مین ہین کہ کس صاحب نے یہ خبر خلاف واقع تم تک پہونچائی برخوردار حسن علیخان کی شان ہرگز ایسے امور کی مقتضی نہین ہوسکتی بس تم آیندہ کو کسی کی لکھی لکھائی و سنی سنائی باتون کا اعتبار کیا کرو فقط

سوال برخوردار لیاقت شعار تم کو تلاش معاش حیدرآباد جا کر سال بھر ہوا ہنوز کامیابی نہوئی اگر روزگار نہین ملتا تو بہتر ہے چلے آؤ جائداد موجودہ پر قناعت کر کے گھر بیٹھو کیونکہ دنیا مین قناعت ایک ایسی عمدہ چیز ہے کہ انسان کی قدر و منزلت کو بڑھاتی ہے قانع سب ہم جنسون مین سرفراز و ذی عزت تصور کیا جاتا ہے آدمی کے درمیان قناعت ایک جوہر ہے اسی سبب سے حکما نے اسکو پسند کیا ہے چنانچہ بیت

ز نور قناعت برافروز جان | اگر خواہی از نیک بختی نشان

قناعت کے معنی خدا کے دیے ہوئے پر راضی ہونا اور زیادہ طلبی نہ کرنا قانع سے خدا بھی راضی رہتا ہے طامع کو ہمیشہ بجاے عزت کے ذلت حاصل ہوتی ہے انسان کو چاہیے کہ شعلہ طمع کو آب صبر و قناعت سے فرو کرے ہر حال مین خدا کا شکر بجا لاوے ع

قناعت بہر حال اولی تر ست | قناعت کند سر کہ نیک اختر ست — زیادہ دعا

جواب قبلہ دین و دنیا جناب چچا صاحب واقعی طمع ایسی چیز ہے کہ بڑے سے بڑے ہوشیار آدمی کو خطرہ مین ڈالدیتی ہے اور جانورون کو دام مین پھنسا دیتی ہے بیت

بدوزد طمع دیدۂ ہوشمند | در آرد طمع مرغ و ماہی بہ بند

یہ حرص ہے جو ہر سو دوڑاتی ہے سچ ہے ع

سب کو دنیا کی ہوس خوار لیے پھرتی ہے | کون پھرتا ہے یہ مردار لیے پھرتی ہے

لیکن طمع سے کچھ حاصل نہین ہوتا مرہی ہے جو قسمت مین ہے وہ ملیگا انشاء اللہ عنقریب خدمت شریف مین حاضر ہوتا ہون فقط

سوال قدردان بیکسان جناب پھوپھا صاحب دام کرمہ آجکل قاسم علیخان کا ایسا پتلا حال ہو رہا ہے کہ جسکو لوگ دیکھ دیکھ کے حیران ہو رہے ہین افسوس کسی زمانہ مین انکی اقبال کی دہوم مچ رہی تھی یا اب انکی نسبت کچھ کہا ہی نہین جاتا سخت تکلیف مین ہین یہ تمام نتیجہ چاندو اور افیون کے استعمال کرنیکا ہے چونکہ ان دنون وہ تنگدستی کی وجہ سے نہایت پریشان ہین اگر آپ سے

تو اُن کا عمل کرنا چاہیے نہ یہ کہ خود فضیحت دوسرون کو نصیحت کچھ تم بچہ تو ہو ہی نہین جو نیک و بد مین تمیز نہ کر سکو اب زیادہ تمھاری حقیقت لکھنے سے قلم مارے شرم کے رک گیا بس عبد المجید خان کی کچھ خطا نہین سراسر تمھاری ہی نافہمی و کوتاہ اندیشی کا سبب ہے بشر وہ ہے جو شر و نیز بُرے کامون سے بچے حالانکہ کئی بار تم کو سمجھا چکا ہون الا ہماری تحریر تمھارے سامنے ایسی ہے جیسے اندھے کو آئینہ فقط

سوال قدر افزای برادران سلمہ الرحمن۔ وزیر خان کے خط سے معلوم ہوا کہ جناب بھائی صوبہ دار خان صاحب اکثر اوقات الفاظ نامناسب میری شان مین فرمایا کرتے ہین کیون صاحب ایسی مجھ سے کیا خطا ہوئی کہ جو جناب ممدوح ایسے کلمات ناملائم سے میرا ذکر کیا کرتے ہین جیسے ہم چھوٹے بھائیون کی اُنھون نے سرپرستی کی وہ تو ظاہر ہے اُسپر طرہ یہ ہے کہ ناحق و ناروا لایق و گدھا مجکو بناتے ہین اسکا کیا سبب ہے ایما فرمائیے فقط

جواب عزیز از جان برادر واجد علیخان تم نے اپنے خط مین بلا تحقیق جو مضمون بھائی صوبہ دار خان صاحب کی شان مین لکھا ہے اُسکے پڑھنے سے ہمکو سخت افسوس ہوا آیندہ سے بلا اطمینان صحت اس قسم کی باتین تحریر نہ کیا کرو کیونکہ وزیر خان اپنے خطون مین اسطرح کے مضمون لکھکر تم کو لڑوا کر تماشا دیکھنا چاہتا ہے بھائی صاحب ممدوح کی نسبت جو خلاف تہذیب گفتگو کرنے کا حال لکھا ہے محض غلط ہے کیا صاحب ممدوح بچے ہین جو اُن کو کسی کے حفظ مراتب کا خیال نہین تم کبھی اُنکی زبان سے الفاظ ناشائستہ کے نکلنے کا گمان نہ کرنا فقط

سوال بھائی صاحب مکرم بندہ جناب ماموں حاکم علیخان صاحب نے فدوی کو طلب فرمایا ہے مگر بدون خرچ جا نہین سکتا اگر آپ مبلغ پچاس روپیہ مرحمت فرمادین تو بندہ پارچہ وغیرہ اپنی حیثیت درست کر کے اُنکی خدمت مین حاضر ہو فقط

جواب اے دروغگو دروغ خوہ ہمیشہ تمھاری عادت کبھی لائق ستائش نہ دیکھی نہ سنی یہ تو ہم پہلے سے جانتے ہین کہ تم اکثر گھر کی چیز آنکھ بچا لیجا کر بازار مین بیچ آتے ہو اور کبوتر بازی مین صرف کر ڈالتے ہو اب تمنے جھوٹ بولنا بھی اختیار کیا کیونکہ ماموں حاکم علیخان صاحب کو تمھاری طلبی سے صاف انکار ہے

چنانچہ ان کا خط بجنسہ ارسال ہی العزیز جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہی آدمی کو بے اعتبار و بیوقار کر دیتا ہی اگر انسان کی ایک بات بھی جھوٹ ثابت ہوجاتی ہی پھر وہ سچ بھی کہی تو بھی اُسے عیب جھوٹ سمجھکر یقین نہین لاتے اور چوری کی عادت قطع نظر گناہ عظیم کے خلق مین آبرو ذلیل و خوار کر دیتی ہی اب تم ہمارے پاس چلے آؤ علم جو ایک عمدہ وسیلہ عزت و ترقی کا ہی حاصل کرو تا وقتیکہ تمھارے مزاج کی صلاحیت نہ ہوگی تب تک خیالات واہیات تمھاری طبیعت سے دور نہ ہون گے جب تم علم سیکھ لوگے تو نیک و بد کی تمیز ہو جائیگی

سوال بھائیون کے مددگار بھائی صاحب سلمہ اللہ الغفار بعد تسلیم نصبہ تعظیم ملتمس ہے ان دونون برادر واجد علیخان ایسی ایسی بلاؤن مین گرفتار ہو گیا ہی کہ جسکا انجام سوای مفلسی تباہی کے اور کچھ معلوم نہین ہوتا حالانکہ مین نے ہر چند نصیحت کی مگر بجز واہیات کے کبھی شایستہ کام کیطرف خیال نہین کرتا شاید آپکے لکھنے پر حرکات لایعنی سے باز آکر نیک چلنی اختیار کرے فقط

جواب ـ ذیشعور برادر عبد الغفور خط تمھارا آیا موضح کیفیت کا ہوا جب تمھاری نصیحت کا اثر واجد علیخان کی طبیعت نا تربیت پر کچھ نہ ہوا تو ممکن نہین کہ ہمارے لکھنے پر وہ حیوان پیرایہ انسانیت مین ہو کر مہذب ہو جاوے ؎ تربیت نا اہل را چون گردگان بر گنبد است درحالیکہ وہ اپنی بُرائی بھلائی کی خود تمیز نہین کر سکتا تو کہنا فضول ہی ـ دوشنبہ کے روز شیخ الاسلام کو سرسام ہوا ادہر اُدہر حکیم کی تلاش ہوئی حکیم کا وجود تو غیر موجود تھا لیکن ایک پنڈت جی خبر سنکر نعلین چوبی پر کھٹ کھٹ کرتے ہوے آپہونچے نبض دیکھکر کہا کہ سیت مارتا ہے اسیوقت مریض کو سونٹھ و پیپل و اجوائن پلا کر اُسپر ایک بھاری لحاف ڈالکر دو تین آدمیون سے کہا کہ اسکو خوب باندھ تاکہ ہوا نہ جاوے تھوڑی دیر مین جو کھولا تو کیا دیکھتے ہین کہ طایر روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا یہ حال دیکھکے وارث اسکے رونیلگے پنڈت جی دھوتی جھلاتے رام رام کرتے چلے لوگون نے کہا کیون جی یہ کیا ہوا اُسوقت پنڈت جی نے یہ فرمایا کہ ایسیہین ہوتا ہی یا ادھیت یا اُتیت یعنی اسطرف یا اُسطرف دودھی غلطی کرتے نہین جو پنڈت لوگ ہین کرتا تجربہ علاج سے اپنی جان عزیز کو ضائع کرتے ہین حسب بیمار کو اپنی زندگی عزیز و منظور رہتی منظور ہو وہ ہرگز ان سے علاج نہ کرا مے فقط

سوال ۔ جان پدر عرصہ سے خط تمھارا نہین آیا اسکا کیا سبب ہے لازم ہی کہ اپنی خیریت و نیز دیگر کیفیت سی جلد مطلع کرو ۔ پرسون شب کو حسب معمول ہم کمرہ مین سو رہی تھے یکایک اوسمین آگ لگ گئی لیکن خوش قسمتی سے بہت جلد آگ لگنا ظاہر ہو گیا شعلے بجھا دیئے گئے خدا کے فضل سی کچھ نقصان نہوا فقط

جواب ۔ قبلۂ کونین دام مجدکم مفتخر نامہ صادر ہوا سرفراز فرمایا حق سبحانہ تعالی ذات بابرکات کو ہمیشہ صحیح و سالم رکھے یہان خدا کے فضل و کرم سی ہر طرح امن ہی مگر اطراف دیہات مین اکثر جگہ وبائے ہیضہ نمودار ہے جس کے باعث ہزارون آدمی ضائع ہوئے بہت سی گھر بے چراغ ہوگئے فدوی بھی عارضۂ بخار مین مبتلا ہو گیا تھا اب تین چار روز سی کسیقدر افاقہ ہی لیکن پست ہمتی کیوجہ سی گھر مین قید ہی فقط

سوال ۔ فیض اکتساب جناب ماموں حمید خان صاحب ۔ افواہاً سنا گیا کہ جناب ماموں حاکم علیخان صاحب کے دشمنون کا مزاج چند روز سے از حد ناساز ہی اس خبر کے سننے سی فدوی و جناب ممدوح کے احباب نہایت مضطر و الم ناک ہین الاجابی تعجب ہے کہ آپنے باوجود قیام فاصلہ چار کوس کے اُن کی کچھ کیفیت ارقام نہ فرمائی امید کہ جلد آگاہی بخشئے شافی حقیقی جناب معظم الیہ کو شفا عطا فرماکے ہم وابستگان دولت کو خوشی نصیب کرے آمین فقط

جواب ۔ برخوردار سعادت اطوار جیتے رہو تمھاری خط کے پہونچتے ہی مین بالم پور گیا بھائی حاکم علیخانصاحب کو صحیح و تندرست پایا دریافت سی معلوم ہوا کہ ان دنون وہ کسی بیماری مین مبتلا نہین ہوئے یہ افواہ محض غلط ہی شاید صاحب موصوف کے حاسدنے یہ جھوٹی خبر اڑائی ہی خدا انکی خیرخواہون کا بول بالا و بدخواہون کا منہ کالا کرے تم اس خط کا مضمون بھائی صاحب محتشم الیہ کے دوستونکو سنا کر اطمینان کردو

سوال ۔ خالو صاحب اُمیدگاہ بیکسان فدوی دس بارہ روز سی سوزش معدہ کی بیماری مین مبتلا ہے ہر چند علاج یونانی کیا لیکن صورت صحت رونما نہ ہوئی بلکہ ترقی پر ہی دو روز سی اسہال خونی وقفے جاری ہی اب یہان کے طبیبون سی مایوس العلاج ہوکر ملتمس ہون کہ اگر وہان پر کوئی ڈاکٹر یا حکیم ہوشیار و تجربہ کار ہو تو اوسکو اپنے ہمراہ لیکر جلد تشریف لائیے فقط

جواب ۔ برادر نیک اطوار زاد اللہ عمرہ ۔ بعد دعای صحت جسمی واضح ہو مین تمھارا بھائی کی

خبر سنکر سُن ہوگیا میرے دوست حکیم امین اللہ صاحب جو علاج یونانی و فن ڈاکٹری مین عدیم المثال ہین حتی المقدور تمھارے مرض کے علاج مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرینگے گو تقدیر کے آگے تدبیر پیش نہین جاتی مگر شافی مطلق کے فضل و کرم سے امید قوی ہے کہ ان کے علاج مسیحائی سے تمکو صحت کلی ہوجائیگی انشاء اللہ اُن کو اپنے ہمراہ لیکر جمعہ کے روز تمھارے پاس پہنچونگا اطمینان رکھو فقط

سوال - برخوردار سعادت اطوار خوش رہو تمھارے خط کے نہ آنے سے رات دن ہمکو فکر رہتی ہے مقتضا ہے دانشمندی یہ ہے کہ ہفتہ مین ایکمرتبہ اپنی خیر و عافیت سے ہمارے دلکو تسکین دیتے رہو ان دنون بیماری تپ و لرزہ کا یہان بڑا زور و شور ہے کوئی گھر بیماری سے خالی نہین جس شخص کو بخار چڑھتا ہے پھر اترنیکا نام نہین لیتا جسکے صدمہ سے ہر روز دو تین واقعہ ضرور ہوجاتے ہین طبیبون و عطارون کی خوب چاندی ہو رہی ہے انکو اپنے مطلب سے غرض ہے دوائین ایسی کہنہ سڑی ہوئی کہ جس سے بجای فائدہ کے ضرر پہونچتا ہے جس قسم کا شربت یا عرق چاہو ایک ہی بوتل و شیشہ سے یہ بیرحم لوگ الٹ دیتے ہین خدا ہی اپنا فضل کرے ورنہ عطار تو بیطرح ہاتھ دھو کر درپے بربادی بیمارون کے ہین فقط

جواب - قبلہ من دام افضالہ یہ کمترین حمید پور گیا تھا کل واپس آیا ہے اسوجہ سے ارسال عریضہ مین توقف ہوا خدا کے فضل و کرم سے امسال ضلع ہذا مین بیماری کیطرف سے اسوقت تک امن و امان ہے فصل موجودہ کی حالت اچھی ہے باجرے کے جلد تیار ہوجانے سے غربا کا بڑا کام چل رہا ہے خریف کا غلہ بھی تیار ہو کے درد ہونے والا ہے گرانی کسی قدر مبدل بہ ارزانی ہوگئی ہے فقط

سوال - مکرم معظم بندہ جناب چچا صاحب مین دو برس سے عارضہ برص مین مبتلا ہون ابتدای مرض سے اسوقت تک اسقدر ادویات مناسبہ کا استعمال کیا کہ جس کا درج ہونا سطح کاغذ پر گنجائش نہین رکھتا الا کچھ فائدہ نہوا چونکہ زندگی کا لطف تندرستی پر موقوف ہے اسلئے بوجہ عارضہ لاحقہ اسوقت زیست اپنی مجکو نہایت تلخ معلوم ہوتی ہے اگر وہان پر کوئی ڈاکٹر یا طبیب اس مرض خبیثہ کا علاج کرسکتا ہو تو آگاہی بخشئے فقط

جواب - نور نظر لخت جگر زاد اللہ عمرہ خط تمھارا آیا تمھاری بیماری کی خبر سنے ہمارے دلکو دردناک کیا واقعی جب آدمی کسی مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو اسوقت کی زندگی اُسے تلخ معلوم ہوتی ہے لیکن اللہ جل شانہ نے

اپنی قدرت کاملہ سے انسان کی ہر بیماری کے دفعیہ کیواسطے ادویات پیدا کی ہین اگر انسان اپنی حالت کو نظر رکھکر اُن کے استعمال سے بیماری کا دفعیہ کرتا رہے تو ممکن ہے کہ اپنی زندگی کا بہت سا حصہ صحت و تندرستی مین بسر کرے سو میرے عنایت فرما حکیم فتح الرحمن صاحب انکے پاس ہر مرض کی عمدہ عمدہ دوائیان موجود ہین بمبئی و مدراس و دیگر ممالک مین قبیح و خوفناک مرضون کا علاج کر کے بہت سے سارٹیفکٹ حاصل کئے ہین یہان تشریف رکھتے ہین امید کرتا ہون کہ انکا ایک دوا نہایت مجرب سریع التاثیر ہے عارضہ برص خواہ کتنے برس کا ہو دفع ہو جائیگا تم آکر علاج کراؤ فقط۔

سوال فرزند سعادت و اقبال نبیرۂ محمد کمال خوشحال رہو آج زبانی سجانی معلوم ہوا کہ تم بعارضہ بخار بیمار ہو یہ خبر سننے سے یہان سب صغار و کبار مبتلای پریشانی ہین ہر چند چاہا کہ وہان ہو نکلکر تمکو دیکھون لیکن فرصت نہ ملی تمھارے دیدار کی امید مین نیم جان باقی ہے تم اپنی طبیعت کا حال جلد لکھو چونکہ بیماری مین آب و ہوا کا تبدیل ہونا نہایت مناسب ہے جسطرح ممکن ہو رخصت لیکر آؤ قطع نظر تبدیل آب و ہوا کے بفضل باری علاج بیماری یہان خاطر خواہ ہو جائیگا پیڈ و پوسٹ کارڈ تلف ہونیکا احتمال ہے اسلئے ہمارا یہ خیال ہے کہ خط بیرنگ بھیجو فقط

جواب قبلۂ مرادات و دین و دنیا جناب دادا صاحب مدظلہ العالی بعد تقدیم مراتب آداب عرض پرداز ہے کہ واقعی کمترین بعارضہ بخار ایسا بیمار ہوا تھا کہ طاقت بالکل نہ رہی تھی مگر اب خدا کے فضل سے تندرست و توانا ہے اپنا حال اسخیال سے نہین لکھا تھا کہ آپکو تشویش ہوگی فی الحال یہان کا یہ حال ہے کہ جس تحصیلدار کی جگہ فدوی قائم مقام تھا اب اُنکا انتقال ہو گیا حاکم ضلع نے بندہ کی مستقلی کے واسطے صدر مین رپورٹ بھیجی تھی وہان سے ایک اور شخص مقرر ہو کے تحصیلداری پر آگئے ہین بدولت طالع شوم ترقی سے محروم رہا فقط

سوال فیض رسان درماندگان جناب پھوپھا صاحب دام فیضہ بعد عجز و انکسار عرض رسا ہے کہ مدت سے کچھ خیر و عافیت مزاج اقدس کی معلوم نہ ہوئی امید کہ آگاہی بخشئے تاکہ رفع تردد ہو میں اپنی کیفیت کیا عرض کرون چھ مہینے سے خراب خستہ ہو رہا ہون اس امیدواری نے مجکو ایسا پریشان کر رکھا ہے کہ کھانا پینا اچھا نہین لگتا دس روز ہوے کہ بندے نے جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر [illegible]

ضلع سے اپنے روزگار کے واسطے مکرر عرض کیا تھا صاحب موصوف نے یہہ فرمایا کہ ہمکو تمھارا خیال ہے اطمینان رکھو چونکہ مجکو یہان امید کامیابی کی نظر نہین آتی اسلئے از بس انتشار ہے آپکی راے کا انتظار ہے فقط

جواب سرمایۂ سعادت عین انتظار مین خط تمھارا پہونچا حال معلوم ہوا انگریزونکی بات پتھر کی لکیر ہوتی ہے جب سے جو وعدہ کر لیتے ہین عندالموقع اُسکو ضرور پورا کرتے ہین ہمارے نزدیک تمھارا وہان رہنا فائدہ سے خالی نہین ارحم الرحمین فضل کریگا مستقل مزاجی سے امیدواری کرو اوسکی رحمت سے امیدوار رہو وہ خود فرماتا ہے لاتقنطوا من رحمة الله پھر گھبرانا کیا ہے ع

مرد باید کہ ہراسان نشود	مشکلے نیست کہ آسان نشود

اندنون یہان ہیضہ کے ہاتھ سے صدہا آدمی ہلاک ہوکر زیر خاک ہوگئے اور ہوتے جاتے ہین صبح سے شام و شام سے صبح تک رام رام ست کا غوغا اور کلمہ کی صدا ہے خدا اپنی رحمت سے یہ زحمت جلد دور کرے آمین فقط

سوال فیض بخشاے مستمندان جناب ماموں صاحب دام لطفالہ بعد رسوم اطاعت بجالاکر ملتمس ہے یہ احقر عرصہ چار مہینے سے جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع کے دفتر مین بہ امیدواری کام کرتا ہے الا شومی طالع سے مستقلی تو درکنار کبھی قائم مقامی بھی نصیب نہوئی وجہ اسکی یہ ہے کہ بڑے بڑے دیسی عہدہ دار جو جگہ خالی ہوتی ہے اپنے عزیز و اقارب کو مقرر کرادیتے ہین مین منہ دیکھتا رہجاتا ہون حالانکہ انہین لیاقت خاک نہین اور نہ گفتگو کرنیکا سلیقہ لیکن مرے بیارہ مرے مجبور کا مضمون صادق آرہا ہے لیاقت کو کون پوچھتا ہے زر ہو یا وسیلہ اگر آپ ازراہ کرم بذریعہ تحریر جناب صاحب مجسٹریٹ ضلع ہذا سے میرے بارہ مین سفارش فرماوین تو بندہ کو اپنی کامیابی کی نسبت پوری پوری امید ہو جاے فقط

جواب سرمایۂ سعادت نشان خط تمھارا آیا بہ دریافت تمھاری خیر و عافیت کے ہمارے دل کو تسلی ہوئی جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع کی خدمت مین تمھاری روزگار کیواسطے ہم نے تحریری سفارش کی ہے ان کی قدردانی سے امید قوی ہے کہ تمھاری لیاقت کے موافق تمکو ضرور کامیاب کرینگے فقط

سوال۔ قبلہ کونین مدظلہ العالی بعد ادائے مراسم نیاز عرض پرداز ہی کہ ان دنون بنیں روپیہ ماہواری کی ایک جگہ اہلمدی کی خالی تھی سوا اُسپر سررشتہ دار نے اپنے رشتہ دار کو مقرر کرا دیا کمترین نے قطعہ درخواست اس مضمون کی حضور مین جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر گذرانی کہ حسب الارشاد سرکار یہ خاکسار سال بھر سے ملازمون کے مانند بامید پرورش اس کچہری مین کام کرتا ہی پرسونکے روز جائے خالی شدہ پر ایک شخص اجنبی کہ جسنے کبھی اِس عدالت مین امیدواری نہین کی مقرر ہو گیا اور یہ عرضی گذار محروم۔ چنانچہ صاحب بہادر دام اقبالہ نے اُسکو موقوف کرکے بندہ کی پرورش فرمائی ہر چند سررشتہ دار وغیرہ نے اُسکی بحالی کیواسطے دوادوش کی الاکچہ شنوائی نہ ہوئی آخر مجبور ہو کے خاموش ہو رہے سچ ہے جب خدا دیتا ہے تو چھپر پھاڑ کے دیتا ہے ؎

کیا اصل ہے بندہ کی جو روٹی دیگا		رازق ہے کوئی اور ہی دینے والا

جواب۔ جان پدر ستودہ سیر۔ ساعت سعید مین تمھارا خط پہونچا تمھارے روزگار ہونیکی خبر سنکر از حد دل کو بشاشت ہوئی سبحان اللہ والحمد للہ عجب شان کبریائی ہی ہم شکریہ اسکا تہ دل سے ادا کرتے ہین اور اُس صاحب مجسٹریٹ بہادر کی ہر روز ترقی مناتے ہین کہ جنہون نے خدمت اہلمدی پر تمکو مقرر کیا اللہ تعالی یوماً فیوماً تمھاری ترقی کرتا رہے اور جہان تم کو رہو باعزت و وقار رکھے سنو تم اپنی کارگذاری سے حاکم کو خوش رکھنا اگرچہ وہ کتنا ہی منھہ لگا دے مگر اپنی حد سے آگے قدم نہ بڑھانا ہمیشہ اپنے کو نمک خوار نوکر جاننا اُسکے حکم کو ماننا اُسکی مرضی کے تابع رہنا اپنی قدر کے موافق بات کرنا بے پوچھے و بیجا دم نہ مارنا فقط

سوال اخی صاحب قبلہ۔ فدوی عرصہ سے متلاشی روزگار ہے اور چاہتا ہے کہ قریب تر کے اضلاع مین دستیاب ہو جاسے لیکن یہان اپنا ایسا ذریعہ نہین کہ حسب سے امید کامیابی کی ہو آج بھائی ظفر علیخان صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ جناب مسٹر ڈیوس صاحب لفٹنٹ گورنر سابق کے بیٹے خدمت ایجنٹی پر متعین ہو کر اندور تشریف لائے ہین تو اُن کی ذات سے اپنی بہبودی کی امید قوی ہے لیکن دور و دراز فاصلہ کی وجہ سے اُسطرف کی جادہ پیمائی کو میری ہمت نہین پڑتی و سے جھیلا

ملا تو تقدیر سے دور ملا۔ فقط

جواب اے میرے پیارے بھائی۔ جو کوئی ہمت کے برق یا گھوڑے پر سوار ہوتے ہیں پھر بھلا اسکو نزدیک دور کا کیا ڈر ہے اور جس نے چارپائی پست حوصلگی پر پشت لگا رکھی ہے بے ہمتی کا تکیہ سر کے نیچے رکھا اسسے کیا ہوتا ہے یعنی جو شخص عالی ہمت و حوصلہ و استقلال سے موصوف ہوتا ہے تو وہ اپنے ہر ایک خیال و ارادہ میں بالعموم کامیاب نکلتا ہے اور جو ہمت و حوصلہ میں کم ہوتا ہے اسکے مطلب کے سرانجام میں دیر لگتی ہے انسان کو چاہیے کہ جب کسی کام کو شروع کرے تو اخیر درجہ تک ہمت و حوصلہ کو نہ ہارے یہانتک کہ اپنے عزم کو بحکم بنایا جاوے جس آدمی کا قصد مضبوط ہے اسکے کام بھی بڑی استواری سے انجام پذیر ہوتے ہیں جیسے

طے ہی ہو جاتا ہے کیسا مرحلہ دشوار ہو	چلتے چلتے ہو ہی جاتی ہے تو منزل دور کی

اب تم اندور جاؤ نزدیک یا دور کا خیال مت کرو۔ فقط

سوال کاہل وجود برخوردار محمود۔ ہم نے اس معاملہ کی تحریر سے اپنے قلم کو روکنا چاہا مگر جوش ہمدردی اسکو جاری رکھنے پر مجبور کرتا ہے کہ خدا کے فضل و کرم سے تم سیاق و سباق خوب جانتے ہو مگر حیرت اسبات کی ہے کہ تم حیثیت جانکر ہوشیار و دوراندیش کیوں نہیں تم کو خبر ہی نہیں کہ معاش کی صلاح پیدا ہوئی ہے آسودگی کے سامان کیونکر میسر آتے ہیں گھر بیٹھے آسودگی کہاں سے ہو تمہارا اصول ہے کہ نہ کھاؤ تم تو بیٹھے بیٹھے کھاؤ یہ بالکل بے ہمتی ہے افسوس تم اپنی عمر ناحق برباد کرتے ہو اگر عقل رکھتے تو تم عقل سے کام لیتے اور کسی ذریعے سے حسن معاش کا سلسلہ نکالو بیہودہ بے ہنری کی فکر کر [illegible] کاہل اور پست ہمت بنکر چارپائی پر پشت بیٹھے کی طرف ٹکٹکی لگائے روٹیوں کی آمد کا انتظار کرتے رہیں جب تک کہ مر جائیں اسکو تو کوئی بھی پسند نہ کریگا اب تم گھر سے باہر نکلو روزگار کرو تاکہ تمہاری زندگی کے دن چین اطمینان سے بسر ہوں اور افلاس کی گرد تمہارے دامن سے جھڑ جاوے۔ فقط

جواب عمی صاحب قبلہ۔ ویسے تو بیت

اسپر یقین ہے کہ ہر ایک بشر کا جدا جدا	قسمت جدی جدی ہے نصیبا جدا جدا

مجھ میں اپنے آسودہ رہنے [illegible] روزگار کرنے کی پوری لیاقت رکھتا ہوں [illegible]

کدھر جاؤن ایسی حالت مین گھر سے باہر جاکر بھیک مانگون ہان بارے وغیرہ سے میری حیثیت درست کردیجئے اور خرچ کرنیکو دو سو روپیہ دیجئے تو البتہ اُسوقت بندہ کی اولوالعزمی ہوشیاری دیکھ لیجئے زیادہ حد ادب فقط

سوال چچا صاحب امیدگاہ دوجہان دام افضالکم جناب مسٹر کیڈل صاحب بہادر کمشنر نے عہدہ نائب تحصیلداری پر اس وعدہ کیساتھ بندہ کا تقرر فرمایا تھا کہ تم کو جلد تحصیلدار کر دیا جائے گا چنانچہ فدوی کو نائب تحصیلدار ہوے چھ مہینے گذرے ہنوز صورت ترقی رونما نہ ہوئی اسلئے میرا ارادہ ہے کہ روزگار حاصلہ کو ترک کر کے حیدرآباد دکن چلا جاؤن غالبًا وہان بمقابلہ اس روزگار کے جو سردست مجھ کو حاصل ہے بدرجہا بہتر دستیاب ہو جائے گا۔ فقط

جواب میری جان سنو جب انسان کے دن بُرے آتے ہین تو وہ نکمی بات سوچا کرتا ہے دیکھو صدہا آدمی سیاق وسباق مین ہوشیار بتلاش روزگار جوتیان چٹخاتے خاک چھانتے پھرتے ہین مڈل پاس وایف اے کو کوئی پاس بھی نہین آنے دیتا بطفیل مسٹر کیڈل بلا پاس مڈل عہدہ نائب تحصیلداری تمکو ملگیا تمھارے نزدیک روزگار ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ساون کے اندھے کو سبزی تمھارا کدھر خیال ہے اس زمانہ مین پانچ روپیہ کا روزگار ملنا محال ہے پھر کون پرسان حال ہے انسان کو بعد ترک روزگار افسوس آتا ہے کہ ہائے مین نے کیا کیا سچ ہے سہ قدر نعمت بعد زوال پہلے پہل مین آٹھ روپیہ کا نوکر تھا اب بفضلہ تعالیٰ درجہ اعلیٰ کا صدر اعلیٰ ہون زینہ بزینہ آدمی بام مراد پر بآسانی چڑھ سکتا ہے پروردگار عالم نے گوش وہوش وعقل وتمیز تمکو عطا کیا ہے پس مقتضائے دانائی یہ ہے کہ ہرگز اپنی جگہ سے جنبش نکرو نیک چلنی کیساتھ کارگذار بنو تحصیلداری کی امتحان دو یاد رکھو کہ جو کاتب مقسوم نے صفحہ تقدیر پر لکھدیا ہے اسمین کمی وبیشی ممکن نہین دنیا مین کوئی کسی کا دوست نہین ہوتا ہر وقت ہماری یہ دعا ہے کہ خدا سوا اپنے تمکو کسی کا محتاج نہ کرے۔ فقط

سوال قبلہ من ہمارے خداوند نعمت مہربان حاکم جناب محمد علی بخش خانصاحب ڈپٹی کلکٹر ضلع ہذا سے ضلع باندہ کو تبدیل ہوگئے ان کی تبدیلی سے ہر ایک خاص وعام کو سخت رنج ہے حقیقت مین ایسے حاکم غریب پرور عادل وخلیق ومتحمل وفہیم ہمہ صفت موصوف کا بدل جانا

دغا و مکر و فریب و جور جو دنیا مین کرتے ہین	برا انجام ہوتا ہے بری حالت مین مرتے ہین
ہزار افسوس خود بار گنہ سر پر جو دھرتے ہین	خدا سے کیون نہین پہلے ہی یہ کمبخت ڈرتے ہین

سوال میرے مخدوم جناب بھوئیا صاحب ہمیشہ ہو جیو بزرگی آپ کی۔ فدوی تین برس سے محکمہ پولیس مین کام کرتا ہے اس محکمہ کی نوکری پر نفرین ہے کیونکہ اس کا ملازم بجز امور واہیات کبھی شائستہ کام کی طرف خیال نہین کرتا نہ دنیا مین نیک نام نہ عاقبت مین سرخرو جو ہین سو اسکے دشمن ہین اسکا کوئی نہین اسلیے مین اس نوکری سے علیحدہ ہونا چاہتا ہون بشرطیکہ آپکے توسل سے [illegible]

جواب برخوردار شائستہ افعال۔ اگرچہ مجکو اسمین خامہ فرسائی کرنا چندان ضرور نہین کیونکہ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ محکمہ پولیس ایک ایسا محکمہ ہے کہ جس کے ملازمین سے ہر آدمی خواہ مخواہ خصومت رکھتا ہے پولیس کا کام حسب دفعہ ۲۳ - ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ع یہ قرار دیا گیا ہے کہ مخلوق کی جان و مال کی حفاظت کرے ملزمان کو ماخوذ کرکے عدالت مین لیجا کے اخیر حکم تک پیروی مقدمہ کی بطور مدعی کرتا رہے بھلا جنکو اہالیان پولیس کسی علت یا جرم مین گرفتار کرینگے وہ کب ملازم پولیس کا دوست ہوگا اگر شخص ملزم قید ہوا تو اسکے لواحق اس ماخوذ کنندہ کی ناحق خون کے پیاسے ہونگے اور ہمیشہ اس تاک مین لگے رہینگے کہ کسی نہ کسی حیلے سے اسکو آفت مین ڈالین بلکہ اکثر ہوتا ہے کہ عندالموقع جھوٹی تہمت لگا کے عدالت تک بدنام کردیتے ہین خواہ وہ ملازم کیسا ہی دیانتدار و نیک کردار کیون نہو میرا مطلب یہ نہین ہے کہ کل ملازمان پولیس ایماندار و نیک نیت ہین انمین سنگدل حرامخور اور بدذات بھی ضرور ہین سر دست دس روپیہ ماہوار کی خدمت اہلمدی خالی ہے اگر منظور ہو جلد آؤ ورنہ عدم منظوری کی بھی اطلاع دو فقط

سوال ہم چھوٹون کے سردار جناب بھائی محمد عنایت علیخان صاحب دام اقبالہ۔ یہ نخیف خدمت شریف سے علیحدہ ہو کر تاریخ ۱۵ دسمبر کو بریلی پہونچا اور جناب مسٹر کینڈل صاحب بہادر کلکٹر سے ملا نہایت مہربانی و اخلاق سے پیش آئے واقعی صاحب بہادر ممدوح خلق و مروت مین اپنا نظیر نہین رکھتے جسقدر انکی صفت و ثنا کی جاوے تھوڑی ہے بنظر پرورش بندہ سے یہ فرمایا

کہ تمھارے واسطے عہدۂ تھانہ داری تجویز کیا جائیگا اب اسمین جیسا آپکا ارشاد ہو عمل کیا جاوے فقط

جواب ـ سنو پیارے بھائی یہ تمکو معلوم ہے کہ مین ضلع جونپور مین تھانہ دار تھا ہر وقت کے جھگڑے فساد کے سبب سے عہدہ تھانہ داری سے دست بردار ہی کی سو باعتبار اپنے تجربہ کے بلا تامل یہ لکھتا ہون کہ تھانہ داری کا عہدہ تمھارے واسطے موزون نہین کیونکہ نہ حاکم کے سامنے پولیس کا اعتبار نہ رعایا کے دلمین وقار ادھر مجرم اسے زہر کی نظر سے دیکھتا ہے ادھر مستغیث الامان الحفیظ پکارتا ہے اِس خدمت کے انجام دینے کیواسطے بڑا ہی ہوشیار اور تجربہ کار آدمی ہونا چاہیے والا ذرا سے چوکا جرمانہ یا برطرفی یا جیلخانہ اگرچہ سب ایسے نہون مگر بعضے بدباطن تو یہ غضب ڈھاتے ہین کہ جہان کوئی واردات سنگین اُن کے علاقہ مین ہو گئی تو اپنے روزگار بچانے و نیز اپنے کو کارگذار ظاہر کرنے کے خیال سے خواہ مخواہ کسی بیچارے ناکردہ گناہ کو تہمت لگاکے مجرم بناکے جال وبال مین ایسا پھنسا دیتے ہین کہ اس ناکردہ گناہ کا چھوٹنا محال ہو جاتا ہے ایسی ناجائز کارروائی سے اپنے کو کارگذار ثابت کرتے ہین اور بمقابلہ اپنی طمع نفسانی کے کسی کی آبرو کی کچھ حقیقت نہین سمجھتے پس انسان کو وہ روزگار کرنا چاہیے جسمین نیکنامی کے ساتھ مشہور ہو حاکم راضی رعیت مشکور رہے تم پولیس کی نوکری قبول نہ کرنا ہان اگر محکمہ مال یا دیوانی مین روزگار ملنے کی امید ہو تو وہان قیام کرو ورنہ چلے آؤ کیونکہ قیام بے سبب باعث زیرباری ہے فقط

سوال ـ قبلہ فیضرسان جناب پھوپھا صاحب دام فیضہ ـ کریم بخش خان نے ازراہ عداوت دو سو روپیہ کی جھوٹی نالش مجھپر کی ہے عدالت سے اطلاعنامہ میرے نام آیا ہے تاریخ ۲۷ ـ نومبر سنہ رواں پیشی مقرر ہے چونکہ کمترین کارروائی عدالت سے محض ناواقف ہے اِس لیئے اِس نالش کے دائر ہونے سے نہایت پریشان ہے جلد تشریف لائیے تامل نفرمائیے فقط

جواب ـ نورالابصار خط تمھارا آیا حقیقت مندرجہ معلوم ہوئی اگر کسی کو کوئی واقعہ پیش آوے اور وہ اسکی وجہ سے پریشان و مغموم ہووے تو لوگ اسکو مرد نہین کہتے بلکہ بزدل مشہور کرتے ہین مرد وہی ہے کہ جو حادثہ اسپر پڑے ہرگز نہ گھبراوے دل اپنا مضبوط رکھے اور ایسی بات کا

سوچ بچار کرے کہ جس سے اپنا کام سرانجام ہو تم اس نالش ہونیکی کچھ فکر نہ کرو انشاء اللہ تاریخ معینہ سے پہلے تمھارے پاس پہونچون گا فقط

سوال۔ بزرگ بندہ عرصہ سے نامۂ فیض الاصادر نہوا اس سبب سے طبیعت فدوی کی از حد پریشان ہی امید کہ صحتوری مزاج مبارک سے مع کوائف دیگر آگاہی بخشئے ان دنون یہان گرمی کا وہ زور ہے کہ الامان مخلوق خدا مارے گرمی کے گریبان کھولے ننگے سر ہاتھ مین پنکھا اُف اُف کرتی بیتاب پھرتی ہی مگر قدرت خدا کی باینہمہ رات کو پچھلے وقت وہ خنکی پڑتی ہی کہ بے رزائی نیند نہین آتی

جواب۔ برخوردار پسندیدہ اطوار عین انتظار مین تمھارے خط نے ہمکو خوش کیا یہان بفضلہ تعالیٰ خیر ہے لیکن گرمی کا زور روز بروز دن بدن اور دم بدم ترقی پر ہی پھر اُسپر آندھی گرد وغبار کی مصیبت اگر باہر نکلو تو خاک دھول سے چہرہ لت پت اور آنکھین اندھی ہوجائین اور اندر بیٹھو تو حبس سے دم فنا ہو خدا اس مصیبت کو دیکھیے کب دور کرتا ہے ؎

دن کی دھوپ اور رات کی گرمی	پہاڑ ہین جائین ایسے لیل و نہار

سوال خداوند نعمت جناب چچا صاحب دام افضالہٗ اس سے پیشتر قطعہ عریضہ خدمت شریف مین ارسال کیا تھا غالب کہ ملاحظہ اقدس مین گذرا ہوگا لیکن باوصف انتظار بہت جواب سے سرفراز نہوا امید کہ ممتازی بخشی جاوے جمعہ کی شب سے لیکر چہارشنبہ کی صبح تک علاقہ ہذا مین اس کثرت سے بارش ہوئی کہ تمام تختہ زمین پر پانی پانی نظر آرہا ہی صدہا مکان مسمار ہوگئے میرا مکان مشرق رویہ بھی منہدم ہوگیا اب اسکی مرمت مین آپ کی توجہ درکار ہے فقط

جواب۔ نور نظر پارۂ جگر۔ واقعی تمھارا خط ہمارے پاس پہونچا تھا لیکن بوجہ ناسازی طبیعت کے جواب لکھنے سے مجبور رہا اب بفضلہ صحت کلی حاصل ہوئی سردست مبلغ تین سو روپیہ بغرض مرمت مکان بذریعہ منی آرڈر مرسل ہین ڈاکخانہ سے وصول کرکے رسید بھیجو اور جسقدر روپیہ کی ضرورت پڑے اطلاع دو عہد پہلے اس دیار مین تمازت آفتاب کے زور سے اسقدر گرمی پڑتی تھی کہ بندگان خدا توبہ توبہ کر اٹھے تھے نہ دن کو آرام نہ رات کو چین دوشنبہ کی شب کو بارش شروع ہوئی اسکی صبح کو اولے

بقدر ایک ایک چھٹانک کے پڑے کہ جس سے خرمنہاے فصل ربیع وبہار انبہ کو سخت نقصان پہونچا باقی خیریت فقط

سوال ہمشیرزادہ بلند ارادہ زاد اللہ قدرہ ایک مہینے سے خط تمھارا نہین آیا موجب تعویق کیا ہے حیدرآباد دکن کی آب وہوا وغیرہ کیسی ہے مفصل اطلاع دیوان چہار شنبہ کے روز پانچ بجے شام کو بڑے زور سے آندھی آئی پھر بارش کے ساتھ اولے پڑنے شروع ہوئے جس سے ہزارہا جانور پرند مرگئے بازارون مین پانی اسطرح جارہی تھا جیسے سیلاب زراعت پختہ کا بڑا نقصان ہوا کئی گانوٗن کی زراعت تباہ ہوگئی فقط

جواب ملجاے ماؤدیان جناب ماموٗن حاکم علیخان صاحب دام ظلکم نامہ والا کے صادر ہونے سے بندہ کی عزت بڑھی دیر رسی عرائض کی وجہ عدیم الفرصتی ہے حیدرآباد کی زمین پہاڑی ہے موسم معتدل نہ گرمی مین گرمی ہوتی ہے نہ سردی مین سردی شروع ماہ اساڑھ سے اخیر کاتک تک مختلف وقتون پر بارش ہوتی رہتی ہے آب وہوا درجہ اوسط مین ہے اسباب معیشت سب اسجگہ موجود مگر گران آپ مجھے ہر مہینے کی پہلی و پندرہ کو خط لکھا کرین مین بھی انھین تاریخون کو آپ کی خدمت مین خط بھیجا کرونگا فقط

سوال مخدوم بندہ جناب چچا صاحب اس دیار مین قحط کے آثار نمایان ہو چلے تھے گرد اڑتی تھی ہوا تند چلتی تھی بادل آتے تھے ہوا کے مارے اڑ جاتے تھے جن لوگون نے تخم ریزی امید موہوم پر کردی تھی وہ کھیتی انکی جلی جاتی تھی ہر شخص کے دلمین ہراس تھا زندگی سے ہر ایک بے آس تھا جہان لوگ جن کے یہان غلہ بھرا ہوا تھا بغلین بجاتے تھے غربا ومساکین بیچارے خشکی ہوا کے مارے مرے جاتے تھے یکایک خدا نے اپنا فضل کیا کہ چہار شنبہ کو رات سے لیکر جمعہ کی شام تک ایسا لگاتار موسلا دھار مینہ برسا کہ جل تھل ایک ہوگیا لوگ گھبرا اٹھے دیکھیے آدمیون کا بھی عجیب حال ہے ابھی تو کہہ رہے تھے کہ بارش نہین ہوتی اتنے مین پکار اٹھے کہ خدایا بس کر جسقدر کھیتیان پژمردہ ہوگئی تھین وہ سب سرسبز ہوگئین مخلوق خدا کو از سر نو زندگی حاصل ہوئی ✓

طرفہ احوال عالم کا کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے	کہ کیا کیا رنگ اب تاں ہین و کیا کیا یہ بشتر یا تھے

جواب - سرمایہ سعادت مندی جیتے رہو۔ نامہ مسرت افزا پہونچا دل جمعی ہوئی اس دیار مین بھی ایسی بارش ہوئی کہ ہفتہ مین ایک وقت بھی آفتاب نے منہ سے نقاب برنہ اُٹھائی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کثرت بارش سے قصبہ ہذا و نیز چند دیہات کی زراعت بالکل غرقاب ہوگئی اکثر مکانات مسمار ہوگئے الا شکر ہے کہ جان کا زیان نہ ہوا ہفتہ کے بعد بارش موقوف ہوئی ورنہ بجاے رحمت زحمت ہوجاتی فقط۔

سوال - مکرم و معظم بندہ جناب چچا صاحب! ایام سرما سر پر پہونچے ہنوز پارچہ سرمائی مرحمت نہ ہوئے منگل کے روز دوپہر کو یکایک ابر سا ہوکر اندھیرا ہوگیا اور اس بلا کی آندھی آئی کہ الٰہی توبہ اس وقت کی تاریکی مین رات دن کی تمیز نہ ہوسکتی تھی جب خاک و خاشاک آسمان پر چڑھکر اندھیرا کم ہوگیا فوراً بارش ہونے لگی تین گھنٹے تک غضب پانی برسا اس موقع طوفان آندھی بارش سے غلہ و چارہ کا بہت نقصان ہوا فقط

جواب - سراپا تمیز برخوردار عبد العزیز خط تمہارا پہونچکر منکشف کیفیت کا ہوا پارچہ سرمائی معرفت شیخ نگاہی بھیجتا ہون از روی فہرست مرسولہ وصول کرکے رسید بھیجو۔ تم حتی الامکان صاف و نفیس پوشاک پہننے کی عادت رکھو اور میلے کپڑے پہننے سے محفوظ رہو کیونکہ اس سے طبیعت مکدر ہو جاتی ہے و طبع پریشان ہوتا ہے قسم قسم کی بیماریان پیدا ہوجاتی ہین صاف و سفید کپڑے پہننے سے عقل کو تیزی ذہن کو رسائی طبیعت کو تندرستی ہوتی ہے مزاج مین نفاست آجاتی ہے طبیعت اعتدال کیساتھ رہتی ہے یکایک بیماری دامنگیر صحت ہونے نہین پاتی علاوہ اسکے خوش لباس آدمی مخلوق کی نگاہ مین معزز سمجھا جاتا ہے فقط۔

سوال - امیدگاہ برادران جناب بھائی محمد عنایت علیخان صاحب دام ظلہ پندرہ تاریخ ربیع الاول کو اس دیار مین خوب بارش ہوئی یقین ہے کہ جس کھیت مین اٹھارہ من غلہ پیدا ہونے کی امید کی جاتی تھی اب وہان سے اکیس بائیس من غلہ برآمد ہوگا غلہ کا نرخ بھی بارہ سیر سے ساڑھے چودہ سیر تک ہوگیا ہے اگر باہر سے کوئی خریدار ہی نہ آیگا تو فصل درو ہونے تک یقیناً

بلیسی ہو جائیگا چونکہ آپکو تشریف لیجانے ایک سال سے زیادہ ہوا امید کہ تین چار مہینے کی رخصت لیکر آئیے اور ایک جوڑی کڑے اور ایک ہنسلی طلائی وکچھ پارچہ سرمائی برخوردار الطاف علیخان کیواسطے ضرور لائیے فقط

جواب۔ عزیز از جان برادر حسن علیخان خط تمھارا آیا مندرجہ اسکا معلوم ہوا تم لوگ بچون کو زیور پہنانے کے بڑے شایق ہو اور اسکے ثبوت مین یہ دلیل پیش کرتے ہو کہ زیور انکو زیادہ خوبصورت بنا دیتا ہے سنو آدمی کی خوبصورتی اسکی صفائی پوشاک جسم سے سمجھی جاتی ہے کہ جس کے پہننے سے نہ عقل و فہم کی روز بروز تیزی ہو تندرستی بھی حاصل رہے نہ کہ زیور پہنانا پوشاک غلیظ رکھنا اس کو تو کوئی عقلمند پسند نہ کریگا بلکہ بڑی کم فہمی ہے جو بچون کو زیور پہنا کر انکی جان گنواتے ہین ہم کئی بار سن چکے کہ فلان شہر مین ایک طفل زیور کی بدولت ہلاک ہوا یا فلان جگہ فلان کا لڑکا مع زیور کے گم ہو گیا مگر پھر بھی اپنے اولاد کے دشمن خواب خرگوش سے بیدار ہو کر زیور پہنانے سے باز نہین آتے انکی عقل پر ایسا پردہ غفلت کا پڑا ہوا ہے کہ باوجود سننے ایسے واقعون کے ہوشیار نہین ہوتے چاہئے کہ اولاد کی جان بچانیکا نہایت ہوشیاری سے بندوبست کرنا واجب ہے لہذا ہم کوئی چیز از قسم زیور نہین لاوینگے ہان پارچہ ہر قسم کا لاوینگے انشاء اللہ تعالی اگلے مہینے مین رخصت لیکر ضرور آوینگے فقط

سوال۔ قبلہ عالم دام ظلہ دس روز تک اس دیار مین وہ بارش ہوئی کہ قدیم قدیم لوگ چالیس برس سے ایسی بارش کا ہونا بیان نہین کرتے جمعہ کے روز یہ حال ہوا کہ چو طرف مکانون کے گرنے کی آوازین دھڑا دھڑ چلی آرہی تھین ہر شخص مضطر و پریشان خدا کی طرف لو لگائے تھا اس بارش سے بہت سے تالاب ٹوٹ گئے ہزارہا مکان گر گئے آبپاشی ڈھہ گئے جدھر دیکھئے ادھر پانی پانی ہے جس سے سخت تباہی بربادی کی کمائی ہے چنانچہ میری حویلی کی دیوار مغربی یہ بھی گر گئی اعلاماً گذارش ہے فقط

جواب۔ سعادت مند بخت بلند زاد اللہ قدرہ تمھارے خط کے آنے سے بعافیت دلی فکر دور ہوئی یہان اللہ تعالی کے فضل و کرم سے خوب ہی بارش ہوئی مگر یہان تو امسال بارش کا خاتمہ سا معلوم ہوتا ہے … آسمان بالکل صاف رہتا ہے رات کو کسی قدر سردی ہو جاتی ہے تبدیل موسم کیوجہ سے آٹھ ہوائین بہت تیز … یا جاتا ہے شہر مین بخار کا دور دورہ ہے دیہات مین کہین کہین ہیضہ خانصاحب کا سکہ چل رہا ہے

ہسپتال مالامال ہی ہمکو بھی ایسا بخار آیا تھا کہ خدا کی پناہ درد سر وہ تھا کہ الٰہی توبہ مگر اب بخیریت ہی بذریعہ منی آرڈر دو سو روپیہ بھیجتا ہون ڈاکخانہ کا نوٹس کر وصول کرکے رسید بھیجو فقط

سوال ۔ فرزند اقبالمند خوش رہو ۔ شیخ سبحان کے گھر مین کیمن مٹی کا تیل رکھا ہوا تھا قبل شام کو انکے دو بچون نے کھیلتے کھیلتے اسمین دیا سلائی کی ایک تیلی ڈالدی بسبب تیلی کا قریب ہونا تھا کہ قیامت بپا ہوگئی تمام تیل دفعتہ بھبوکا ہوکر آسمان کو چڑھ گیا ایک بچہ پانچ برس کا وہین جلکر مر ہی نکلا دوسرا دو گھنٹہ تک تڑپ کر مر گیا یہ امر دمی کا تیل بڑا سخت ہیبتناک ثابت ہوا ہے تم قطعًا اسکا استعمال ترک کردو کیونکہ بال بچون والے گھر مین ہرگز اسکے رکھنا نہ چاہیے امسال فصل ربیع کیسی ہی اطلاع دو فقط

جواب ۔ قبلہ گاہا حسب الارشاد آپ کے مٹی کے تیل کا استعمال موقوف کردیا اس نواح مین اندنون فضل الٰہی سے فصل ربیع کا درو شروع ہوگیا ہی حالت فصل کی خاطر خواہ ہی لیکن غلہ گندم کا نرخ باوجود آمد کثیر و غلہ جدید کے وہی ڈھاک کے تین پات جب پوچھو وہی بیس کے بیس سیر انگریزی عملداری مین تقرری نرخ نہین تو گویا غلہ فروش کامل الاختیار سمجھ گئے ہین جس طرح چاہین نرخ مقرر کرین اور مختار ہین کہ دن مین چار چار مرتبہ نرخ کو بدلین کوئی پوچھتا ہی نہین کہ لالہ صاحب اس اندھیر کیجئے کیا ہی فقط

سوال ۔ حضرت ولی نعمی جناب خالو صاحب مدظلہ سعدی خان صاحب نے اپنے لڑکے کی شادی بڑی دھوم دھام سے کی اور رسم بھاجی و دعوت برادری امن و آبادی و فراخ حوصلگی سے انصرام کو پہونچائی کہ تمام قصبہ مین اس کی دھوم مچگئی جلسہ دعوتی محافل رقص و سرود کئی دن تک برابر رہا سامان آرائش و زیبائش اس حسن و خوبی سے سرانجام ہوا تھا کہ جسکی تصریح کو ایک علیحدہ دفتر چاہیئے الغرض اس عظمت و شان سے شادی کی کہ تمام لوگ انکی فیاضی پر عش عش کر رہے ہین حقیقت مین انھون نے اپنی برادری مین نام سب سے بڑھکر کیا فقط

جواب ۔ برخوردار سعادت آثار سعدی خان صاحب کو اس شادی میمنت آبادی کی ہماری طرف سے مبارکبادی پہونچا دینا ۔ ان دنون یہان سخت گرمی پڑتی ہے آسمان سے آگ برستی ہی ہوا تند چلتی ہے تار جہنم سے شعلہ ہائے آتشین لاتی ہی غرضکہ ایسی تکلیف ہی کہ زندگی

بیجیا ہے جو جلتے ہین خس کی ٹٹی سے آرام ملتا ہے نہ پنکھے سے سرد ہوا آتی ہے نہ برف سے تسکین ہوتی ہے بلکہ اس سے تو قلب اور بھی حدت پہونچتی ہے اگر چند روز گرمی کا یہی حال رہا تو جینا محال ہوگا خدا جانے چرند و پرند کا کیا حال ہوگا فقط

سوال - بھائی صاحب بی بندہ - تاریخ شادی برادر امراؤ علیخان ستائیس ماہ حال قرار پائی ہے اس شادی مین ہم لوگون کا ارادہ بھاجی دینے کا ہے اگر بھاجی نہ دی گئی تو کئی آدمیون کا نام اپنی برادری مین ہم سے بڑھجائے گا جب انھون نے اپنے لڑکون کی شادی مین تمام برادری کو بھاجی دی اور دوسو روپیہ کی آتشبازی چھڑائی اور چار چار رنڈیون کا ناچ کرایا تو ہم اُن سے کیسے کم رہین اگر ہم ایسا نہ کرینگے تو لوگ ہمکو کم ہمت و بیحوصلہ و کنجوس خیال کرینگے برادری مین ناک کٹجائیگی خاندان کا نام بدنام ہوجائیگا اگر آپکا ارشاد ہو تو دو ہزار روپیہ قرض لیکر شادی مذکور مین صرف کیا جائے

جواب - قوت بازو میرے خط تمھارا پہونچا اسکے مضمون ناپسند نے ہمکو ناراض کیا اے عقل کے دشمنون اسوقت تو قرض لیکر برادری کو بھاجی دیکر آتشبازی چھڑا کر رنڈی نچاکر نام پیدا کر لوگے مگر جب ساہوکار جی نے نالش کر کے قرقی جاری کرائی اور دروازہ پر حاضری کا سمن چسپان ہوا اور عدالت سے اصل مع سود و خرچہ کی ڈگری ہوکے گھربار کی قرقی و نیلامی کا ڈبل حکم آگیا تو وہ نامورہی اور اسوقت کا حمق کیا ساتھ دیگا بڑی جہالت کی بات ہے کہ لوگ اپنی حیثیتون و حالتون کو تو دیکھتے نہیں اندھا دھند ہمچشمون کی تقلید اور خوف و شرم سے اتنے مصارف بیجا کے متحمل ہوکر بحر افلاس مین ڈوب جاتے ہین بس مبلغ پانچسو روپیہ بھیجتا ہون ڈاکخانہ سے وصول کرکے اور پرانے خیالون کو چھوڑ کے اپنی حیثیت کے موافق کام کرو کوئی امر خلاف شرع نہ ہوئی یا رنڈی ناچ تماشے کا کوئی رنگ نہ جماوے بہر کیف بموجب شرع شادی ہو نہ کہ خانہ بربادی فقط

سوال - نور نظر محمد اکبر ہم نے اپنے کارندہ کی نسبت بہت کچھ شکایت تغلب و تصرف کی سنی ہے مگر ہم کو کار متعلقہ سے اسقدر فرصت نہیں کہ علاقہ پر پہونچکر اسکے تغلب و تصرف کی تفتیش کرین اب تم ایک مہینے سے علاقہ پر مقیم ہو یقین ہے کہ اِس عرصہ مین حسن انتظامی یا بدانتظامی سے کوئی روز نہ

تم کو واقفیت ہو گئی ہو لازم کہ کیفیت مفصل سے اطلاع فرماؤ فقط

جواب - جناب خالو صاحب پشت پناہ میرے - در حقیقت ایک مہینہ سے فدوی آپکے علاقہ پر مقیم ہے لیکن یہان کے داخل و خارج پر سر دست اسلیے بحث نہین کر سکتا کہ مجھے اسکی حقیقت معلوم نہین جبتک اری کیفیت معلوم نہ ہو تو پچھلے انتظام کے حسن و قبح کا اندازہ کیسے کر سکتا ہون ہان البتہ حال کے انتظام پر بحث کر سکتا ہون اور یہ کہہ سکتا ہون کہ واقعی بمقابلہ آمدنی کے اسقدر خرچ کا ہونا بالکل فضول و بجز بربادی صورت آبادی نظر نہین آتی

سوال - برادر عزیز سراپا تمیز امسال ارادہ ہمارا حج کرنے کا ہے اور علاقہ کا کام کسی عزیز کے سپرد کر دینے مین اسوجہ سے ہم کو تامل ہے کہ وہ اپنا ہت جانکر بے خوف و خطر خوب اڑائے کھائیگا اور کہیگا میرا کیا کرینگے اور مجھ سے کیا لیوینگے فرض کرو کہ اگر اُس سے حساب کتاب طلب کیا جائے تو تمام خلقت اپنے ہی کو برا کہے گی کہ واہ انہون نے خوب سلوک کیا سو بلحاظ ان قباحتون کے کسی غیر شخص معتبر کو کہ جسمین علم و حلم بے طمعی صلاحیت و خلق و دانائی و رسائی و ایمانداری ہو کارندہ گری تفویض کرنا چاہتا ہون اگر کوئی آدمی ان صفتون کے ساتھ وہان پایا جاوے تو بیس روپیہ ماہوار علاوہ خوراک و سواری مقرر کر کے اسطرف روانہ کرو اور تم بھی رخصت لیکر آؤ فقط

جواب - بھائیصاحب فیاض زمان دام فیضہم عین انتظار مین نامہ والا نے بندہ کو سرفراز فرمایا حقیقت مین اس قسم کے کامون مین کسی عزیز و رشتہ دار کو پورا پورا دخل دینا قطع نظر اور قباحتون کے ایسا ہی ہے کہ جیسا آستین مین سانپ کا پالنا اور اپنے حق مین ببول کا کانٹا بونا ہے انشاء اللہ تعالی حسب منشاء والا ایسا شخص کہ جو ہمہ صفت موصوف ہو تجویز کر کے ہمراہ لیکے عنقریب خدمت شریف مین حاضر ہوتا ہون - فقط

سوال - جناب عالی فدوی بحصول رخصت دو ماہ علاقہ پر آیا آپ کے کارندہ کی جرأت بہت بڑھی ہوئی پائی یعنی اپنے فائدہ کے اُٹھانیکی غرض سے رعایا کو از حد ستاتا ہے اور ظلم کھلا دونون ہاتھ سے لوٹتا ہے - اسکی حضرت سے بڑا کل خلاف مصلحت علاقہ داری ہے تقرر غیر شخص

جواب۔ قوت دل وجگر مد عمرہ حقیقت مین برادر نبی بخش خان نے اپنے کار منصبی کو اس عمدگی سے ادا کیا کہ علاوہ خوشحالی رعایا کے مالگذاری مین بڑی ترقی ہوئی ان کی زندگی تک قرب وجوار کی ریاستون مین ہماری ریاست کے حسن انتظام کی تعریف ہوتی تھی علاقہ غیر کی رعایا آکر آباد ہوتی تھی یہ سب بہبودی اُنکی دانائی سے متعلق تھی مگر قادر مطلق نے ایسے وقت مین مجھ سے جدا کر لیا کہ جو اکثر امور مین اُنکی مدد کی حاجت پڑی انکے نہ ہونے سے میری آنکھون کے سامنے اندھیرا ہو گیا خیر مرضی مولی اسیطرح تھی برخوردار عبداللہ خان کی نسبت جو تم نے تحریر کیا ہے اگرچہ اسکے جوان سال ہونیکی وجہ سے اسکا تقرر کارکارندہ گری پر کسیقدر قابل تامل تھا لیکن باانہمہ ہم خیال کرتے ہین کہ وہ ازراہ سعادتمندی منصفانہ جمعبندی سے ہمکو اور ہماری رعایا کو خوش کریگا فقط

سوال۔ عزیز از جان برادر عبداللہ خان بعافیت رہو۔ بعد دعاے ترقی مراتب خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جناب چچا علی بخش خان دام اقبالہ نے بدرپانتی کی علت مین اپنے کارندہ کو موقوف کر کے بجاے اسکے تم کو تعینات فرمایا ہے تم جلد یہان آکر جمع وخرچ کا انتظام بہت اچھا کرو رعیت سے حق وانصاف کے موافق مالگذاری وحق زمینداری لو مین نہایت شوق وانتظار سے تمہارے انتظام کا حال دریافت کرتا رہونگا ایسا نہو کہ تم جناب ممدوح کی امید کے خلاف کوئی کام کرو اور انکو اپنی امید مین تمہاری طرف سے کسی طرح کی مایوسی ہو میرا ہمیشہ تمہاری طرف تعلق خاطر رہیگا تم انصاف وحق رسانی کے باب مین ایسے شہرۂ آفاق ہو کہ جی ہمارا خوش ہو جاے فقط

جواب۔ پشت پناہ برادران نہایت درجہ مہربانی آپنے فرمائی جو خدمت کارندہ گری کی بندہ کو دلائی فدوی کو اپنے حال پر آپ کی ذاتی توجہ بخوبی معلوم ہو چکی ہے تازیست اُسے نہ بھولیگا یہ عنایت فرمائی مربیانہ محبت آمیز مناسبات کی علامت ہے اس آپ کی شفقت نے اسقدر اثر کیا ہے کہ جسکا شکریہ ہر وقت تہ دل سے ادا ہوتا ہے جو نصیحت آپنے ارقام فرمائی ہے اُسی نہایت صفائی باطنی سے قبول کر کے آپکو یقین دلاتا ہون کہ تاریخ بارہ ماہ اپریل کو خدمت فیضدرجت مین حاضر ہونگا فقط

سوال۔ جناب خالو صاحب فیض بخش دام افضالہ آپنے جو یہ ارقام فرمایا ہے کہ تمکو ہمارے علاقہ کی

کار ندہ گری منظور رہی یا نہین اسمین فدوی کی یہ التماس ہے کہ حتی الامکان انسان اپنی کار متعلق مین ایسی کوشش کرے کہ جس کا انجام اچھا ہی کیونکہ جو شخص دیکھتا ہے انجام کو دیکھتا ہے اگر کوئی کام بگڑ جاوے گو اتفاق ہی سے بگڑ گیا ہو تو اُسوقت یہ سمجھا جاوے کہ اس کام کے سرانجام مین بالکل کوشش نہین کی گئی اور جو کام اچھا ہو گو اتفاق سے ہو گیا ہو تو اسمین یہ خیال کیا جاوے کہ اسمین بڑی محنت و جانفشانی ہوئی ہے پس گویا کوششون و محنتون کا شاہد انجام ہی ٹھیرا اور علاقہ داری مین بیسیون طرح کے جھگڑے ہوتے ہین بعض مین کامیابی اور بعض مین ناکامیابی ہوتی ہے اس غرض سے عرض ہے کہ ہر کام مین بدل و جان سعی بلیغ کرنا لیکن یہ قباحت درمیان سے نکالدیجاوے کہ جس کام کا انجام اچھا ہو اسمین سمجھین کہ محنت کیگئی اور جسکا انجام اچھا نہ ہو اسمین بندہ نالائق تصور کیا جاوے فقط

جواب۔ نور دیدہ میرے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جس کام مین محنت و کوشش کیجاوے انجام اُسکا بُرا ہے اور جسمین محنت و کوشش نہ کیجاوے اسکا انجام اچھا ہی ہان جو کام بے سمجھے بوجھے کم توجہی سے کیا جائیگا نتیجہ اُسکا خراب ہوگا اور جو انجام دیکھ سے پہلے اسباب کامیابی کے سوچکر توجہ کامل سے کیا جائیگا نتیجہ اسکا بہتر ہوگا اب ہم کارکنندہ گری منظور کرنا یا نہ کرنا تمھارے منشا پر چھوڑ کر اس خط کے جواب کے منتظر ہین فقط

سوال۔ برخوردار لیاقت آثار ہم نے صرف الطاف مربیانہ سے محبوب خان کو اپنے علاقہ پر تعینات کیا تھا لیکن اُسنے ہماری ریاست کو خراب اور ہمارے عزیزون مین فتور پیدا کر دیا حالانکہ اس حیرت انگیز خبر نے اس بات پر ہمکو آمادہ کیا کہ ہم اسکو اپنے علاقہ سے علیحدہ کرین مگر بپاس لیاقت کامل موقوف کرنا مناسب نہین سمجھا اب تم رخصت کرکے تحریر کرو اور واقعی سے اطلاع دو فقط

جواب۔ اے قبلہ عالم آپکی شکایت محبوب خان کی نسبت بجا و درست ہے مگر جہان تک قیاس کیا جاتا ہے وہ محض سپاہی پیشہ ہین ان کو حق و ناحق کی تمیز کہان ان مین ایسی دور اندیشی ورنہ نکمانہ نہین وہ بیچارے سیدھے سادے مسلمان ہین کا یہ ایمان کہ جو نیت امام کی نسبت

میری" اے حضرت یہ سب شرارت وزیر خان کمبخت کی ہے جو جو فتورات امورات خانگی مین ہو رہے ہین اسی کا طفیل ہے وہ آپکے عزیزون مین اس خیال سے اتفاق نہین چاہتا کہ اگر ان سب مین اتفاق ہوگیا تو پھر مجھے کون پوچھیگا اور یہ مزے کہ روپیہ مین چار آنہ و سفید کپڑا اپیٹ کو روٹی کہان نصیب ہوگی کیفیت یہ ہے جو عرض کی فقط

سوال - برخوردار ستودہ صفات ہم تمھارے خط کے انتظار مین عرصہ سے ہمہ تن چشم ہین لیکن نہین معلوم کہ تم ایسے کس کام مین مصروف ہو جو خط لکھنے کی بھی تم کو فرصت نہین ہے لازم کہ اپنی خیریت و نیز ریاست حیدرآباد کی کیفیت سے مفصل اطلاع دو فقط

جواب - پھوپھا صاحب قبلہ فیض رسان دام اقبالہ مفخر نامہ ہو بجا عزت بخشی وجہ دیر رسی عرائض کی یہ ہے کہ یہ خاکسار بذریعہ کار سرکار بمبئی گیا تھا آج واپس آیا ہے فی زمانہ اعلیٰ حضرت قدس ہمایون محبوب علیشاہ والی حیدرآباد دام اقبالہ و دولتہ کے عہد سلطنت مین تمامی رعایای ممالک دکن بہت آسایش و آرام سے بسر اوقات کر رہی ہے ظلم و ستم کی جڑ اُکھڑ گئی انصاف کا دریا موجزن ہے مذہبی تعصب کی آگ جو قدیم سے بھڑک رہی تھی سرد ہو گئی چندروز مین نوشیروان عادل کو ہم لوگ بھولجائینگے اللہ تعالیٰ ایسے بادشاہ دادگستر کو ترقی روزافزون عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنے ظل عاطفت مین رکھے آمین یا رب العالمین فقط

سوال - قبلہ و کعبہ دوجہان دام ظلکم آداب و نیاز کے بعد عرض یہ ہے کہ ادھر آپ تشریف لے گئے ادھر تیسرے دن شب کو پشت دیوار کچہری مین نقب لگا کر چور کود پڑے اور دیا سلائی روشن کر کے مال و متاع دیکھنے لگے اسمین پہرے کے سپاہی نے بھی روشنی اندر کی دیکھی روشنی دیکھتے ہی عقل کا چراغ گل ہوگیا سمجھا کہ اس مکان مین آسیب کا دخل ہے اور سپاہیون کو جگایا سب کی عقل پہ پتھر پڑگئے کہنے لگے اجی آسیب کیسا ایک شہابہ کا شہابہ اتر آیا ایک بولا ارے میان تم سب بیوقوف ہو یہ نہ آسیب ہے نہ شہابہ دو تحصیلدار اسی کچہری کے پہلے مرچکے ہین انھین دونون کی روحین اجلاس کر رہی ہین اسمین بولنا نہ چاہیئے چپکے ہو رہو چورون نے جو دیکھا کہ بیوقوفون کا

بازار گرم ہو اطمینان سے قفل توڑے اور کل مکان کا مال و اسباب اور جتنا روپیہ امانت مین رکھا ہوا
نکالکر چنپت ہوئے صبحکو جب قانون گو صاحب کچہری مین گئے تو سپاہیون نے کہا کہ صاحب
رات کو تو کچہری مین بڑے بڑے اجلاس ہوئے اور خوب اظہار پڑھے گئے اور قفل کھڑکھڑائے
گئے قانون گو صاحب بولے بھائیو کیسا اجلاس کیسی کچہری اسوقت تم کہان ہو کیا دیکھتے ہو دیوانے
ہوش مین آؤ کیا کہہ رہے ہو سب ایک زبان ہو کر کہنے لگے کہ ہم ہوش مین ہین رات کا ماجرا
اسی کچہری کا ذکر ہے دونون تحصیلدار متوفی کی روحین آئی تھین بڑی دیر تک اجلاس کیا
قانون گو صاحب نے کچہری کھولکر دیکھا تو عجب گل کھلا ہے صندوق جدا ٹوٹے پڑے ہین اسباب کا
پتہ نہین روپیہ جدا غائب ہے دیوار مین نقب موجود ہے اسی وقت انھون نے صاحب مجسٹریٹ بہادر
ضلع کو اطلاع دی فوراً صاحب ممدوح مع صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس موقعہ پر پہونچکر بعد
معائنہ موقع صاحب مجسٹریٹ بہادر نے فدوی سے فرمایا کہ تم تحصیلدار صاحب کو بھی اطلاع دو اور لکھو کہ
جلد آوین اطلاعاً گذارش ہے فقط

جواب نور نظرم خط تمہارا پہونچکر منکشف کیفیت کا ہوا چورون کی خوش نصیبی اور نگہبانون کی
بدبختی کے سوا اور کیا کہا جائے میری طرف سے بحضور خداوند نعمت جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر عرض کر دینا کہ تاریخ ۲-اگست
کو حاضر ہونگا۔ فقط

سوال جناب چچی صاحبہ تسلیم برادر حسن علیخان کی زبانی معلوم ہوا کہ بدون خرچ آپ کو
سخت تکلیف ہے۔ لہذا مبلغ ڈیڑہ سو روپیہ معرفت برادر احمد علیخان آپکی خدمت مین بھیجتا ہو قبول فرمائیے فقط

جواب برخوردار بلند اقبال حمیدہ خصال آجتک کسی عزیز کو ہم نے اپنی ہمدردی کرتے
نہین دیکھا سب اپنی اپنی روٹی پہ دال رکھ لیتے ہین لیکن اس خجستہ خصال ستودہ خیال
نے اس کال مین مبلغ ڈیڑہ سو روپیہ بھیجکر ہماری آبرو رکھ لی ننھے ننھے بچون کی جان بچالی مین ایسے
لائق بھتیجے کی نت نت بلائین لون صدقے ہو جاؤن جو عین وقت مصیبت مین کامل ہمدردی ہمارے
ساتھ ظاہر کر ہوا ہے سرمایۂ زندگی مین تم پر دار ہی مرد کا کام کمانے کا ہے اور اس کمائی کو خوش سلیقگی و کفایت

تمہاری عمدہ اصول پر صرف کرنا و انتظام خانہ داری پوچھنا حسن کہنا عورتوں کا کام ہے الا میں خالی ہاتھ
کیا کر سکتی ہوں کیونکہ تمہارے چچا کبھی ایک کوڑی خرچ کو نہیں دیتے مطلق گھر کی خبر نہیں لیتے انکی
بیخبری سے جیسی ہم پر تکلیف گذر رہی ہے دل ہمارا خوب جانتا ہے یہاں تو ہم مجبور ہیں مگر

قیامت ہوگی جب خورشید سر پر کھڑا ہوگا		زمین تانبے کی ہوگی آسمان فولاد کا ہوگا

اُس روز ہمارا ہاتھ اور تمہارے چچا کا دامن ہوگا فقط

سوال قبلہ حاجات مدظلہ دو مہینے سے مسماۃ نیک قدم کنیزک کے سر پر آسیب کا سایا ہوا ہے جب کوئی سیانا و عامل جن بھوت کا اُتارنے والا اُسکے سامنے آتا ہے تو کچھ افسون و عزیمت ہندی عربی کسی زبان کی ادہر عزیمت خوان پڑھنی شروع کرتا ہے تو اُدھر برابر وہ آسیب اسی کلام کو ایسا فرفر پڑھتا ہے کہ عزیمت خوان سے چار قدم آگے چلتا ہے اگر وہاں پہ کوئی عامل باعمل ہو تو فلیتہ وغیرہ لکھوا کے بھیجئے فقط

جواب سعادت آگین برخوردار نظام الدین - یہاں کوئی جن بھوت کا اُتارنے والا عامل نہیں ہے مگر ہاں اجمیر شریف میں ایک بزرگ شیخ جانتے ہیں بشرط خیریت محرم الحرام کی تعطیل میں اجمیر شریف جاکے اُن سے تعویذ و فلیتہ لکھوا کر بھیجونگا فقط

سوال حضرت ولی نعمت جناب چچا صاحب سلامت جمعہ کے روز مسماۃ بدھیا زوجہ منگلی نے سم الفار چوہوں کے دفع کرنے کو کوٹ کر تھوڑے آٹے میں ملا کر جہان جہان رکھنا منظور تھا رکھا باقی اُسے ایک برتن میں بلا تمیز اسبات کے کہ کس چیز کا برتن ہے ڈالدیا اتفاق سے وہ ظرف نمک کا تھا شام کو اس عورت نے کھچڑی پکائی اور وہ نمک سم الفار ملا ہوا اسمیں ڈالا بعد تیار ہونے کے میاں بی بی نے کھالی کھاتے ہی بیہوش ہوگئے ہلاکت کے قریب پہنچ گئے ہر چند ان کو آواز دی گئی مگر کوئی ہوش میں ہو تو بولے لیکن انکی زندگانی کا لگاؤ ہنوز باقی تھا اتفاق سے اُسی وقت ڈاکٹر صاحب ملنے کو چلے آئے انہوں نے دوا کرنی شروع کی چونکہ سم الفار مقدار میں کم تھا اس سبب سے موت کے پنجہ سے نکلے دو سہ دن جیتے رہے فقط

جواب - برخوردار بخت بیدار احتیاط اعلیٰ درجہ کی فضیلت ہے جسکے سبب بڑی بڑی آفتون سے محتاط نجات پاتا ہے و نادان بے احتیاطی کی وجہ سے طرح طرح کی آفتین اٹھاتا ہے منگلی کی عورت نے اپنی بے احتیاطی سے اپنا گھر پھونکدیا تھا دوسری مرتبہ اپنے کپڑے جلالئے تھے مگر پھر بھی احتیاط نہین کرتی اس سے معلوم ہوا کہ وہ آدمی کی صورت ہے پر جانور کی سیرت رکھتی ہے فقط

اینکہ می بینی خلاف آدم اند		نیستند آدم غلاف آدم اند	

پس اسکے پیدائشی برے افعال جعفر کی عمدہ تعلیم سے درست نہین ہو سکتے فقط

سوال - اے میرے عزیز ان دنون ایک نصیحت نامہ مکہ معظمہ سے آیا ہے اسکی نقل مطابق اصل تمھارے پاس بھیجکر نگارش ہوتا ہے کہ اب روز محشر سر پر آ پہونچا اپنے گناہون سے توبہ کرکے بہشت ملنے کی فکر کرو یہان ہر مسلمان پنجوقتی نماز پڑھتا ہے ہر ایک کے ہاتھ مین تسبیح ہے الٰہی خیر کا وظیفہ ہے فقط -

جواب - اجی بھائی صاحب مین تو اس وصیت نامہ کا قائل نہین کیونکہ بجز اللہ کے کسی کو معلوم ہی نہین کہ قیامت کب آئیگی جس روز ملک الموت ہمارے پاس آئیگا اور ہم کو اس عالم فانی سے عالم جاودانی مین لے جائیگا وہی دن قیامت کبریٰ نظر آئے گا فقط

تیسری فصل مین سوال و جواب برادرونکے

سوال - اے صاحب مہربان - واہ سبحان اللہ آپ اپنے وعدے کے بہت سچے ہین اجی صاحب طلبی رقوم بقایا کی نسبت لگاتار کئی خط آپ کی خدمت مین بھیجے لیکن آپ کو میری لکھنے کا کچھ خیال نہ ہوا رقم کا دینا تو ایک طرف جواب تک بھی ندارد بس یہ اطلاع اخیر آپکو دیجاتی ہے یا تو مبلغ دو سو روپیہ بھیجدیجیے ورنہ ناچاری کو پھر دیوانی مین پیش ہونا ہوگا فقط

جواب - مہربان من لطف و کرم مین اسبات کا مشکور ہون کہ آپ نے سرکار مین روپیہ داخل کرکے میرے بیٹے کو بزمرہ سواران نوکر کرایا جس سے میری دلی خواہش پوری ہوئی مین یقین

کرتا ہون کہ آپ ہمیشہ مجھے اپنے صادق دوستون اور خیرخواہون مین سمجھین و شرمین
اُنھین شمار کیا جاؤن کہ جو آپکی خدمت گرمجوشی سے ادا کرتے ہین بہر نوع آپکی اطاعت گذاری
کرتا رہون مگر دو مہینے سے عارضہ تپ پیچش مین مبتلا تھا اسوجہ سے مرسولی مبلغان تحریرا
ہوا بابت بھیج رہا اسیقدر مبلغ دوسو روپیہ ارسال خدمت ہین ڈاکخانہ سے وصول فرماکر رسید بھیجئے فقط

سوال۔ ای صاحب بلد باطن کسی شخص کی نسبت کہ جسوقت وہ موجود نہو ایسے الفاظ
کہے جاوین کہ اسکو سنکر یا خبر پہونچنے پر ایک کمینے پن کی علامت ہے اور جو کوئی کسی کی
شکایت کرے یا پیٹھ پیچھے کسی کو برا کہے یہ بیوقوفی کی دلالت ہے جب کسی نیک طینت کو کسی
کے پیچھے کی شکایت پہونچی تو وہ اسکے منھ پر کہدیتا ہے ظاہر مین دوستی کرنا باطن مین برا
کہنا نیک نہاد لوگون کی شان سے بعید ہے آیندہ ان حرکات ناپسندیدہ سے باز آئیے
اور کلمات لایعنی سے اپنی زبان کو روکئے کیونکہ بہت شخص اس بلا مین گرفتار ہوکر خراب ہوگئے ہین فقط

جواب بحسب سوال۔ آپکا خط پہونچا حال معلوم ہوا بڑے افسوس کی بات ہے کہ کسی چغلخور
بد طینت کی لغو باتون کو سنکر بلا تحقیق اس امر کے کہ آیا وہ سچ ہے یا جھوٹ یکایک ناراض
ہو جانا اور جو دل مین آیا اور قلم سے نکلا ناسپ شتاب لکھدینا دانائی سے بعید ہے مسلک
حسب نسب عیب جوئی یا غیبت کرنے کی حرکت سرزد ہو اُسکی صحبت کو دنیا مین کوئی شخص پسند
نہین کرتا بلکہ حقارت کی نظر سے اُسکو دیکھتے ہین مگر یہ تو فرمائیے کہ مین نے کس سے کسکی غیبت
کی کہ جو آپنے اس مقصود کی نسبت ناملائم الفاظون سے نامہ فرسائی فرمائی خیر اسکا
شکوہ اب آپکی رنجش تا مجھکو پہنچا کر متکلف ہون کہ آپ یہان تشریف لائیے یا اس خیر طلب
کو طلب فرمائیے تاکہ حضور صفائی سے [illegible] کدورت کو رفع کرکے چغلخور کا منھ کالا کیا جائے فقط

سوال۔ [illegible] آپکی طرح [illegible] ہون وہ سارا گرچہ کم لیاقت در پئے
دامن کو تھامے ہوئے ہین ہون۔ ایسے لوگون کا مین خاک پا ہون ان کے سامنے مجھے کیا آتا
ہے مگر یہان آپ جیسے کا استاد ہون معلوم ہوتا ہے کہ شامت اعمال نے آپکا پیچھا کیا ہے جو الفاظ

تامناسب میری شان مین لکھ بھیجے ہین اب مین نامہ نیاز کو تمام کرتے ہوے آپکے کان اچھی
طرح سے کھولے دیتا ہون کہ بغیر تسلیم باتونکی نوک جھوک سے بھی معاف رکھئیے کیونکہ مین اسکے جوابات کی
تحریر مین اپنی لیاقت کو بٹہ لگانا نہین چاہتا اگر آیندہ کوئی بیہودہ کلمہ وہی غامرئیے گا واللہ منہ کی کھائیے گا فقط

جواب۔ مجمع مکارم اخلاق زاد اخلاقہ۔ گوبادی النظر مین آپکے خط وصول ہونے سے
مین نہایت خوش ہوا لیکن اسکے مضمون حیرت افزا کو پڑھکر سخت گھبرایا بھلا میری کیا مجال
ہو گستاخانہ و بے ادبانہ ذرا بھی قیل وقال کرون الا دریافت ہو یہ تمام شرارت سیف علیخان
کی معلوم ہوئی کیا خوب لکھے کوئی جواب دہی میرے ذمے خدا آپکو خوش رکھے جو دھوکے مین آکر
مجھ بیگناہ کو برا بھلا لکھا بخدا میرا منشا ہرگز نہین ہے کہ آپ مجھ سے ناراض ہون یہ جانثار دل
وجان سے آپکا تابع و فرمانبردار ہے امید کہ جواب سے کامیاب کیا جاے زیادہ والسلام فقط

سوال۔ اجی شیخ صاحب آپنے جو ایک شخص کے روبرو میری نسبت یہ کلمات ادا کئے ہین کہ
وہ امراض صعب مین گرفتار رہے حسد مین عمر بسر کرتا ہے وہ دوسرون کی ثروت دیکھکر آپ
ہی آپ جلا مرتا ہے شیخت کی مرورہ مین اکڑا رہتا ہے غیبت کا منصوبہ و غابازی کا خیال
رکھتا ہے عبادت الہی سے گھبراتا ہے اے صاحب مین سراپا عیب دار سراسر گنہگار زمانہ بھر کا
مکار رہا اور علانیہ کہتا ہون کہ انسان ہی کیا شرم ہے جب مجھے خوف خدا نہین لیکن یہ فرمائیے کہ آپ
قاضی ہین یا مفتی جو میری برائی لوگون کے سامنے بیان کرتے رہتے ہین بھلا وہ میرا کیا کرسکتے ہین فقط

جواب۔ اجی خان صاحب یہ لکھنا آپکا کہ انسان سے کیا شرم جب مجھے خوف خدا نہین
لاحول ولا قوۃ الا باللہ استغفر اللہ۔ یا اللہ توبہ ارے بھئی یہ کسواسطے کوئی مخل نہ ہارج انہ آپ
کیون آدمیت سے خارج ہوئے ہو اگر آپکو نشہ کا شوق عیاشی کا ذوق راستبازون
سے نفرت بدمعاشون سے رغبت ہے تو مبارک ہم کو کیا جیسا کروگے ویسا پاؤگے جو کوئی
کہتا ہے آپکے بھلے کیواسطے کہتا ہے یہان جو چاہو سو کرلو کھلو مگر اسکا مزا بروز جزا اٹھاؤگے
قادر مطلق کو کیا منہ دکھاؤگے یون تو گناہ سے کوئی بچا نہین لیکن دیدہ دانستہ لوگونکو دکھ

کے واسطے ایسی حرکت کرنا اس سے کیا فائدہ یہ دنیا جاے سرور و غرور نہین موت کا آنا
کچھ دور نہین چند روزہ بار ونق پر مغرور ہونا عقل سے بعید ہے انسان وہ ہے کہ جو خوش اخلاق
و منکسر مزاج ہو نہ کہ آپ جیسا زیادہ والسلام۔ فقط

سوال شفیق بندہ آپ کے بھائی مراد خان کی مفسدہ پردازی و جھگڑا سازی سے
ہمسایون کا ناک مین دم آرہا ہے یہ صرف آپکا لحاظ ہے جو در گذر کیا جاتا ہے ورنہ کیا
پیدا اور کیا پڑے کا شور ہا اب آپ براہ مہربانی بذریعہ تحریران کو ایسی فہمایش کر دیجئے
کہ آیندہ کو اپنے حرکات ناز یبا سے باز آوین۔ فقط

جواب مشفق میرے خط آپکا پہونچکر کاشف حال ہوا جو لوگ مسمی مراد نامراد کی سبک
وضعی کی شکایت مجھ سے کرتے ہین وہ محض غلطی کرتے ہین اُس سے مجھکو کوئی تعلق
اور واسطہ نہین وہ اپنے فعل کا خود مختار ہے اور وہ اپنے اعمال کا آپ ہی جوابدہ و ذمہ دار ہے زیادہ والسلام

سوال واہ جناب مرزا صاحب سہ

ایک عالم کو آزما دیکھا | سب کو مطلب کا آشنا دیکھا

برخوردار عبدالستار کو بغرض دستیابی روزگار آپ کی خدمت مین روانہ کیا تھا مگر آپنے
اُلٹے پانون اسکو واپس کیا کہ جس سے علاوہ ملالت مجھکو خجالت ہوئی اب وہ زمانہ
آگیا کہ اگر کسی سے نیکی کی امید رکھتے ہین برعکس اُسکا ظہور ہوتا ہے جس سے بھلائی کی توقع
کرتے ہین اُس سے بدسلوکی نمایان ہوتی ہے جس سے ہمکو اپنے حسن ظن پر نفرین کرنا پڑتا ہے اور
جس کسیکو اس زمانہ ناہنجار مین فارغ البال و بعد معزز دیکھتے ہین اسی کو آپسے کرتا ہے پاتے ہین حالانکہ
آسودگی ہمیشہ کسی کو نہین رہتی روزگار زبس ناپائدار ہے اسکے عزو افتخار پر نازان ہونا بیکار ہے

عجب نادان ہین وہ جنکو ہے عجب تاج سلطانی | فلک بال ہما کو دم مین سونپے ہے مگس رانی

فراغت مین تو ہر کوئی کہتا ہے کہ مین تمہارا دوست ہون لیکن دوست وہی ہے جو تنگی کے وقت کام آوے

جواب جناب سہر صاحب مجموعہ خوبیہای بیکران سلامت نوازش نامہ پہونچا چوم کر اور سر پر رکھا بیشک

سوال - کرم فرمائے بندہ - مسمی سمندخان اسٹیٹ بابوپور مین دس روپیہ ماہوار کا نوکر ہو گیا تھا مزے سے گذر رہی تھی جب دن برے آئے تو باغوائے دشمنان بدسرشت ساتھیون سے لڑ بھڑ اگاڑی پچھاڑی کی حالت نہ سوچ روزگار چھوڑ ایسا تیز قدم گھر آیا کہ گویا اسطرح کی آسودگی و فراخی ہی گھر پر آتے ہی قرضخواہ اسکی پیٹھ پر سوار ہوئے اور ایسا مضمہ لیا اور ایسی گردنی دی کہ سب چوکڑی بھول گیا زندگی سے تنگ آگیا چونکہ وہ ایسی فضیحتون کا خوگیر نہ تھا چند روز مین فربہی جاتی رہی لاغر ہو گیا اگر دانا ہوتا تو قرضداری کا نکتہ یاد رکھتا آخرکار تہیدستی نے ایسا کاوا دیا کہ وہ بیچارہ عیال دار تلاش معاش مین ہر طرف ٹاپتا پھرا مگر کہین ٹھکانا نہ لگا مین منتظر تو اب اسکی تمنا کی باگ ڈور بامید کامیابی اس خط کے ذریعہ سے آپ کو سونپتا ہون براہ کرم میخ زین مین نوکر کرا دیجیے کیونکہ اب متّی کی روزگار کی اسکو ٹھوکر لگ چکی ہے تھا لباحستی و چالاکی کیساتھ تا زیست آپکا تابعدار رہیگا سچ ہے کھانیکا لطف فاقہ مستی سے ملتا ہے اور صحت کی قدر بیماری سے ہوتی ہے دو تھان ململ بھیجتا ہون قبول فرمائیے فقط

جواب - میرے محسن شیخ محمد محسن خط آپکا آیا مین نے اُسکو حرز جان بنایا انسان وہی ہوشیار و سمجھدار ہے جو اپنے نیک و بد سے خبردار ہے اگر بعد کلفت و مصیبت کے راحت و مسرت نصیب ہو تو پریشانی گذشتہ کو بھول نہ جائے پارسال کا ذکر ہے کہ مسمی سمندخان بتلاش روزگار خستہ و خوار پھرتا تھا خدا خدا کرکے اسٹیٹ بابوپور مین تعلق اسکا ہو گیا تھا چند ہی روز مین اس تکلیف کو ایسا بھولا کہ لگا روزگار چھوڑ دیا مصرع برین عقل و دانش بباید گریست یہ حرکت خلاف مصلحت نابردہ سے واقع ہوئی دور اندیشی کو راہ نہ دیا نتیجہ اسکا بجز پریشانی و خستہ ساری اور کیا ہوا خیر بپاس خاطر آپکے سات روپیہ ماہوار کا نوکر کرا دیا فقط

سوال - کارساز بیچارگان زاد شفقتہ مسمی فیض طلب خان سکنہ موضع حمیدپور مفلسی سے نہایت تنگ آکے افتان و خیزان بدحواس میرے پاس آیا اور میرے پیرون پر اپنا سر دھر دیکا چونکہ آپ غریب پرور شرفا نواز حاتم ہمت والا منزلت ہین اور آپکی ذات فیض مآب

حاجتمندون کی امید بر لانا آپ ہی کا کام ہے جب ہی تو حاجت روا آپکا نام ہے گو نصیب
کی نارسائی سے عقدہ کشائی نہ ہو یہ امر دوسرا ہے لہذا بنظر اتحاد قدیمانہ و نوازش کریمانہ بذریعہ
نامہ ہذا نامبردہ کو آپکی خدمت مین روانہ کرتا ہون براہ کرم پرورش فرماکے عند اللہ ماجور
و عند الناس مشکور ہو جیسے سچ ہے امارت کی دھوم غریب کی کاربرداری سے ہوتی ہے اس
مقام پر آپکو سکھانا گویا آفتاب کو چراغ دکھلانا ہے فقط

جواب معدن مروت و الطاف دام لطفہ۔ الحمد للہ کہ فلک کج رفتار سیدھا ہو کر سرساز
ہوا جو بعد مدت مین آپکے خط سے سرفراز ہوا جو الفاظ آپنے میری شان مین ارقام فرمائے
بھلا مین اسکے قابل کہان ہون ہان آپ البتہ حضور والا قدر والا و اعلیٰ ہین فی الحقیقت
حاجت روائی نیک کام ہے جوانمردون کا اسی مین نام ہے مین دروغگو نہین خوشامد
میری خو نہین خدا علیم ہے یہ نیازمند آپ کا خیرخواہ صمیم ہے مسمی فیض طلب خان بفعل درجہ
اول کا تا نستبل مقرر ہوگیا ہے عنقریب ہیڈ کانسٹبل کر دیا جائیگا زیادہ نیاز والسلام فقط

سوال مظہر عنایت بیکران دام خلقہ۔ زبانی محمد کمال آپکا حال سنکر موجب ملال ہوا تھا
پر نظر رحمت اسکے فضل کے نزدیک یہ کیا معاملہ ہے ع پنہان تماند و جنین نیز ہم نخواہد ماند ہر حال
انسان کو استقلال ضرور ہے جو حادثہ پیش آوے اسمین ثابت قدم رہے آپ انشاء اللہ فضل و کرم سے
بہت جلد نجات پاوینگے ہرگز تشویش نہ کیجیے پیدا ہوا ہے جو مرضی خدا ہے خدا آپکا نگہبان دوست
شاد و دشمن پشیمان ہو مولوی عبد العلی صاحب جو رجسٹری مختار عدالت میرے عنایت فرما ہین انکی
تحریر پیش ہے تعجب ہے کسقدر سلطان خیر ہے سبحان اللہ تا بہ دانی مین لاثانی حکام کو تحریر کی
عزت دینا ہے آج انکے نام خط لکھ بھیجا ہے آپ بے فکر رہین انکا مختار نامہ داخل عدالت کیجیے فقط

جواب مہربان محبت نشان زاد محبتہ۔ آپکا خط آیا میرے دل کا رنج مٹا یا جیسا کہ حسب الایما
آپکے یہ نیازمند مولوی عبد العلی صاحب مختار عدالت سے ملا نہایت مہربانی و محبت سے
پیش آئے اور اپنے مختار نامہ کے ساتھ جواب دعویٰ عدالت مین گذرانا مدعی نے خفیف ہوکر

طلب کرائے تھے منجملہ اُن کے ملا رحمت اللہ بھی گواہ تھے چونکہ ملا مذکور نے کبھی کچہری نہین دیکھی تھی سخت گھبرائے لوگون سے دریافت کیا بھائیو حاکم کے روبرو کس طرح بات چیت کرنی چاہئے جس سے پوچھا اس نے یہی کہا کہ حاکم کے روبرو نہایت نرم وشیرین گفتگو کرنی چاہئے تو ملا مسطور نے اپنے جی مین سوچا کہ ریشم روئی اور مخمل سے زیادہ نرم اور لڈو پیڑا برفی سے زیادہ شیرین کوئی چیز نہین ہے اتنے مین مقدمہ پیش ہو گیا پہلے پہل ملا جی ہی پکارے گئے ملا اپنا نام سُن گھبرا گئے اِدھر اُدھر دوڑنے لگے اور کہنے لگے کہ یا اللہ آج مین کہان آپھنسا جون جون چپراسی عدالت ملا کو پکارتا تھا ملا دوگنے چوگنے دوڑتے تھے اور ایسے دوڑے کہ حلقہ تمام کچہری کا باندھ لیا بڑی مشکل سے چپراسی ان کو پکڑ کر حاکم کے روبرو لیگیا حاکم نے پوچھا تمھارا اور تمھارے باپ کا کیا نام ہے ہاتھ جوڑ کر کہا میرا نام ریشم۔ روئی۔ مخمل۔ باپ کا نام اون دہنیہ پنبہ سنبھل پھر دریافت کیا کہ تمھاری ذات اور پیشہ کیا ہے جواب دیا کہ میری ذات لڈو پیڑا۔ برفی اور پیشہ میرا مصری شہد قلاقند پھر یہ سوال کیا کہ تمھاری عمر کتنی ہے اور مکان تمھارا کہان ہے عرض کیا کہ حضور عمر تو میری گڑ شکر ہے مکان میرا لونڈا پھر پوچھا کہ تم اِس مقدمہ مین کیا جانتے ہو جواب دیا صاحب مجھے جو معلوم تھا عرض کر دیا اور مین نہین جانتا۔ ملا رحمت اللہ کے اظہار پر حاکم پرگنہ ونیز عمال وغیرہ اسقدر ہنسے کہ بیٹھو نہین بل پڑ گئے حاکم نے اس مقدمہ کو محض جھوٹا سمجھکر خارج کر دیا۔ فقط

سوال مفید بیت عنایت ہو یا اِس نیرنگی بوقلمون نے کیا کیا رنگ دکھایا اور اس کمبخت فلک کجرفتار نے مونس وغمخوار سے چھڑایا ٥

ہم نشین سب اُٹھ گئے اور بزم مین ہل چل پڑی	اے خلل انداز گردون اب تجھ کو کل پڑی

یعنے اسوقت یار وفادار صوبہ دار خان صاحب تحصیلدار نے اپنی تبدیلی کی خبر سنائی الہ جسکے بیان سے جی سنسناتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے خواب وخور نہین بھاتا ہے رونا چلا آتا ہے مکان کاٹے کھاتا ہے قلم کا اشک جاری ہے کاغذ کو بیقراری ہے ٥

جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب نہ ہو	یہ داغ وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہ ہو

پہلی صفر کو اُن کا سفر ہے آپ آئیے اُن سے ملجائیے فقط

جواب۔ تلطف فرمائے مخلصان۔ صوبہ دار خان صاحب کے تبادلہ کی خبر سنتے ہی ماتم بے نوائی کی سی میری صورت ہو گئی شب و روز آہیں سرد کلیجہ میں درد عجب حالت پُر از ملالت ہے کہ جس کا حد و حساب نہیں اگر زندگی ہے تو پرسوں تک حاضر ہوتا ہوں زیادہ والسلام فقط

سوال۔ منبع محاسن اشفاق۔ میں آپ کی عنایت کا بدل شکر گذاری و سچی وفاداری کا قائل ہوں میں نے آپکو ایک امر خاص و رفاہ عام میں تکلیف دی تھی آپنے اسکو قبول فرمایا تھا اگرچہ آپکو ہمت بندھانے و جرات دلانیکی کچھ حاجت نہیں کیونکہ آپ محتاج نصیحت کے نہیں ہیں مگر میں چاہتا ہوں کہ دوسرے ایک امر خاص و رفاہ عام میں مشورہ دیکر داخل ثواب ہوں بشرطیکہ خاطر وقاد کو گرانبار نہ ہو و نیز آپکے ملنے کا نہایت مشتاق ہوں فقط

جواب۔ خان صاحب سراپا اشفاق زاد اشفاقہ جب آپ باایں وجاہت و لیاقت امارت و جلالت مجھ جیسے ناچیز سے مشفقانہ گفتگو و بے تکلفانہ خط و کتابت جاری رکھتے ہیں و براہ ہمدردی و رفاہ عام میں توجہ دلاکے میری دلی آرزو بر لاتے ہیں تو اس نیازمند کو آپکے تعمیل ارشاد میں کہ جسمیں فلاحت بندگان خدا و ثواب عقبیٰ متصور ہو کسی طرح سے عذر نہیں اپنی بخت کی بلندی سمجھکر اس آپکی عنایت کا شکریہ تہ دل سے ادا کرکے ملتمس ہے کہ کار و بار لائقہ سے ہمیشہ قابل یاد و شاد فرماتے رہئے کیونکہ میں آپ کی طرح کسی شخص کو ہمدرد و حامی اپنا دیکھتا نہیں ہوں اسلئے نہایت خوشی سے آپکے فرمانیکی تعمیل کرونگا اور جو آپنے ارقام فرمایا ہے کہ میں آپسے ملنے کا نہایت مشتاق ہوں خدا کی قسم ہے تو آپنے میری جی کی بات کہی نیک صلاح کا کیا پوچھنا بسم اللہ تشریف لائیے بندہ کو ممنون و مشکور فرمائیے

سوال۔ میرے معزز دوست ان دنوں آپکا مزاج کیسا ہے امید ہے کہ آپ تندرست ہونگے چونکہ میری طبیعت کا میلان آپسے زیادہ تر ہے جب طبیعت گھبراتی ہے تو آپ ہی کی یاد دل میں آتی ہے میرا جی آپکی صحبت سے خوش ہے لہذا مشتاق ہوں کہ دو ہفتہ کیواسطے ضرور یہاں تشریف لائیے فقط

جواب۔ مخزن اخلاق زاد الطافہ میں آپکے خط کے آنے سے بہت ممنون و مشکور ہوا آپنے میرے ساتھ سلسلۂ محبت وارتباط دلی ابتک قائم رکھا ورنہ دنیا کے باشندے عموماً اسی کے خلاف ہوتے ہیں

کہ جہان ان کو ثروت ہوئی آسودگی آئی منصب بڑھا رتبہ زیادہ ہوا دوستان قدیم سے کنارہ کیا مگر خدا آپکو سلامت رکھے اور اس سے بھی اعلیٰ درجہ کے رتبہ پر پہونچا دے کہ باوصف حاصل ہونے ایسے عہدہ معزز کے آپنے مجکو یاد فرمایا ہے اگر منظور خدا ہے تو بعد محرم الحرام لا کلام مین آپکے پاس آؤنگا فقط

سوال - سراپا لطف و احسان جناب خان صاحب اسوقت معلوم ہوا کہ آپکے دشمن بروقت چڑھنے کسی پہاڑ کے پتھر سے گر پڑے بائین ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی اس خبر کے سننے سے ازحد رنج ہوا شافی مطلق آپکو شفاء کامل عطا فرمائے چونکہ آپنے اپنے عادت و حسن اخلاق سے تمام خاص و عام مین ایسی ہی ہر دلعزیزی پیدا کی ہے اسلئے لوگ آپکی صحت کی دعا خدا سے مانگ رہے ہین اور جوابنامہ ہذا کی نہایت انتظار ہین

جواب - یار غمگسار مین آپکے خط سے اسقدر خوش ہوا کہ شرح اسکی حد بیان سے خارج ہے اللہ تعالیٰ یوماً فیوماً بصحت جسمی آپکی عمر و اقبال مین ترقی فرمائے کیفیت یہ ہے کہ نلگنڈہ کے پہاڑ پر حضرت لطیف شاہ صاحب قادری کا مزار ہے جمعرات گذشتہ کو چند اشخاص بغرض زیارت پہاڑ پر گئے مین بھی گیا کہ یکایک شیر دکھائی دیا شیر کے دیکھتے ہی کیسی منت کہان کی نیاز اپنا ہی کام ہوتا دیکھا جان لیکر ایسے بدحواس بھاگے کہ پتھرون پر سے گر کے زخمی ہوئے کسی کی ٹانگ ٹوٹ گئی کسی کا ہاتھ اتر گیا کسی کی پسلی پر ضرب پہونچی کسی کا گھٹنا اتر گیا کوئی آنکھ پر ہاتھ رکھے آہ آہ کر رہا تھا کوئی بیچارہ خون مین بھرا ہوا سر پکڑے ہوئے تھا کوئی کمر سہلا رہا تھا غرض اسوقت ایک عجیب شور تھا اسی حالت مین میرے بائین ہاتھ مین بھی سخت چوٹ آئی مگر شکر خدا ہے کہ جان بچگئی اب میرے جملہ احباب کو یہ خط سنا دیجیے اور میرا سلام فرما دیجیے زیادہ والسلام فقط

سوال - اجما دبیر بے نظیر میان محمد منیر مین نے آپکے خط کو دیکھا ماشاء اللہ آپنے خوب لیاقت حاصل کی ہے کہ دھوبی فرستادم لیٹار سید علاوہ برین کہین فارسی ٹھونس دی کہین اردو کہین پنجابی لکھ ماری میان واللہ تمھاری تحریر نے تو مجھے ہنسا مارا ہر چند خیال اسکی کہ شاید آپکو میرا لکھنا برا معلوم ہو کچھ نہ لکھون مگر دل محبت بوجہ فرط محبت لکھنے پر مستعد سی ہو گیا تھا آپکے دل مین بھی یہ جوش اٹھا کہ آؤ ہم بھی طرز تحریر رنگین عبارت اختیار کرین لیکن اتنا نہ سمجھے کہ حلوا خوردن را

ردی بابداے صاحب پہلے وہ لیاقت حاصل کر لیجئے پھر فارسی مین خط لکھئے کیون ناحق فارسی کا ستیاناس کرکے لوگون کو ہنساتے ہو اور شہرت بدنامی بذمہ خود لیتے ہو۔ فقط

جواب۔ تلطف فرمائے نیازمندان۔ محبت نامہ پہونچا جو کچھ آپنے لکھا بجا لکھا اب انشاء اللہ تعالے تحصیل علم فارسی مین پوری کوشش کرونگا تازہ حال سنئیے کہ جوالا پرشاد برہمن نے ایک عورت لاوارث کو کہ جسکے پاس دو تین سو روپیہ کا زیور تھا بالطمع زیور اپنے گھر مین رکھکر کھانے پکانیکا اختیار اُسکے ہاتھ مین دیدیا تھا اسپر اُسکا خاوند بھی آپہونچا اُسنے اپنی جورو کو پہچان لیا اور ذات کفش دوز بیان کی اب برہمن مذکور نہ ادھر کا رہا نہ اُدھر کا گھر کا گھر بیدین ہو گیا کسی دانا نے سچ کہا ہے

دل چاہے دلدار کو تن چاہے آرام	دُبدھا مین دونون گئے مایا ملی نہ رام

سوال۔ توجہ فرمائے برحال مخلصان تسلیم ابتک بندہ کا نام مجلس قانون کے ارکین مین شریک ہے مگر مین بہت افسوس کرتا ہون کہ ایک روز کے جلسہ کے سوا پھر کبھی باوجود آپکا مکان متصل ہونیکے ایسی کچھ قلت فرصت درپیش آگئی کہ اتفاق حاضر ہونیکا نہوا مجھے نہایت خجلت اسبات کی ہے کہ دوسرے ارکین و منتظم صاحب کیا فرماتے ہونگے لیکن ہجوم کار ذاتی سے ایک لمحہ کی بھی فرصت نہین رکن کو چاہیے کہ ہر وقت شریک مجلس رہے نہ کہ ایسا پس اسصورت مین بندہ بخوشی تمام اسکام سے علیحدہ ہوا چاہتا ہے اب براہ مہربانی یہی استعفا میرا منظور فرمائیے جمعہ کو جلسہ عام مین پیش کر دیجے اور جواب باصواب سے سرفراز فرمائیے المرقوم ۳۔ ربیع الاول ۱۳۰۹ ہجری فقط

جواب۔ مہربان بندہ مزاج شریف۔ آپکا مراسلہ تیسری ربیع الاول کا لکھا ہوا پہونچا جلسہ عام مین پیش کیا چونکہ آپ ایک نہایت درجہ کے لائق و نامی شخص ہین اور آپکی شرکت سے مجلس قانونی کو بہت بڑی امداد کی امید تھی آپکے استعفا نے ہم سبکے دلون کو درد ناک کر دیا خصوصاً ایسے وقت مین کہ عمدہ نتائج نہایت قریب پانے مین ظاہر ہونیوالے تھے چنانچہ تمام اہل مجلس آپکی استعداد کی نسبت اپنا ملال ظاہر کرتے ہین اور افسوس یہ تھا آپکا استعفا کی منظوری کی خبر آپ تک پہونچاتی ہین فقط ربیع الاول ۱۳۰۹

سوال رفیقم السلام علیکم۔ جو کوئی ادھر سے آتا ہے اسکی زبانی سننے مین آتا ہے کہ عموماً وہان کے

باشندے اپنی عمر بیہودہ کاریون مین ضایع کرتے ہین تاڑی و شراب خواری مین ذرات مصروف رہتے ہین جوان تو جوان جن کے منہ مین دانت نہین پیٹ مین آنت نہین دو قدم چلنے سے سانس اکھڑتی ہے سینہ مین دم رکتا ہے پچکے ہوے گال عمر مین نود و نہ سال چہرہ پر لمبی سفید داڑھی وہ بھی سر ریز تاڑی پیتے ہین ریش سفید کو داغ لگاتے ہین ان حیرت انگیز باتون کے سننے سے نہایت تعجب ہوا مگر افسوس بجز خط معمولی کے کبھی آپنے حقیقت وہان کی ارقام نہ فرمائی براہ کرم کیفیت مفصل وہان کی لکھئے زیادہ والسلام

جواب شفیقم و علیکم السلام۔ یہان کے حالات خدا کی پناہ مین اپنی بیتی سناتا ہون ذرا سنیے کہ جب سے شہر رمضان المبارک شروع ہوا ہے بندۂ درگاہ شام و بیگاہ دل بہلانے کی خاطر کسی جانب تفریحا جایا کرتا ہے اتفاقاً جمعہ کے روز چار بجے شام کو سر چوک گیا تھا کیا دیکھتا ہون کہ چند اشخاص سفید پوش دین فراموش آپس مین بشاش قہقہے اڑاتے چلے آتے ہین کسی کا پان سے منہ لال کسی کا برف نوشی سے چہرہ بحال ہے غرضکہ کل احوال عرض کرنے مین طول ہوتا ہے مین گھبرایا کلیجہ منہ کو آیا کہ یا الٰہی یہ سحر عید ہے یا شام ماہ رمضان ہے یہ گروہ ہندو ہے یا مسلمان ہے آخرکار نہ رہا گیا آگے بڑھکر پوچھا کہ کیون صاحب آپ لوگون کو کیا روزہ معاف ہین (جواب بلا غلطہ ہو) کہ کس ڈھٹائی و دیدہ کی صفائی سے فرماتے ہین جی ہان آپ ہی کو بہشت مبارک ہے ہم دوزخ ہی مین جلینگے فکر و تلاش سے دولت و روزہ نماز سے بہشت نہین ملتی ہے جو مقدر مین ہے وہ ہر صورت سے ہوتا ہے

اب تو آرام سے گذرتی ہے	عاقبت کی خبر خدا جانے

مین ان کی یہ باتین سنکر نہایت شرمندہ ہوا فی الواقع مجبور ان سے کیا واسطہ تھا القصہ یہان کے باشندون نے ایسا سر اٹھا رکھا ہے کہ خوف خدا سے مطلق نہین باغ آسمانیہ ہے زمین پر قدم رکھنا شعار ہے بلکہ اپنی خودی کے نشہ مین سرشار ہے یہ خبر ہی نہین کہ ہماری اصل ایک قطرۂ ناپاک ہے یہ جسم سراسر خاک ہے انجام کار یہی ہونا ہے دنیا مزرعۂ آخرت ہے جیسا تخم بویا ہے ویسا

درپیش سفر اور مسافر غافل
آرام سے ہین رخت سفر کھول کے بیٹھے

سوال میرے شفیق دلی کو میرا سلام پہنچے۔ ایک مہینے سے خط آپکا نہین آیا اسلئے دل بیتاب ہے امید کہ جواب سے جلد کامیاب فرمائیے اور ہمیشہ اپنی خیر و عافیت لکھتے رہیے یہان اکثر مسلمان

ناقص العادات نامہذب حرکات و سکنات اپنی خام خیالی سے طریقہ نیچری مین تہذیب و شایستگی و ترقی رزق سمجھکر نیچری بنگئے ہین انکی عادت و روزمرہ کی گفتگو ذرا سنئے کہ جہان اس قسم کے چار آدمی دوست و ہمدم ایک جگہ جمع ہوکے بیٹھتے ہین جبتک آپس مین گپ شپ اڑتی رہی یا کسی کی شکایت و غیبت کا چرچا رہا اسوقت تک اس مجمع مین خیر رہی جہان ایک کے منہ سے خلاف منشا دوسرے کی کوئی بات نکلی تو اسکے کاٹ دینے اور دور کرنیکو اسیوقت مستعد ہوجاتا ہے فوراً غیظ و غضب اپنا اثر انکے دلون مین پیدا کردیتا ہے پھر تو اُسنے اسکی طرف کو دیکھا اُسنے اُسکی طرف کو گھورا اُسنے اُسکو للکارا اُسنے اسکو ٹھکارا آنکھین بدلتے ہی آستینین چڑھگئین دھول دھپہ شروع ہوکر نیچے اوپر ہوگئے کسی کا پتلون پھٹی کسی کی جاکٹ جب انکے احباب حاضرین نے اس تماشہ کو دیکھ لیا تب بیچ بچاؤ کرا دیا واہ بھئی واہ خوب ہوا جانے دو سچ ہے انھین لوگون نے ہندوستان کی شایستگی و تہذیب کو بٹہ لگایا ہے و ہم نے تو کچھ خطا پایا ہے

جواب میرے سچے دوست محبت نامہ پہونچا دریافت آپکی خیر و عافیت سے بیحد دلکو تسلی ہوئی اللہ تعالی بایں یاد فرمائی ہمیشہ آپکو تندرست رکھے بیوقوف لوگون کا یہ قیاس کہ نیچری طریقہ اختیار کرنے مین تہذیب و شایستگی و رزق مین ترقی ہے اور مذہب کی پابندی اسکی حارج ہے یہ بالکل غلط ہے کیا معنے مذہب کی پابندی ہرگز ہرگز مانع ترقی نہین کیا جاکٹ پتلون پہننے اور چھری کانٹے سے میز پر کھانا کھائے بغیر تہذیب نہین آتی حلال و حرام کی تمیز نہ رکھ پھر بیہودہ گوئی کی یہ جرأت کہ معاذ اللہ دیکھو اسلام کا وہ عمدہ اصول ہے اور اسمین تہذیب اخلاق و شایستگی عادات کوٹ کوٹ کر ایسی بھری ہے کہ مقلدین کو ہرگز خطرۂ لغزش نہین جو لوگ اپنے مذہب اسلام کے پابند ہین بلاشک وہ اول درجہ کے مہذب و مدبر و دانا و خلیق و حلیم ہین اور جو اپنے مذہب سے منحرف ہوگئے ہین گو اسوقت اپنی شامت اعمال سے دین اسلام پر حرف گیری و چبا چبا کر باتین بنا رہے ہین انشاء اللہ کیفیت بعد مرگ جو ایکدن پیش آنی ہے معلوم ہوجائیگی اسوقت بجز حسرت و افسوس کچھ چارہ نہ ہوگا فقط

سوال محب بے ریا اس علاقہ مین ابتک بڑے زور شور سے قحط پڑا ہوا ہے صدہا فاقہ کش درختون کی چھالون کو کوٹ کاٹکر اپنا پیٹ بھر رہے ہین اسپر طرفہ یہ کہ قانون ٹکس جاری ہے جسکی جھنجھٹ کے مارے ابھی تک دم ناک مین آرہا ہے فقط

لو ہوا اتفاقاً تو ان ٹکس کا جاری ہو گا
اس کثرت سے ہی اپنی جان عاری ہو گا ہو
وارہ گیر فوشت مشت پر زادہ عکھ ہی ہو والا
ٹکس کے قابل بھی کب حالت ہماری ہو گا
میرے رنج سے بھی امید شکستگی ہے آہ
اب اگر کہ مجھ پہ گئی اسی سے زمانہ تباہ ہوا
پست ہمت جو بیان جہاں الفت اہل ہند کہہ
رہے ہیں اب دولت عجب چھائی ہماری ہو گا
بیان جو مال انعام شکستگی ہی ہوا
پاک ہیں خبر گوش نہ پڑے ذریں شکار ہوتا ہو گا

آن پہونچی اب مصیبت کی سواری ہو گا
ہر پہیا چھٹ فاقہ مستی مال کس چیز کے پاس
ہو نہیں سکتی بیان تفصیل ساری ہو کے ساتھ
ٹکس سے تجویز بدلی پرورش کی قحط میں
لگ گئی مٹی میں سب امیدواری ہو گا
اب جیسا پہونچا کی تو ممنون تھا اس ٹکس کا
تاکہاں تو تعلقی پہ سوشہ کاری ہو گا
کیا ہی قسمت بختا پایا ہو کے دو ام میں
ٹکس کی حسرت کی ہر اک تھی استکاری ہو گا
یاں ظاہر لگیا تھا نظری ہی میں قحط کی

محررہ یکم محرم سنہ ۱۳۱۲ھ

اس شہر قہر خدا ہے اس قدر غضب شہر شنی
جان بھی ہے نذر ٹکس شہر یاری ہو گا
ہاتھ خالی کیسہ خالی فاقہ کش زار و نزار
یہ نہیں تھا مقتضائے شہر یاری ہو گا
کیا غضب سنتا نہیں فریاد کوئی ٹکس کی
گوش قیصر تک ہماری آہ و زاری ہو گا
قحط نے تو چاٹ کھایا پیٹ بھر اس ٹکس کے
فاقہ مستی شکوہ نکلا ہی ہوا ہو گا
آسکے ہیں چیر اساں تشخیص حیثیت کو نہ
اب جو اضافہ ہے عزت کا ہماری ہو گا

جواب۔ بندہ نواز مودت نامہ پہونچکر منکشف کیفیت کا ہوا یہاں بھی ٹکس لگ گیا چنانچہ ایک شخص تنکھا ولیور پیچ بنا کے ہفتہ میں پانچ چھ آنے پیدا کر لیتا ہے اسپر بھی دو روپیہ سالانہ ٹکس لگایا گیا ہے ہر چند اُسنے شور و غل مچایا اور در خواستیں دیں مگر کون سنتا ہے حکم حاکم کہ بمنزلہ مرگ مفاجات ہے کیا بس چلتا ہے بارہویں شوال کو یہاں خوب بارش ہوئی جسکے پہونچنے گرانی گئی اور ارزانی آئی آپ ہمیشہ اپنی خیر و عافیت سے معہ کار لائقہ اطلاع دیتے رہیے۔ فقط

سوال۔ اے محبوب جانی بہت روز سے خط آپکا نہیں آیا کیا آپ مجھ سے خفا ہیں سہ

ہاں رہے لکھا ہوا ہے جہاں ہنس کے بول لے	حسن یہ دو دن کا ہے جہاں ہنس کے بول لے
پھر کہاں یہ دلبری یہ شان ہنس کے بول لے	دم غنیمت ہے ارے ناداں ہنس کے بول لے

زیادہ بجز شوق ملاقات جسمانی کیا لکھوں۔ فقط

جواب۔ دوست جانی عین انتظار میں محبت نامہ پہونچا کیفیت معلوم ہوئی نظم

یہ جان نثار چھ مہینے سے عارضہ بخار مین ایسا بیمار ہو گیا تھا زیادتی غفلت سے دو دو روز تک ہوش نہین آتا تھا اب شافی مطلق نے شفا بخشی اگرچہ تندرست ہون لیکن ناتوان و سست ہون صرف پوست و استخوان باقی ہے فرط ضعف سے چل پھر نہین سکتا بوجہ ناسازی طبع خرچ بھیجنے کی نوبت نہ آئی سردست مبلغ پچاس روپیہ ڈاکخانہ کے ذریعہ سے بھیجتا ہون رسید وصولی کی جلد بھیجو چونکہ بدریافت تمھاری خیر و عافیت کے میرے دلکو تقویت ہوتی ہے اور تمھارے خط کو مفرح روح و تیر بہدف حق مین دوای صحت کا نسخہ سمجھتا ہون امید کہ چوتھے روز خط اپنا بھیجتی رہو۔ فقط

سوال تسلی بخش خاطر بیقرار۔ خدا جانے اس خادمہ سے کیا خطا سرزد ہوئی جو آپکو یہان تک آنیکی کدورت ہوئی دو دن آپکو لیا دون اس سے تقدیر کی خوبی ہے یہ گذشتہ تقدیر بیمار محبت ہے آپ مسیحا ہین آئیے دوا کیجیے بدن کی لطف زندگانی جاتا ہے

چھوٹ جاؤن غم کے ہاتھون سے جو نکلے دم کہین
خاک ایسی زندگی پر تم کہین اور ہم کہین

مین مجبور ہون آپ صاحب اختیار ہین میرے حال سے غفلت نہ کیجیے جلد تر خبر لیجیے جسدن آپ پھرینگے خدا میرے دن پھیریگا۔ للہ رحم فرمائیے جلد تشریف لائیے

دل کی بیتابی سے ہے سینہ مین میرے کھلبلی
مضطرب شدت سے ہون اب ن جاتی ہے چلی

جلد آکر دور کر میرا تو یہ دردِ دلی
درد فرقت سے ہے تیرے سخت مجکو بیکلی

اگر آپ نے آنے مین دیر کی مین نے صدمہ ہجر سے جان دی فقط

جواب اے امیری غمخوار عین انتظار مین خط تمھارا آیا آنکھون سے لگایا دلبر رکھا چھاتی سے چپکایا

کبھی رکھتا تھا اس کو چشم تر پر
کبھی دل پر کبھی دل سے جگر پر

کبھی سینہ پہ مین رکھتا تھا اسکو
کہ بیتابی سے کچھ تسکین تو ہو

للہ الحمد تمھاری خیریت پائی جان مین جان آئی چونکہ تمھاری ملاقات جسمانی موجب لذت زندگانی ہے لہذا تمھارے دیدار کی تمنا مین فرقت سے بے چین رہتا ہون مثل ماہی بے آب تڑپتا ہون نہ دنکو تاب نہ شبکو خواب ہے ہلکر گیا کرونہ کہ بجا زندگی

(بیت) نہ چین جی کو نہ تاب دلکو نہ خواب چشم پر آب ہے
غم جدائی سے جان میری عجب طرح کے عذاب مین ہے

دل سے یہ دعا ہے کہ جامع المتفرقین وہ دن دکھا ہے کہ تمھارا جمال دیکھون اگر حیات باقی ہے تو عنقریب

بحصول رخصت تمھاری پاس پہونچتا ہون اصلا تشویش نکرو خدا کے فضل پر نظر رکھو فقط

چوتھی فصل مین تہنیت کے خطوط

رقعہ دعوت

بفضلہ تعالی

رباعی

ہوگی نیاز حضرت پیران پیر کی	یعنی جناب غوث شہ دستگیر کی	حاصل کرین ثواب تناول طعام سے	یہ عرض ہے قبول ہو عنایت حقیر کی

تاریخ گیارھوین ماہ حال روز پنجشنبہ کو آٹھ بجے دن سے بارہ بجے دن تک خانہ عاصی پر رونق افروز ہو کر تناول طعام سے بندی کو ممنون و مشکور فرماوین زیادہ کرم ہو جیو فقط الداعی

عاصی محمد عنایت علی خان محافظ دفتر عفا عنہ

مبارکباد تولد فرزند

مجموعۂ خوبی ہای بیکران جناب منشی عنایت علیخان صاحب سلمہ الرحمن بعد سلام مسنون الاسلام المرام یہ ہے کہ آج عبد الغفور خان کی تحریر سے معلوم ہوا کہ پنجشنبہ کے روز تاریخ ۲۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۱ ستمبر سنہ ۱۸۹۰ع تین بجے دن کو آپکے گھر مین فرزند ارجمند تولد ہوا ہے اور آپنے نام اسکا الطاف علیخان رکھا ہے حق عزوجل مبارک کرے اس مژدہ کے سننے سے اس خیر طلب کے دل کو از حد مسرت ہوئی باغبان حقیقی اس نونہال گلشن مراد کو دنیا کے باغ مین ہمیشہ سر سبز و شاداب رکھے اور عمر طبعی تک پہونچادے فقط

رقعہ رسم ختنہ

بعد حمد خدا و نعت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم واضح ہو کہ ان ایام فرخندہ فرجام مین شادی رسم ختنہ برخوردار لطف علیخان اطال اللہ عمرہ تاریخ پانچ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ روز شنبہ قرار پائی ہے امید کہ از راہ عنایت تاریخ معینہ پر بعد نماز ظہر غریب خانہ عاصی تک قدم رنجہ فرماکے زینت دہ محفل عشرت ہوکے بندہ کو ممنون و مشکور فرماوین الداعی

محمد عنایت علیخان کلالوری محافظ دفتر وارد حال موضع گرورہ پرگنہ اہار ضلع بلند شہر

رقعہ رسم اللہ خوانی

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ وَالعَاقِبَۃُ لِلمُتَّقِینَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ رَسُولِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ انیام مسرت انضمام مین رسم بسم اللہ خوانی برخوردار لطف علیخان مدعمرہ وزاد اللہ علمہ تاریخ پندرہ جمادی الثانی ۱۳۰۵ھ یوم آدینہ مقرر ہے توقع کہ بعد نماز ظہر قدم نیاز منزل پر تشریف تشریف ارزانی فرما کے بعد تناول طعام شریک جلسہ عیش و طرب ہو کر بندہ کو ممنون فرماوین فقط

فدوی محمد عنایت علیخان مہتمم جاگیرات منضبطہ عرس وکریم آباد وغیرہ وارد حال گرورہ

پانچوین فصل مین تعزیت کے خطوط

خط تعزیت۔ برادر عبد العزیز خان بیس ربیع الثانی کو ہمیشہ کے لئے اس عالم فنا سے عالم بقا ہوا اس صدمہ سے عقل و ہوش میرے بجا نہین جنازہ اسکا خوف زدہ جا سبب ہو لگیا ہر دم اسی کا خیال ہے اسی کا ملال ہے نہ تو وہ بھائی زندہ ہوتا ہے نہ دل کو صبر آتا ہے ہر چند اپنے کو سمجھاتا ہون مگر اسکی محبت کا جوش کچھ سمجھنے نہین دیتا کئی بار چاہا کہ زہر کھا کر یا سر پھوڑ کر مر جاؤن الا دیدہ و دانستہ حرام موت مرنا حرام ہے اس سبب سے بدلائل نقلی و عقلی اس خیال کو رد کیا لیکن یہ مشکل پیش آئی کہ یہان ملازمت نہین لگتا ارادہ ہے کہ دنیا کے تعلقات کو چھوڑ کے مکہ معظمہ کو چلا جاؤن ہمہ تن خدائے پاک کی یاد مین مشغول ہو جاؤن

ہم نے اس ہستی مین رہ کر یہ اٹھائے رنج و غم		جو روانہ ہو گئے سوئے عدم اچھے رہے

جواب۔ برادر عبد العزیز خان کی وفات سے اسقدر رنج ہوا کہ مین نے اپنی حیات پر ممات کو ترجیح دی اس حادثہ ہوشربا سے ایسا مبتلائے الم ہوا کہ خنجر غم نے میری جگر کو مجروح کیا شعر

دنیا مین کوئی داغ سے خالی جگر نہین		بے داغ چرخ پر بھی تو روشن قمر نہین
دنیا نہین ہے کچھ بھی جو دیکھا بچشم غور		اسیر وہ مبتلا ہین کہ جن کو نظر نہین

افسوس کیسے کیسے ذی شعور فقیر عقیل فہیم دنیا مین پیدا ہو کر ناپید ہو گئے مگر کسی نے دارو موت طب مین نہ لکھی

موت کا گر ہوتا حکمت سے علاج		کاہے کو مرتا کوئی یونان مین	

اگرچہ یہ غم وہ غم نہین جو دل سے محو ہو لیکن بجز صبر اور کیا کیا جائے پس بہتر رضائے مولیٰ از ہمہ اولیٰ

تصور کر کے صبر کرو اور تا آنے ہمارے کعبہ شریف کھجانیکا قصد نکرو اگر عبادات الٰہی کی نا مقصود ہے تو وہ معبود ہر جا موجود ہے فقط

دیگر مین اس سانحہ ہوشربا و واقعہ حیرت افزا کو کمال افسوس سے لکھتا ہون کہ تاریخ ۲۲ محرم الحرام سنہ ۱۳ھ کو جناب چچا علی بخش خانصاحب ڈپٹی کلکٹر رحلت فرماے عالم جاودانی ہوے اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ قصبہ ہذا مین انکا دم غنیمت تھا ملنسار و خلیق تھے سنیہ و مسلمان انکی طرح ہین سچ ہی ہے

دنیا نہین کسی کی ہمیشہ قیام گاہ
جو ہے یہان وہ تیر قضا کا نشانہ ہے

جواب - آپکے چچا علی بخش خانصاحب کی رحلت فرمائی سے سب لوگ افسوس مین ہین جس نے سنا ہاے ہاے کرنا شروع کیا کیونکہ ان کی ذات سے خاص و عام کو فائدہ تھا بڑے بامروت تھے ہمیشہ اشفاق و احسان سے سبکو مسرور کرتے تھے افسوس وہ شخص آسودہ سے جو گھر آباد تھے وہ بے چراغ ہو گئے خدا انکو غریق رحمت کرے واقعی دنیا ایک خواب غفلت ہے عدم جسکی تعبیر ہے زمانہ ایک مرقع حیرت ہے فنا جسکی تصویر ہے

دیگر بڑے افسوس سے یہ جانگداز سانحہ حوالہ قلم کیا جاتا ہے کہ ظفریاب خان عین شباب مین تاریخ پانچ شہر صفر کو اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سفر کر گئے اپنے والدین کو بڑھاپے مین داغ دیگئے ہر چند انکے والد ماجد نے انکی تعلیم مین اہتمام بلیغ کیا تھا اور ان کو علم عربی سے فراغ حاصل ہو گیا تھا مگر تعلیم یافتہ انگریزی لوگون کی صحبت نے ایسا اثر کیا کہ کثرت میخواری سے مرحوم نے اپنی جان دی ؎

سب جیتے جی کے جھگڑے ہین سچ پوچھو تو کیا خاک تھے
جب موت سے آکر کام پڑا سب قصے قضیے پاک ہوے

خیر خدا ان کے عزیزون کو تسلی و مرحوم کو مغفرت نصیب کرے آمین فقط

جواب - آپکے خط نے خبر وحشت اثر سنائی ظفریاب خان کے انتقال سے میری آنکھون کے نیچے تاریکی آئی غم کی گھٹا میرے دل پر چھائی بلکہ تمام بستی مین سخت ماتم ہوا اگرچہ ہر ایک متنفس کو یہی شاہراہ در پیش ہے مگر عین شباب مین فوت ہونا ایک افسوسناک واقعہ ہے ؎

اگرچہ پیر لود سالہ بمیرد بیجے نیست
این ماتم سخت ست کہ گویند جوان مرد

بہر کیف مشیت ایزدی مین دم مارنے کی گنجایش نہین کیونکہ کل کامون کا فاعل وہی ہے ؎

قدرت انکی رنگ برنگی وہ قدرت کا مالی
آپ ہی بوئے آپ ہی سینچے آپ کرے رکھوالی

دیگر افسوس صد ہزار افسوس کہ پرسون کے روز شہسوار خان کو گھوڑے سے گرتے ہی موت نے جھٹ پٹ چٹ کر لیا اس حادثہ جانگزا سے جسقدر رنج و قلق مجکو ہوا اندازہ اسکا حد قیاس سے خارج ہے دنیا ایک ایسا مقام گذشتنی و گذاشتنی ہے کہ جسکے چھوڑ دینے مین کسی کو بھی گریز نہین شعر

پیر و مرید و شاہ و گدا میر اور وزیر	سب آن کر اجل کے ہوے دام مین اسیر
مفلس غریب صاحب تاج و علم سریر	کون اس جہان مین زندہ رہا اے میان نظیر

جواب شہسوار خان کے انتقال سے از حد ملال ہوا خدا ان کو بہشت نصیب کرے افسوس یہ دار ناپائدار جاے مصیبت و آزار ہے نہ منزل آرام و قرار ہے ؎

اک آن مین عدم ہے برنگ شمیم گل	کیا اعتبار ہستی بے اعتبار کا

ہر چند وقوع اس واقعہ سے مبتلاے اندوہ و آلام ہوا لیکن فائدہ نہ دیکھا لہذا صبر اختیار کیا فقط

دیگر شیخ ظہور الاسلام صاحب دفعۃً عارضہ سرسام مین بیمار ہوکے اس خراب آباد سے عالم بقا کو رحلت کر گئے عجب صدمہ جانکاہ دے گئے میری آنکھون مین جہان تاریک ہو گیا کلیجہ بلبلیا اس ماتم مین کمر بار غم سے خم ہو گئی طبیعت درہم و برہم ہو گئی بیت

غم سے خم ہو گئی کمر یکسر	رگین تن پر تنی ہین جون مسطر

افسوس ایسا بسا یا گھر اجڑ گیا سنسان ہو کا مکان ہو گیا سچ ہے دنیا رنج و الم کا مقام ہے جس راہ وہ گئے ہمکو بھی درپیش ہے معاملہ کم و بیش ہے بجز صبر چارہ نہین دم مارنیکا یارا نہین فقط

جواب آپکے خط سے شیخ ظہور الاسلام کے انتقال کا حال معلوم ہوا جو اس کی مرضی اسمین اختیار تمہارا نہ ہمارا کوئی مشیت ایزدی مین دم مار کیا یارا موت حاصل زندگانی ہے ایکدن آنی ہے منشی قدرت نے حرف بقاے جاودانی کسی کے نامہ زندگانی مین تحریر نہین کیا ہے جو لکھدیا ہے اسمین گھٹانے بڑھانے کی کسی کو طاقت نہین وقت مقرر ہے دنیا مقام گذران ہے جو ہے روان دوان ہے بقا بجز ذات خدا دوسرے کو کہان ہے پس جو بندہ پر گذرے راضی برضا رہے کیونکہ بجز صبر کچھ چارہ نہین اس کارخانہ مین کسی کا اجارہ نہین شادی و غم ہر دو توام ہین پھر کیا غم اندرمیان کسی کی خوشی ہوئی تو غم کو مقرر آنے ہے

کسی کے مرگ پر ایدل نہ کیجے چشم تر ہرگز | بہت سارہ دیئے انپر جو اس جنیے پہ مرتے ہین فقط

دیگر برخوردار عبد الستار عارضہ چیچک مین بیمار ہو کر بارھوین رجب کو لپستان دایہ اجل سے دودھ پی کر آغوش لحد مین جاسویا یعنی فوت ہو گیا اور میرے سینہ پر داغ اپنی مفارقت کا رکھکر زندہ درگور کر گیا خیر مشیت ایزدی یہی تھی مین بھی صابر ہوا آپ بھی صبر کیجئے فقط

جواب برخوردار عبد الستار کنار والدین سے کنارا کرکے انگشت دایہ اجل پکڑ کر ملک عدم کیطرف کیا گیا گویا جہان کو ہماری آنکھون مین تیرہ و تار یک کر گیا ہرچند مین نے گریہ و فغان کیا اور سر پیٹا پتھر دیکر پتھر پر سر مارا الا غیر از صبر کچھ چارہ نہ دیکھا آخر کار شکیبائی اختیار کی فقط

چھٹی فصل مین طریقہ تحریر عرضی و رقعہ و تمسک و دستاویز

عرضی

غریب پرور سلامت

کمترین گورنمنٹ اسکول کا تعلیمیافتہ و مڈل پاس ہے و قانون دیوانی و فوجداری مین امتحان دیکر سند حاصل کی ہے و علم انگریزی و اردو مین اسقدر مہارت ہے کہ انگریزی کا ترجمہ اردو مین اور اردو کا ترجمہ انگریزی مین بخوبی کر لیتا ہے الا بوجہ بیکاری نہایت تکلیف مین ہے اور کوئی ایسی معاش نہین کہ جس سے گذرا وقات اپنی کرے چونکہ ان دنون ایک عہدہ تحصیلداری کا خالی ہے اور بجز حضور کے بندہ کا کوئی مربی نہین امید کہ براہ قدردانی و شرفا نوازی کے عہدہ معروض الصدر پر پرورش فدوی کی فرمائی جاوے واجب تھا عرض کیا معروضہ ۱۲ نومبر سنہ ۱۸۹۱ء فقط

عرضی

غریب پرور سلامت

ان دنون فدوی کے بھائی کی شادی درپیش ہے اور کمترین کی طلبی مین دو خط مکان سے آئے ہین اس شادی مین شریک ہونا بندہ کا بہت ضرور ہے لہذا بغرض ملاحظہ بندگان عالی دونون خط ہمرشتہ عرضی ہذا بھیجکر امیدوار ہے کہ رخصت دو ماہ کی مرحمت ہو واجب تھا عرض کیا معروضہ ۲ نومبر سنہ ۱۸۹۱ء

پرونوٹ یعنی رقعہ عندالطلب

میرے عنایت فرما لالہ مہتاب چند صاحب ساہوکار سکنہ موضع ماگڑی زاد عنایتہ بعد سلام واضح ہو کہ حسب پیش آمد ضرورت مبلغ سو روپیہ کہ آدھے اسکے پچاس روپیہ ہوتے ہین بذریعہ تحریر ہذا بحساب سود فی صدی ایک روپیہ ماہانہ بوعدہ عندالطلب مین نے آپسے نقد قرض لیے ہین عندالطلب مبلغان مذکور معہ سود بلا عذر ادا کرونگا یہ رقعہ ٹکٹ چسپان اسواسطے لکھدیا کہ سند ہو اور وقت پر کام آئی

المرقوم ۲ نومبر سنہ ۱۸۹۱ء العبد محمد عنایت علیخان کلانوری زمیندار موضع گردرہ پرگنہ اہار

تمسک

مین عبدالغفور خان دفعدار ولد صندل خان وردی میجر ساکن قصبہ کلانور محلہ جین خان ضلع روہتک کا ہون ۔

جوکہ مبلغ دو سو روپیہ سکہ رائج الوقت کہ آدھے اسکے سو روپیہ ہوتے ہین لالہ جمنا داس پسر دیبی داس قوم بقال سکنہ بازار قصبہ مندرجہ عنوان سے بتقرر سود فیصدی ایک روپیہ آٹھ آنے ماہوار نقد قرض لیکر اپنے تحت و تصرف مین لایا اقرار کرتا ہون کہ عندالطلب مبلغان مذکور معہ سود بلا عذر ادا کرونگا اور جسقدر روپیہ اصل و سود مین دونگا پشت تمسک ہذا پر لکھا لونگا بلا درج پشت تمسک کے عذر وصول میری طرف سے ہر طرح باطل ہوگا یہ تمسک گواہان حاشیہ کے روبرو اسواسطے لکھدیا کہ سند ہو المرقوم ۲۸ نومبر سنہ ۱۸۹۱ء فقط

العبد عبدالغفور خان دفعدار بقلم خود

گواہ شد نور محمد خان سوار بقلم خود

تمسک آدھی

مین امیر خان ولد شیر خان قوم راجپوت مسلمان سکنہ موضع سیپل ضلع روہتک کا ہون جوکہ حسب پیش آمد ضرورت مبلغ دو سو روپیہ سکہ چہرہ شاہی کہ نصف اسکے سو روپیہ ہوتے ہین بحساب سود فیصدی آٹھ آنہ ماہانہ لالہ دولت رام پسر چھجمی نرائن قوم بقال سکنہ بازار قصبہ کلانور سے بوعدہ عندالطلب لیکر اقرار کرتا ہون کہ عندالطلب مبلغان مذکور معہ سود ادا کرونگا

العبد امیر خان ولد شیر خان

گواہ شد

ف تمسک اسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص کسی سے روپیہ قرض لیکر دستاویز لکھدے قرض لینے والے کو مدیون اور قرضہ دینے والے کو دائن کہتے ہین

اور وصول بلا درج پشت تمسک ہرطرح باطل ہوگا اور واسطے اطمینان دائن موصوف کے ایک مکان مسکونہ اپنا جسپر بذات خود قابض ہون اور وہ اسوقت تک کسی جگہ کسیطرح بزر مطالبہ نہین ہے تمسک ہذا مین آڑھ و مستغرق کردیا تا ادای کل زر اصل و سود کے مکان مستغرقہ بالا کو دوسری جگہ کسی طرح بیع منتقل نہ کرونگا اگر کرون تو انتقال کیا ہوا میرا ناجائز ہوگا لہذا یہ تمسک آڑھ معی لکھدیا کہ وقت ضرورت کے کام آوے المرقوم ۲۸ نومبر ۱۸۹۱ع

گواہ شد — ... خان ولد ... خان بقلم خود

رسید ۵

معدن لطف و کرم کرامت علیخان صاحب دفعدار سلامت

پس از ابلاغ مراسم نیاز مدعا نگار ہون جوکہ آپنے معرفت مولا بخش ملازم اپنی کے مبلغ پچاس روپیہ بابت قیمت یابو مجھے بھیجے مجکو اسے وصول ہوئی یہ رسید بکتابت چند سطور آپکی اطمینان کیواسطے لکھکر بھیجتا ہون المرقوم ۲۸ نومبر ۱۸۹۱ع

العبد شاذل خان سکنہ موضع کلانور بقلم خود

فارغخطی ۳

مین گردھاری ولد ہزاری قوم بقال ساکن بازار قصبہ کلانور کا ہون جوکہ مابین میری و ظہور علیخان پسر صندل خان وردی میجر کے کئی برس سے لین دین تھا آج سب حساب کتاب کرکے جو کچھ روپیہ نکلا جوکہ اسی وقت مجھے مل گیا ہو گئی اب لقا صاحب موصوف کے ذمے ایک کوڑی میری نہ رہی لہذا یہ فارغخطی اشخاص مندرجہ گواہ حاشیہ کے روبرو اس غرض سے لکھدی کہ عند الحاجت کام آوے المرقوم ۲۹ نومبر ۱۸۹۱ع

العبد گردھاری لال بقلم خود

گواہ شد — دوجی ولد دھنی قوم بقال بقلم خود

گواہ شد — برجموہن ولد رام دھن قوم بقال بقلم خود

رہن نامہ ۵

مین عبد اللہ خان ولد نبی بخش خان قوم راجپوت ساکن قصبہ کلانور محلہ جین خان ضلع روہتگ کا ہون جوکہ در وبست بیسوہ موضع نبی پور پرگنہ رسول آباد ضلع مصطفی آباد عرف رامپور کی میرا ہی اور بلاشرکت غیرے دخیل و قابض و نیز اسکی آمدنی سے متمتع ہو رہا ہون اب بحالت صحت نفس و درستی حواس خمسہ موضع مذکور حقیت زمینداری اپنی مع جمیع حقوق داخلی

العبد — عبد اللہ خان ولد نبی بخش خان ساکن قصبہ کلانور محلہ ... ضلع ... بقلم خود

عوض مین جو جائداد ... رہن کرنیوالے کو راہن کہتے ہین اور گرو رکھنے والے کو مرتہن کہتے ہین ۱۲

... وخارجی یعنی اراضی مزروعہ وغیر مزروعہ و بنجر و بنجر و شورہ و کلر و پوکھر و تالاب و چاہات
پختہ و خام و باغات و درختان ثمرہ وغیر ثمرہ و خودرو و آبادی و جنگل و ڈھاک وغیرہ و حقوق و
مرفوعات سوائی و آمدنی ہر قسم متعلقہ زمینداری بمقابلہ بیس ہزار روپیہ سکہ رائج الوقت کہ آدھے جس کے
دس ہزار روپیہ ہوتے ہیں پاس لالہ ہزاری لال ولد کروڑی لال قوم بقال ساکن [illegible]
موضع علی آباد پرگنہ و ضلع مذکور کے رہن کیا و گروی رکھا اور زر رہن تمام و کمال [illegible]
نقد انگشت وصول پاکر شے مرہونہ اپنے قبضہ مالکانہ سے نکال کر قبض و دخل مرتہن [illegible]
مرتہن میں ابتدا سے فصل خریف [illegible] فصلی دیدی اور قایم مقام مثل ذات اپنی کے کر دیا
آج سے مرتہن کو ہر طرح کا اختیار مثل ذات میری کے نسبت شے مرہونہ حاصل ہے
جسطرح چاہے اس سے فائدہ اٹھائے اور آمدنی اسکی بمقابلہ سود زر رہن تاقیام
رہن برابر مجرا و محسوب ہوتی رہیگی مجھ راہن کو دعوی منافع بیشی کا اور مرتہن کو دعوی سود کمی کا
کسی وقت میں نہ ہوگا جب چاہوں یکمشت کل زر رہن ادا کرکے فک رہن کرالوں جبتک ادا نہ
یکمشت زر رہن کے [illegible] ادا کل زر رہن کے مقر کو دوسری جگہ
کسیطرح انتقال کا اختیار نہ ہوگا اگر کروں تو وہ انتقال کیا ہوا میرا ناجائز و ناقابل [illegible]
اسکا [illegible] ضابطہ [illegible]
[illegible] مرتہن کو اختیار ہے کہ روپیہ اپنا یعنی زر رہن معہ سود
فیصدی ایک روپیہ ماہانہ کے حساب سے [illegible] جملہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ سے موافق ضابطہ کے وصول
کرے اگر کوئی سہم یا شریک [illegible]
دخلی اسواسطے [illegible] لکھدیا کہ سند رہے اور وقت ضرورت کے کام آوے المرقوم ۲۳ [illegible]

رہننامہ صحیح بالوفا

منکہ [illegible] خان ولد حبیب خان قوم [illegible] ساکن قصبہ [illegible] شاہ [illegible]
[illegible]

مذکور سے لیکر اپنے قبضہ مین لایا اور آج سے حویلی و نیز اسکی زمین متعلقہ بہ شمول اپنے قوات کے قبضہ و دخل
مشتری کا کرادیا اقرار کرتا ہون کہ اِس بیعنامہ کے بارے مین مجھکو یا میرے وارثون کو کسی طرح کا دعویٰ نہوگا اگر
کوئی شریک یا حصہ دار پیدا ہو کے حویلی مبیعہ پر کچھ اپنا دعویٰ کرے تو اسکی جوابدہی مجھ بائع کے ذمہ ہے و بصورت
نکلجانے جزو یا کل حویلی مسطور کے مشتری موصوف کو یہ اختیار ہے کہ زر ثمن بحساب بیع و فیصلہ ایکروپیہ یا ہواری منافع کی و جگہ جائداد
منقولہ و غیر منقولہ سے حسب ضابطہ وصول کرے یہ بیعنامہ بگواہی گواہان حاشیہ اسواسطے لکھدیا کہ سند ہو و
ایک قطعہ دستاویز بزرگان کے وقت کی میرے پاس تھی مین نے مشتری کو دیدیا المرقوم ۲۳ دسمبر ۱۸۹۵ع

بیعنامہ موضع

مین تارڑ خان بیٹا جھاڑ خان پوتا بہادر خان قوم پٹھان ساکن و زمیندار موضع درعا پرگنہ رارڑ ضلع بہار کا ہون جو کہ یہ منقولہ و بست بسوہ موضع مندرجہ عنوان کا بلا شرکت غیری وارث و مالک و نمبردار و نیز قابض و دخیل ہے و موضع مذکور بار کفالت غیرہ سے ہر طرح مبرا ہے اب بحالت صحت نفس و ثبات عقل برضا و رغبت اپنی کے بلا اجبار و اکراہ موضع مسطور بالا کو معہ جملہ حقوق داخلی و خارجی و اراضی زرعی و غیر زرعی و بنجر و شورہ کلر و چراگاہ و آبادی و غیر آبادی و بلند و پست و نالہ و موضع و ڈھاکہ و چاہ ہای پختہ و خام و جھیل و تالاب باغات و اشجار ثمر و غیر ثمر و خودرو و گھاس ہر قسم متعلقہ زمینداری و نیز نشست گاہ و رقوبات سوا و پور جوت کھاد و کوڑہ دیگر حقوق متعلق بہاے محمد پہلوان خان ولد محمد مردان خان قوم راجپوت ساکن قصبہ کلانور ضلع روہتک کے ہاتھ بالعوض مبلغ چوبیس ہزار روپیہ سکہ رائج الوقت کے کہ نصف اسکے بارہ ہزار روپیہ ہوتے ہین بیع کیا اور بیچا اور زرثمن تمام و کمال یکمشت مشتری سے وصول پاکے حقیت کو مبیعہ پر قبضہ و دخل جس حیثیت سے مجھ بائع کا ہے مشتری موصوف کو دیدیا و مثل اپنے مالک کردیا اب رہا مجھ و وارثان منمقر کو حقیت مبیعہ اور اسکے زرثمن مین کچھ دعویٰ اور مشتری کو کچھ تنازع اقرار کرتا ہون اگر بالفرض و التقدیر کوئی حصہ و شریک پیدا ہو کر اپنا حق یا اور کسی طرح کا دعویٰ کرے تو اسکی جوابدہی مجھ بائع کے ذمہ ہے اسکے اخراجات صرف سے مشتری کچھ سرکار کو گا غیر یا میر قائم مقام کسی عمل ارکا

کلا یا جزاً جائداد بیعہ کل جائداد یا بین الفخار رجسٹری کرا لون تو مشتری مذکور کو اختیار ہوگا کہ زر ثمن اپنا فیصدی ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے میری ذات و نیز میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ سے حسب ضابطہ وصول کرے مجھ مقر کو کسی طرح کا عذر نہ ہوگا جمیع مراتب اقرار کر کے یہ بیعنامہ لکھدیا کہ سند ہو اور بوقت ضرورت کام آوے المرقوم ۲۳ دسمبر ۱۸۹۱ء فقط

ہبہ نامہ

مین محمد عنایت علیخان خلف محمد گلاب خان ساکن قصبہ کلانور محلہ جہانگیر ضلع روہتک کا ہون چونکہ مسمی کبیر کو مقر نے پرورش کیا تھا اُس نے تمام عمر بہ دل نہایت خیرخواہی و اطاعت گذاری سے ہر طرح پر مجکو رضامند رکھا عرصہ تین برس کا ہوا کہ وہ فوت ہو گیا اسکا بیٹا مسمی کلو اسکا جانشین میری خدمت کرتا ہے اب خیال اس امر کے کہ اسکا باپ بجائے عزیز و خادم قدیم میرا تھا اور یہ بھی قدیم خادم اپنے باپ کی مثل ہے لہذا برضا و رغبت و بحالت صحت نفس و قیام عقل کے اقرار کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ منجملہ جائداد مملوکہ و مقبوضہ اپنی کے جائداد منقولہ و غیر منقولہ مفصلہ ذیل اسکو ہبہ کر دی اور بخشدی اور اسکی ملکیت کر دی دستبردار ہوکر آج سے جائداد موہوبہ پر قبضہ اسکا مالکانہ کرا دیا اور مثل اپنی ذات کے اختیار دیدیا آیندہ مجکو اپنی زندگی مین اور میرے وارثان کو میری وفات کے بعد اس جائداد کی نسبت کچھ دعویٰ تعلق نہوگا تفصیل جائداد منقولہ - چارپائی چار قیمتی [illegible]

تفصیل جائداد موہوبہ غیر منقولہ ایک مکان [illegible] پختہ واقع عنایت آباد قیمتی للعہ

یہ ہبہ نامہ اسواسطے لکھدیا کہ سند ہو المرقوم [illegible] دسمبر ۱۸۹۱ء فقط العبد

محمد عنایت علیخان بقلم خود

تملک نامہ

مین امیر خان پسر لطف خان ساکن موضع کھرکی ضلع روہتک کا ہون چونکہ ایک قطعہ مکان خام واقع موضع مذکور جسکے عنوان ایک دالان معہ [illegible] سقف و حجرہ شرقی رویہ سقف ایک پاخانہ جنوب رویہ دروازہ آمد و رفت [illegible] محدود

شرقی	غربی	شمالی	جنوبی
متصل مکان امیر خان ولد پیر خان	ملحق مکان منیر خان	شاہراہ عام	ملزق بزمین افتادہ اسمٰعیل خان

زر خرید بنوایا ہوا مملوکہ و مقبوضہ اپنا معہ زمین زیر آید بحالت صحت نفس و درستی حواس خمسہ برضا و رغبت اپنی کے مسمی کبیر خان ولد دلگیر خان ہمشیرزادہ حقیقی اپنے کو جیسے آج کے دن سے ہر طرح مالک اور مختار و قابض کر دیا اقرار کرتا ہوں کہ اب مجھکو یا کسی میرے وارث کو مکان مذکور سے کچھ دعوی و تعلق نہ رہا یہ تملیک نامہ اسواسطے لکھدیا کہ سند ہو اور ضرورت کیوقت کام آوے المرقوم ۶ ربیع ستمبر ۱۸۹۱ع

وصیت نامہ

مین محمد عنایت علیخان خلف محمد گلاب خان قوم راجپوت مسلمان ساکن قصبہ کلانور محلہ جبین خان ضلع روہتک کا ہون چونکہ یہ امر ظاہر ہے کہ حیات مستعار مخص بے اعتبار ہے وقت مقرر پر جان دینی ہر ایک کو ناچار ہے اسمین کسیکا کیا اختیار ہے پس جو شخص عاقل و ہوشیار ہے وہ بمقتضاے دور بینی و عاقبت اندیشی کے تحقیقی اُن مطالب کی کہ جس کا سرانجام پذیر ہونا بعد وفات کے دنیا و آخرت کی مصلحتون کے لئے ضروری ہے بذریعہ تحریر کرتا ہے اور جو انسان ذی شان بلا تحریر کے انتظام ضروری کے مرجاتا ہے تو اکثر اُسکے انتقال کے بعد ایسے ایسے قبایح و برائیان پھیلتی ہین اور وہ وہ بدانتظامیان قدم جماتی ہین کہ معاذ اللہ اسلیے یہ راقم اپنی حیات مین کہ اسوقت اپنی زبان و قلم پر اختیار رکھتا ہے بقیام ہوش و حواس برضا و رغبت یہ وصیت کرتا ہے کہ دروبست بسوہ موضع عنایت آباد عرف گلاب گڈھ ضلع سکندر آباد بلا شرکت غیرے جو کہ مقبوضہ میرا ہے و ہر طرح کے بار کفالت سے مبرا ہے سو بعد وفات متعلق لطف علیخان و الطاف علیخان پسران و مزاج النساء و نیاز النساء و ممتاز النساء دختران و مسماتان وزیر النساء و سعید النساء زوجگان منقول موضع مذکور و نیز جملہ جایداد منقولہ و غیر منقولہ متروکہ میری بموجب حصص شرعی باہم مالک و قابض ہوکر خواہ تقسیم کرا دین یا باجمال اُسکی آمدنی سے متمتع ہون منجملہ محاصل موضع مسیوہ الذکر کے سالانہ ۰۰ سو روپیہ

ہر سال حسب تفصیل مندرجہ فرد منسلکہ وقیت نامہ ہذا کے اخراجات ضروری مسجد واقع محلہ مین جان وخانقاہ حضرت جان محمد صاحب قدس سرہ واقع قصبہ مندرجہ عنوان مین صرف کرین اگر ابابت مین میرے ورثا کی جانب سے کچھ اغماض وانحراف ہو تو اہل محلہ کو اور بصورت اختلاف اہل محلہ حاکم وقت کو یہ اختیار ہے کہ ہر سال محاصل موضع مذکور مین کر مبلغ دو سو روپیہ حسب ضابطہ میری ورثا ونیز ان کے قائم مقامان سے وصول کرکے موافق فرد مسطورہ بالا معرفت ہمزواران مسطور یا دیگر اشخاص معتبرین کے مسجد وخانقاہ مین صرف کرا دے اور میری ورثا ونیز انکی آل واولاد کو موضع مذکور کے جزو یا کل حصہ کے رہن یا بیع یا آڈھہ یا مستغرق وغیرہ کرنیکا کسی حالت مین اختیار نہ ہوگا موضع مذکور ان قرضہ سے ہر طرح محفوظ رہیگا یہ ھبیتانامہ اپنی زندگی وصحت جسمی مین اسواسطے لکھکر حسب ضابطہ رجسٹری کرا دیا کہ سند ہو ضرورت کے وقت کام آوے
المرقوم ۱۱ دسمبر سنہ ۱۸۹۱ع

اقرار نامہ

مین میا رام بیٹا دیا رام موچی ساکن قصبہ کلانور ضلع رومتک کا ہون جو کہ مبلغ بیس روپیہ واسطے بنانے چار کاٹھی معہ کل ساز متعلقہ کے احمد علیخان صاحب رفعدار ولد گلاب خانصاحب زمیندار سکنہ قصبہ مذکور سے بطور پیشگی نقد لیکر اقرار کرتا ہے کہ دو مہینے کے اندر چار کاٹھی معہ کل سامان متعلقہ کے تیار کرکے رفعدار صاحب موصوف کو دیدیگا اسوقت باقی قیمت فی کاٹھی معہ سامان پندرہ روپیہ کے حساب سے ان سے لیگا اگر وعدہ مسطورہ پر شیے مذکورہ بنا کر نہ دون تو مبلغان مذکور دو روپیہ سود ماہانہ سیکڑے کے حساب سے بلا عذر ادا کرونگا یہ اقرار نامہ بشہادت گواہان حاشیہ اسواسطے لکھدیا کہ سند ہو اور حاجت کے وقت کام آوے
المرقوم ۱۱ دسمبر سنہ ۱۸۹۱ع

نکاح نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا ونعت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے مین شیخ علی حسین خلف شیخ حسین علی اپنی رضا ورغبت وثبات عقل موافق شرع شریف کے بالتسلیم محبت علی ولد شفقت علی

ملحقہ اقرار نامہ اوسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص کسی بات کا قول وقرار کرکے کاغذ لکھدے مثال اوسکی بالا ہے

کہ انکی وکالت پر محمد پہلوان خان ولد مردان خان کلانوری عبد الغفور خان ولد حاجی امام علیخان کاہنوری زمیندار موضع درآورپہ گنہ اہار نے قاضی شرع کے روبرو گواہی دی مسماۃ نور جہان دختر شیخ فدا حسین کو باقبال مہر پانچہزار روپیہ سکہ رائج الوقت کہ آدھے اسکے اڑھائی ہزار روپیہ ہوتے ہین اپنے نکاح مین لایا یہ نکاح صحیح شرعی شہرت و اعلان کے ساتھ واقع ہوا اور ایجاب و قبول حاضرین مجلس اہل اسلام و کافہ انام کے روبرو تمام ہوا یہ ناکح منکوحہ مذکور کو کمال دلجوئی و زوجیت کی حق ادائی کے ساتھ اپنے پاس رکھکر نان و نفقہ و ضروری خرچ اسکا اپنے ذمہ سمجھیگا یہ وثیقہ مہر نامہ حضار محفل کی گواہیون سے اسواسطے تکمیل و مرتب کر دیا کہ سند مضبوط ہو کر حاجت کے وقت کام آوے المرقوم یکم مارچ سنہ ۱۸۹۱ع مطابق غرہ ماہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۹ھ فقط

گواہ شد: مولوی محمد حبیب اللہ ... بقلم خود

گواہ شد: قاضی رفیع الدین بقلم خود

دیگر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اقرار صحیح و شرعی کرتا ہون مین مولوی عبد العلی ولد مولوی امانت علی قوم سید ساکن قصبہ خورجہ ضلع بلندشہر باپ اور ولی حقیقی و قدرتی محمد ریاض الحسن اپنے پسر کا اور پرامن بات کے کہ بتاریخ امروزہ نکاح صحیح و شرعی محمد ریاض الحسن مذکور میرے پسر نابالغ کا بولایت میری ساتھ مسماۃ امراؤ بانو دختر سید امداد حسین ساکن موضع دلی پورہ ضلع بلندشہر کے بتعین مبلغ پانچہزار روپیہ سکہ رائج الوقت مہر مؤجل بوکالت شیخ فدا حسین صاحب ساکن موضع رسولپور کے کہ ان کی وکالت پر سید نثار محمد صاحب و سید عابد حسین صاحب ساکنان موضع دلی پورہ نے گواہی دی ہے منعقد ہوا ہے چنانچہ ہر واحد نے حاضران مجلس سے ایجاب و قبول متعاقدین کا سنا و باہم مبارکباد دی نکاح صحیح شرعیا جائز نافذ اعلی طریق الشہرۃ والاعلان لا علی سبیل المخفیۃ والکتمان لہذا یہ چند کلمے بطریق کابین نامہ کے لکھدئے کہ سند ہو اور وقت حاجت کے کام آوے المرقوم ۱۲ شعبان سنہ ۱۳۰۹ھ فقط

گواہ شد: مولوی عبد العلی ولد امانت علی بقلم خود

گواہ شد: قاضی عبد الرزاق ... ضلع بلندشہر بقلم خود

گواہ شد: ... بقلم خود

طلاق نامہ

موجب تحریر اس مقال اور باعث تفصیل اس اجمال کا یہ ہے کہ مسماۃ فلان عرصہ بیس برس سے موافق شرع شریف میرے عقد مین تھی آج بحالت ہوش و حواس و ثبات عقل مین نے اسکو طلاق دی اور اسکے حق مین لفظ طلاق ثلثہ کہا جسقدر مہر شرعی تھا بمقابلہ اشخاص مندرجہ حاشیہ حوالہ مسماۃ مذکورہ کر دیا بعد انقضاء ایام عدت جس سے چاہے نکاح کرے مجکو مزاحمت نہین المرقوم ماہ فلان و سنہ فلان

ضمانتی

ضمانتی تین طرح کی ہے حاضر ضمانتی مال ضمانتی فعل ضمانتی جسمین یہ اقرار ہو کہ فلان شخص کو حاضر کر دونگا اسکو حاضر ضمانتی کہتے ہین اور جسمین یہ اقرار ہو کہ اگر فلان شخص نے اسقدر روپیہ اس عرصہ مین داخل نہ کیا تو بالعوض اُسکے مین داخل کر دونگا وہ مال ضمانتی کہلاتی ہے اور جسمین یہ شرط تحریر ہو کہ اب فلان شخص سے فلان بے فعلی وقوع مین نہ آویگی اگر آئی تو اسکا مین ضامن ہو کر اقرار کرتا ہون کہ جو سزا اسکی ہے وہ مجکو دیجاوے اسکو فعل ضمانتی کہتے ہین منجملہ اُن تین ضمانتی کے بطور مثال حاضر ضمانتی لکھتا ہون فلان بیٹا فلان ساکن موضع فلان کا ہون چونکہ مسمی فلان بمقدمہ فوجداری حسب دفعہ (۲۲۵) تعزیرات ہند ماخوذ ہوا ہے اُسکے حاضر ضمانتی طلب ہے مین بذریعہ تحریر ہذا اُسکا ضامن ہو کر اقرار کرتا ہون کہ جسوقت مرقوم کی عدالت سے طلبی ہوگی حاضر کر دونگا اور بصورت نہ حاضر کرنے کے اسکے ذمہ کی جوابدہی مجھ پر ہے المرقوم ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۹۳ع

محضر نامہ

چونکہ خداوند خلق اور حاکم برحق کے نزدیک امر حق کا چھپانا اور اسکی شہادت و گواہی سے انکو بچانا گناہ ہے اسواسطے فقیر جو مرشد زادہ شاہ ... صاحب شاہ اپنے حق میں گواہی طلب کرتا ہے اور سب صاحب باشندگان ... کی شہادت ... ہو کر ... اور ... شاہ صاحب ... مرشد ... المرقوم ...

ازراہ بددیانتی اپنی زمین مین شامل کرلی ہے اور پارسال بوجہ جلنے میری مکان کے اثاث البیت کیساتھ سند عطیہ اراضی مذکورہ جل گئی جو کوئی اس حقیقت سے آگاہی رکھتا ہو للہ اس کاغذ پر مہر و گواہی اپنی کرے اگر خود لکھنا نہ جانے تو دوسرے سے اپنی گواہی لکھا دے المرقوم ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۹۲ع مطابق ۱۳ شعبان سنہ ۱۳۰۹ھ فقط

العبد
فقیر چھوٹے شاہ ولد بوڑھے شاہ

مختارنامہ[۱] عام

مین اشرف النساء بیوہ ڈپٹی علی بخش خان مرحوم زمیندار موضع گرورہ و جربہ وغیرہ پرگنہ اہار ضلع بلندشہر کی ہون جو کہ مستورہ پردہ نشین ہے اور اکثر مقدمات دوسرون کے میرے نام اور میرے دوسرون کے نام عدالتہای دیوانی و فوجداری و کلکٹری وغیرہ مین دائر رہتے ہین اور رہینگے اور مین بسبب پردہ نشینی کے بذات خود پیروی مقدمات کی نہین کرسکتی لہذا مین نے اپنی جانب سے محمد عنایت علیخان اپنے بھتیجے و داماد کو کہ جسپر اعتماد کلی ہے بتحریر اس مختارنامہ عام کے مختار عام و قائم مقام ذات خود مقرر کیا اقرار یہ ہے کہ مختار مذکور کو جملہ مقدمات مین جن مین مستورہ فریق ہو بحضور جملہ حکامان مال و فوجداری و دیوانی و عدالت العالیہ ہائیکورٹ و صاحبان صدر بورڈ بہادر و محکمہ جات ڈاکخانہ و تھانہ وافیون و چنگی و آبکاری و نمک و نہر و ریل و بندوبست و محکمہ عالیہ گورنر جنرل بہادر حاضر ہوکے ہر قسم کے جملہ مقدمات مین جو کچھ بذات خود پیروی کرے و جسطرح کی کارروائی عمل مین لاوے یا کوئی مختار یا وکیل یا بیرسٹر مقرر کرے و جسقدر اُن کو محنتانہ دیوے یا کوئی عرضی دعوی یا جواب دعوی یا کسیطرح کی دستاویز پیش کرے یا کوئی کاغذ میری طرف سے عدالت وغیرہ مین تصدیق کرے یا میرے العبد و دستخط بقلم خود کرے یا بمقابلہ کسی مدعی و مدعا علیہ کے سوال و جواب کرے خواہ اجراے ڈگری کراوے یا زر ڈگری نیز دیگر ہر قسم کا زر یافتنی

[۱] مختارنامہ مین بہت سے اختیارات نسبت محنتانہ کے مولف نے لکھدیے ہین اور بہت سے چھوڑ دیے ہین ضرور نہین ہر سب اختیارات مختار کو دیے جائین کاتب مختارنامہ کو اختیار ہے کہ جسقدر اختیار مناسب جانے مختار کو دے یا ان سوا اور اختیار اگر چاہے

گواہ شد امداد خان نمبردار
گواہ شد رحیم بخش خان نمبردار

العبد اشرف النساء بیوہ ڈپٹی علی بخش خان مرحوم زمیندار موضع گرورہ وغیرہ
مقر اس کو عنایت علیخان بھتیجہ خود

گواہ شد عبداللہ خان ولد ڈپٹی علی بخش خان

میرا اپنے العبد و دستخط سے معرفت کسی مختار یا وکیل یا بیرسٹر یا بطور خود کسی عدالت و محکمہ سے وصول کرے یا میری جانب سے کسی طرح کا روپیہ داخل کرے یا کسی مقدمہ مین پنچایت یا نالش یا تصفیہ باہمی کرے یا اقبال دیوے یا ثالثی قبول کرے یا اقرارنامہ کسی قسم کا تحریر کرے یا کوئی دستاویز لکھے یا رجسٹری کرا دے یا کسی قسم کا روپیہ کاشتکاران خواہ کسی اور سے وصول کرے اور اپنی رسید لکھدے یا تحصیل و تشخیص کرے یا میری جائداد تقسیم کرا دے یا قرعہ برداری کرے یا نیلام خرید کرے یا ٹھیکہ دیوے یا لیوے یا رہن مجرائی کرے یا کسی کو روپیہ دیوے یا بذریعہ تحریراتی دینا کرے یا شراکت نامہ کسی قسم کا لکھے یا عدالت وغیرہ مین کسی کی ضمانت کرے یا اپنی طرف سے میری جائداد پر کارندہ مقرر کرے یا اطلاعنامہ دفعہ ۱۰۴ ایکٹ ۲۲ سنہ ۱۸۸۱ء اپنے نام سے جاری کرے یا قرقی حسب دفعہ ۳۶ ایکٹ مذکور کرے یا کوئی جائداد وغیرہ میرے واسطے خرید کرے یا کوئی جائداد میری رہن یا بیع کرے یا کسی کے نام ہبہ کرے یا جسقدر روپیہ کسی مہاجن وغیرہ سے بذریعہ تمسک و رقعہ لیوے اور اس تمسک مین میری جائداد آڑھ مستغرق کرے یا داد و ستد کسی سے کرے یا کھیتی کرے یا کسی کو پٹہ قبولیت و سرخط لکھے یا کسی کو گانون مین آباد کرے یا کسی کو کنوان بنانے و باغ لگانے کی اجازت دے غرضکہ جملہ اختیارات مالکانہ جو مقر کو حاصل ہین وہ سب مختار مذکور کو حاصل ہونگے اور سب ساختہ و پرداختہ مختار مسطور کا مثل کردہ ذات خاص اپنی کے قبول و منظور ہے اور ہوگا لہذا یہ مختارنامہ عام لکھدیا کہ سند ہو اور وقت حاجت کے کام آوے المرقوم ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۹۶ء

گواہ شد — [illegible] ولد [illegible] بقلم خود

گواہ شد — عبد الغفور خان ولد [illegible] خان بقلم خود

گواہ شد — محمد خان ولد غلام حسین خان بقلم خود

وکالت نامہ

وکالت نامہ اسکو کہتے ہین کہ جو کوئی اپنے مقدمہ کی خبرگیری و پیروی و سوال و جواب و ردستاویزات پیش کرنے کے لیے کسی وکیل کو مقرر کرے وکالت نامہ لکھدے اگر بجائے لفظ وکیل کے لفظ مختار لکھے تو وہ مختارنامہ خاص کہا جاتا ہے مثال وکالت نامہ کی

مین رحیم اللہ خان ولد کریم اللہ خان قوم پٹھان ساکن موضع گروڑہ پرگنہ اہار ضلع بلندشہر کا ہون جو کہ منمقر نے دعوی پانسو روپیہ کا عدالت منصفی بلندشہر مین بنام علیم اللہ خان ولد عظیم اللہ خان ساکن موضع مذکور کے دائر کیا ہے لہذا اپنی جانب سے عبدالرحیم خان وکیل عدالت دیوانی کو وکیل مقرر کرکے اقرار کرتا ہون کہ وکیل موصوف جو اس مقدمہ مین پیروی یا سوال و جواب کرین یا کوئی ثبوت کاغذی داخل کرین یا واپس لیوین وہ سب ساختہ پرداختہ وکیل موصوف کا مثل کردہ ذات خود مجکو قبول و منظور ہے یہ وکالت نامہ اسواسطے لکھدیا کہ سند ہو المرقوم ۱۳ مارچ ۱۸۹۲ء

العبد رحیم اللہ خان مدعی — گواہ شد — گواہ شد

دستخط بقلم خود رحیم اللہ خان مدعی — دستخط بقلم خود بیرو پرشاد — دستخط بقلم خود امیر اللہ

امانت نامہ

امانت نامہ اسکو کہتے ہین کہ جو کوئی کسی کی چیز اپنے پاس امانت رکھکر دستاویز لکھدے مثال اسکی یہ ہے

مین حافظ کریم الدین بیٹا حاجی نجم الدین قوم شیخ ساکن قصبہ کلانور ضلع روہتک کا ہون جو کہ مولوی قطب الدین صاحب خلف مولوی رفیع الدین صاحب سکنہ قصبہ مندرجہ عنوان نے ایکہزار روپیہ کلدار کہ آدھے اُسکے پانسو روپیہ ہوتی ہین میرے و نیز اشخاص مندرجہ حاشیہ کے روبرو گنکر ایک کیسہ مین رکھکر سربمہر کرکے منمقر کے پاس امانت رکھی ہین جسوقت چاہین مجھسے لین مجکو دینے مین کچھ عذر نہ ہوگا اگر وہ مرجاوین تو انکے بیٹے فیض الدین کو دیے جائینگے اگر منمقر مرجائے تو میرا بیٹا شرف الدین امانت مذکور عند الطلب مولوی صاحب موصوف کو دیدیگا یہ امانت نامہ اسواسطے لکھدیا کہ سند ہو اور بوقت ضرورت کام آوے المرقوم ۱۳ مارچ ۱۸۹۲ء فقط

العبد — گواہ شد — گواہ شد — گواہ شد

دستخط بقلم خود حافظ کریم الدین — دستخط بقلم خود مولوی رحمن علی — دستخط بقلم خود حاجی محمود خان — دستخط بقلم خود قاضی رفیع الدین

سرخط

سرخط دو قسم کے ہوتے ہین ایک تو یہ کہ جو کوئی کسی کا مکان بکرایہ لیکر دستاویز لکھدے اور اسکو کرایہ نامہ بھی کہتے ہین اور دوسرا یہ کہ ادنی لوگون کو نوکر رکھ کے ان کی نوکری کا کاغذ لکھے مثال سرخط مکان یہ ہے۔

مین حسن علیخان تحصیلدار متعینہ تحصیل الور پشہر کا ہون جو کہ مین نے ایک حویلی پختہ

ہزاری ولد گلزاری قوم بقال ساکن بازار قصبہ کلانور .... مدعی
بنام گردھاری پسر بداری قوم حجام سکنہ قصبہ مذکور .... مدعا علیہ

دعوے
دلا پانے مبلغ دوسو روپیہ اصل معہ سود

غریب پرور سلامت
جوکہ فدوی نے دعوی مندرجہ عنوان بنام مدعا علیہ اس عدالت مین کیا ہی اور عدالت ہذا سے تاریخ ۲۰ مارچ سال رواں مقرر ہو کر اطلاعنامے بنام ہم فریقین بغرض حاضری عدالت جاری ہوئے ہین آج مدعا علیہ مذکور نے زر متدعوی مجھ مدعی کو دیکر راضی کر لیا ہین نے اسکو خرچہ چھوڑ دیا اب اُسکے ذمے میرا کچھ باقی نرہا امید کہ مقدمہ زیر تجویز سے خارج فرمایا جاوے فقط
فدوی ہزاری بقال سکنہ کلانور مدعی معروضہ تاریخ فلان

تقسیم نامہ

نور محمد خان و فیض طلب خان پسران اشرف علیخان قوم راجپوت مسلمان زمینداران موضع خیال پور پرگنہ کمال پور ضلع اقبال پور کے ہین جوکہ بست بسوہ موضع خیالپور و مکانات و باغات وغیرہ جو اس موضع مین واقع ہین بلا شرکت غیرے ملکیت ہم دونون بھائی کی ہین اب ہمنے بخیال رفع خرخشہ و نزاع آیندہ کے بحالت صحت نفس و ثبات عقل مصلحت دیکھکر برضامندی خود و بموجب جمعبندی و خسرہ بندوبست موضع مذکور کی دو محال کر لی ہین و نیز جملہ اشیائی منقولہ و غیر منقولہ بعد مساوی کرنے اسکی مالیت کی بحصہ مساوی ہم دونون پر حسب تفصیل مندرجہ فرد فرد منسلکہ کے تقسیم ہوئی اور اپنے اپنے حصہ پر قبضہ کر لیا سال آیندہ سے یعنی ۱۲۹۹ف سے مالگذاری سرکاری جدی جدی ادا کرینگے اور ایک ایک فرد اس تقسیم نامے کی معہ ان دو فرد کے کہ جو دو کاغذ جداگانہ پر مرتب ہو کر ہمرشتہ تقسیم نامہ ہذا ہین اور ان مین تفصیل حصص مساوی مالیت کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ درج ہی ہم مقران کی پاس رہینگی مطابق اس تقسیم کے محکمہ کلکٹری مین درخواست فریقین

العبد نور محمد خان ولد اشرف علیخان بقلم خود
العبد فیض طلب خان ولد اشرف علیخان بقلم خود
گواہ عباس علی خان ولد قمدار ... بقلم خود

[illegible] کیفیت جداگانہ دونوں محال کی مرتب کرا کے تقسیم بندی علیحدہ علیحدہ کرا دیجائینگی اب آیندہ کو ہم متقران میں سے کسی کو باہم [illegible] دارد نہوگا و نہ اب تک [illegible] اس تقسیم نامہ کے اختیار تعرض ہوگا لہذا یہ تقسیم نامہ بشہادت گواہان حاشیہ اسواسطے مرتبہ ہوا کہ سند ہو اور حاجت کے وقت کام آوے المرقوم ۲۳ تاریخ فقط

اقرار نامہ ثالثی یعنے پنچایت نامہ

ہم کہ وزیر علی ولد امیر علی و عبد الصمد خلف عبد الاحد مدعا علیہ ساکنان شہر لکھنؤ محلہ اشرف آباد تھانہ چوک ہیں جو کہ درمیان ہم مقران کے بابت جائداد متروکہ شیخ غلام علی مرحوم کے نزاع اور مناقشہ ہے لہذا بفہمایش بعض عزیزان و دوستان و روساے شہر بحالت صحت ذات و ثبات عقل بلا جبر و اکراہ بدرستی ہوش و حواس برضا مندی و صواب دید یا خود باقرار کرتے اور لکھے دیتے ہیں کہ ہم مقران نے واسطے فیصلہ تقسیم جائداد متروکہ مذکورہ بالا کے شیخ جواد علی و شیخ خدا بخش و مولوی عبد الکریم صاحبان ساکنان شہر لکھنؤ کو ثالث مقرر کیا اور یہ اقرار نامہ ثالثی تحریر کر دیا کہ جو کچھ پنچ صاحبان مقررہ مذکور الصدر فیصلہ کرینگے وہ ہر صورت اور ہر حالت میں بلا کسی عذر و حیلہ کے ہم کو قبول و منظور ہوگا اور اس فیصلہ نامہ سے کسی قسم کا ہم فریقین انحراف نہ کرینگے اور اگر ہم میں کوئی فریق کسی قسم کا عذر و حیلہ کرے تو وہ قابل سماعت کسی عدالت کے نہ ہوگا لہذا یہ چند کلمے بطریق اقرار نامہ ثالثی کے لکھ دیا کہ اقرار نامہ ہذا حوالہ پنچ صاحبان موصوفین بالا کر دیا کہ سند ہو اور وقت پر کام آوے فقط المرقوم فلان ماہ و سنہ فلان

(نوٹ) اگر مقدمہ عدالت میں دائر ہو چکا ہو تو تاریخ و ماہ و سنہ او نالش دعوی و نمبر مقدمہ بھی لکھدینا چاہئے اور یہ بھی لکھدیں کہ اندر مدت میں ثالث صاحبان فیصلہ کر دیں۔

ﻋﻪ مصنف نے التزام کیا ہے کہ کاغذات جنکی تحریر کی ضرورت پیش آیا کرتی ہے اس کتاب میں لکھدیے ہیں مگر بعض قسم کے کاغذات مثل اقرار نامہ ثالثی و معافی نامہ وغیرہ کے چھوڑ دیئے تھے ان میں سے صرف اقرار نامہ کے سوا [illegible]
[illegible]


شجرۂ نسب نامہ
سکندر خان
ساڈھو ریہی خان
مورث اعلی زمیندار کلانور محلہ حسین خان
ضلع روہتک کمشنری دہلی
ببین گر ترا چشم عینیت ببین ست

ساتوین فصل مین ذکر خاتمہ کتاب

الحمد للہ رب العلمین کہ بیکشنبہ کے روز تاریخ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ مطابق ماہ اپریل ۱۸۹۵ع کو یہ کتاب رقعات عنایت علی بعد نظر ثانی درست ہو کر زمانہ مین یادگار محمد عنایت علی کی ہوئی ؎

من نوشتم صرف کردم روزگار　　من نمانم این بماند یادگار

اعلان

یہ مصنف نہایت صاف باطنی سے اجازت دیتا ہے کہ جو صاحب چاہین نسخہ ہذا کو چھپوا کر فائدہ اٹھائین

مصدر الطاف و دانا و شفیق
انکے ہمعصر نہین فخر خاندان
ہی یہ انشا بس نہایت ہی سلیس
اسکا املا علم کی املاک ہی
طرز تحریر اسکا لاثانی ہوا
ہند مین ہم طرز یہ رکھتی نہین
جسب مین جانی اسکو ہی اہل فن کا
یون تو تصنیفات اکثر اور ہین
چاہیئے استاد کوئی باصفا

ہم خلیق و ہم شفیق و ہم رفیق
ہین کلانوری عنایت علیخان
قاعدہ اور روزمرہ مین نفیس
جان لوگ گر تحقیق ادراک ہی
تو خریدار و سنو مانو ذرا
جسکو دعوی ہو لکھو یا بیقین
جس نے ہم طرز اسکے رقعہ لکھدیا
لیکن اسکے بھی نرالے طور ہین
شروع لڑکے کو کرا یہ کتاب
کہہ چکا اب چل تو بگرامی وحید

قدردان گنجینۂ علم و سخن
انکی ہی تصنیف سے ہی یہ کتاب
اسکا ہر فقرہ ہی فخر بوستان
مختصر فقرے ہین اور مطلب کثیر
سادہ ہین اسکا مجھے مرغوب ہے
ایک رقعہ مجھی لکھکر دکھا
راست بازو راست اسکو مانیو
دیکھی ہین مین نے بھی ان کا صد کتاب
تاکہ سارے قاعدے معلوم ہو
دیکھو وہ پڑھتا ہی گیا عبدالرشید

اہل دل اسلام و ہان نیکو چلن
دراصل اپنا نہین رکھتی جواب
خاص اُردو مین ہی یکتائی ملا
الغرض اتنا ہوئی یہ بے نظیر
طالبعلمون کیلئے یہ خوب ہے
ہو بہو اسکی عبارت سے ملا
یہ سخن بیجا نہ میرا جانیو
لیکن اُردو مین نہین اسکا جواب
خادمی سے دیکھ مخدوم [illegible]

خاتمۃ الطبع

بعد حمد منشی کن فکان و نعت سرور انس و جان پڑھنے لکھنے والوں کو نوید تازہ و نشید بے اندازہ سناتا ہون کہ کتاب فوائد انتساب مطبوع خاص و عام رقعات عنایت علی نام مؤلفہ جناب منشی محمد عنایت علی خانصاحب دام فیوضہ رئیس قصبہ کلانور ضلع روہتک ستر ہوین بار ماہ ربیع الاول ۱۳۴۱ھ مطابق ماہ ستمبر ۱۹۲۲ع قطب الدین احمد پروپرائٹر پبلشر نامی پریس لکھنؤ کے اہتمام سے طبع ہوئی